دفتر مقام معظم رهبری
www.leader.ir

تقلید 3
نجاسات و مطہرات........ 4
وضو 8
غسل 12
احکام میت........ 13
تیمم 14
نماز........ 16
وقت نماز........ 16
قبلہ 18
لباس 19
نماز پڑھنے والے کی جگہ 21
اذان و اقامت........ 23
نیت 24
قیام........ 25
قرائت 26
رکوع........ 28
سجدہ 29
مبطلات نماز........ 32
شکیات و سجدہ سہو........ 33
نماز کے قصر ہونے کے شرائط........ 34
قصر کی پہلی شرط: شرعی مسافت........ 34
قصر کی دوسری اور تیسری شرط: مسافت تک جانے کا قصد اور اس پر برقرار رہنا 36
قصر کی پانچویں شرط: سفر معصیت نہ ہو........ 37
قصر کی چھٹی شرط: خانہ بدوش نہ ہو........ 39
قصر کی ساتویں شرط: سفر مشغلہ نہ ہو 40
قصر کی آٹھویں شرط: حد ترخص........ 41
وہ صورتیں جن میں سفر منقطع ہوجاتا ہے........ 42
احکام مسافر 45
نماز مسافر کے بارے میں اختصاصی مسائل........ 47
نماز قضا و اجارہ........ 50
نماز آیات........ 51
نماز جماعت........ 53
نماز جمعہ 57
روزہ........ 58
روزہ واجب ہونے اور صحیح ہونے کی شرائط 58
نیت........ 59
مبطلات روزہ........ 60
روزے کی قضا 62
وہ صورتیں جن میں قضا اور کفارہ دونوں واجب ہیں........ 65
رویت ہلال 67
روزے کی اقسام........ 68
روزہ کے بارے میں مخصوص مسائل 69

دفتر مقام معظم رهبری
www.leader.ir

اعتکاف 70
خمس 71
زکات 77
نذر 78
حج 79
نگاہ اور پوشش 81
نکاح 83
معاملات 85
شکار اور ذبح کے احکام 88
کھانے پینے کے احکام 89
گمشدہ مال 90
بیوی کا ارث 91
وقف 92
صدقہ 94
طبی مسائل 95
مختلف موضوعات سے مختص مسائل 97

1.
مردہ مجتہد کی ابتدائی تقلید جائز نہیں ہے.

(تحریر الوسیله، المقدمه فی احکام التقلید، م13)

مردہ مجتہد کی ابتدائی تقلید احتیاط واجب کی بناپر جائز نہیں.

(اجوبۃ الاستفتائات، س22)

2.
سوال: اگر فتوا کے بعد "احتیاط ترک نہ کیا جائے" کی تعبیر آئے تو کیا یہ احتیاط واجب ہے؟

جواب: "احتیاط ترک نہ کیا جائے" کی تعبیر اگر کسی مورد میں فتوا بیان کرنے کے بعد ذکر ہوجائے تو احتیاط بہتر ہونے کی تاکید بیان کرنے کے لئے ہے.

(توضیح المسائل کے آخر میں استفتائات، س1)

فتوا سے پہلے یا بعد میں احتیاط ذکر کرے تو اس سے مراد احتیاط مستحب ہے لیکن جن موارد میں یہ احتیاط "احتیاط ترک نہ کیا جائے" کی عبارت کے ساتھ آئے تو مراد احتیاط واجب ہے.

(استفتاء، 7)

3

اقرب کی بناپر کر پانی متعارف کلو کے مطابق 419/377 کلوگرام ہے۔

(تحریر الوسیله، فصل فی المیاه، م14)

کر پانی تقریبا 384 لیٹر ہے.

(استفتاء، 2)

4

غیر مسلم جس دین اور مذهب سے تعلق رکھتا ہو، نجاست کے حکم میں ہے.

(تحریر الوسیله، القول فی النجاسات، العاشر و استفتائات، ج1، س267)

وہ کفار جو کسی آسمانی دین کو نہیں مانتے ہیں، نجس ہیں لیکن اهل کتاب (یهودی، نصارا، زرتشتی، صابئین) پاک ہیں.

استفتاء، 9 اور اجوبة الاستفتائات، س313 و 316)

5

حرام گوشت پرندوں کا فضلہ نجس ہے.

(تحریر الوسیله، القول فی النجاسات، م1)

حرام گوشت پرندوں کا فضلہ نجس نہیں ہے.

(استفتاء، 9 اور اجوبة الاستفتائات، س279)

6

سوم: ہر خون جهنده رکھنے والے حیوان کی منی خواہ حلال گوشت ہو یا حرام گوشت، نجس ہے.

(تحریر الوسیله، القول فی النجاسات، الثالث)

انسان اور ہر خون جهنده رکھنے والے حرام گوشت حیوان کی منی نجس ہے.

حلال گوشت حیوانات کی منی احتیاط واجب کی بناپر نجس ہے.

(استفتاء، 9)

7

نجاست خوراونٹ کا پسینہ نجس ہے لیکن اگر دوسرے حیوانات نجاست خور ہوجائیں تو ان کے پسینے سے اجتناب لازم نہیں ہے.

(تحریر الوسیله، القول فی النجاسات، الحادی عشر)

حرام سے جنب ہونے والے کا پسینہ اور نجاست خور حیوان کاپسینہ اقوی کی بناپر پاک ہے لیکن احتیاط واجب یہ ہے کہ اس کے ساتھ نماز نہ پڑھے.

(اجوبة الاستفتائات، س270)

8

مرغی کے انڈے میں موجود خون نجس نہیں ہے لیکن احتیاط واجب کی بناپر اس کو کھانے سے اجتناب کرے.

(تحریر الوسیله، القول فی النجاسات، الخامس)

مرغی کے انڈے میں موجود خون پاک ہے لیکن اس کوکھاناحرام ہے.

(استفتاء، 14 اور اجوبة الاستفتائات، س269)

9

گوشت، چربی اور چمڑا جو مسلمان کے ہاتھ سے یا مسلمانوں کے بازار سے خریدا جاتا ہے چنانچہ معلوم ہو کہ پہلے کافر کے ہاتھ میں تھااور احتمال دیا جائے کہ جس مسلمان نے کافر سے لیا ہے، تحقیق کی ہے اور شرعی طریقے سے ذبح کرنا ثابت کیا ہے (اور شرعی طریقے سے ذبح ثابت ہونے کا احتمال کافی نہیں ہے) بلکہ احتیاط (واجب) کی بناپر اس مسلمان شخص کا اس چیز کو شرعی طریقے سے ذبح شدہ چیز کی طرح پیش آیا ہو اس صورت میں بھی طھارت کا حکم لگایا جائے گا لیکن اگر معلوم ہوجائے کہ مسلمان نے تحقیق کے بغیر کافر سے لیا ہے تواس سے اجتناب کرنا چاہیے.

(تحریر الوسیلہ، القول فی النجاسات، م4)

گوشت ،چمڑا اور حیوانات کے دوسرے اجزا جوغیر مسلم ممالک سے فراہم کیا جائے اگر احتمال دیا جائے کہ اسلامی طریقے سے ذبح کیا گیا ہے تو پاک ہے اور اگر یقین ہو کہ اسلامی طریقے سے ذبح نہیں کیا گیا ہے تو نجاست کا حکم لگایا جائے گا.

(استفتاء، 12)

10

شراب اور ہر وہ چیز جو انسان کو مست کرتی ہے چنانچہ خود بخود روان ہے تو نجس ہے۔

(تحریر الوسیلہ، القول فی النجاسات، الثامن)

مست کرنے والی مشروبات احتیاط کی بناپر نجس ہیں.

(استفتاء، 9 اور اجوبۃ الاستفتائات، س301)

11

جو چیز نجاست لگنے سے نجس ہوئی ہو تو تین واسطوں تک کو نجس کرتی ہے لیکن اس سے زیادہ نجس نہیں کرتی ہے.

(تحریر الوسیلہ، القول فی کیفیۃ التنجس بہا، م9)

جو چیز عین نجس کے ساتھ لگنے کی وجہ سے نجس ہوئی ہے اگر پاک چیز کے ساتھ لگ جائے اور دونوں میں سے ایک تر ہو تو پاک چیز کو نجس کرتی ہے اور متنجس سے لگ کر نجس ہونے والی چیز سے کوئی اور پاک چیز لگ جائے تو احتیاط واجب کی بناپر اس کو نجس کرتی ہے لیکن نجس ہونے والی یہ تیسری چیز کسی اور چیز سے لگ جائے تو اس کو نجس نہیں کرے گی.

(استفتاء، 19 اور اجوبۃ الاستفتاء، س283)

12

اگر ایک عادل شخص کہے کہ کوئی چیز نجس ہے تو احتیاط واجب کی بناپر اس سے اجتناب کرنا چاہیے.

(تحریر الوسیلہ، القول فی کیفیہ التنجس بھا، م3)

موضوعات (موضوعات خارجی) میں خبر واحد حجت نہیں ہے.

(استفتاء، 207)

13

چنانچہ برتن کے علاوہ کوئی اور چیز پیشاب سے نجس ہوجائے تو دو مرتبہ دھونا چاہیے اور احتیاط واجب یہ ہے کہ یہ دو مرتبے، بول کو برطرف کرنے کے لئےدھونےکے علاوہ ہوں.

(تحریر الوسیلہ، فصل فی المطہرات، اولھا)

(برتن کے علاوہ) کوئی چیز پیشاب لگنے سے نجس ہوجائے تو اگر عین نجاست کے برطرف ہونے کے بعد دو مرتبہ قلیل پانی ڈالا جائے تو پاک ہوتی ہے اور جو چیز دوسری نجاست کے لگنے سے نجس ہوئی ہوتوعین نجاست برطرف ہونے کے بعد اگر ایک مرتبہ دھویا جائے تو پاک ہوتی ہے.

(استفتاء، 21)

14

جس برتن میں پانی یا کوئی مائع چیز ہو اور کتے کا آب دھان گرنے کی وجہ سے نجس ہوا ہو تو پہلے مٹی سے جو کہ احتیاط واجب کی بناپر پاک ہو، خاک مالی کرے اور اس کے بعد دو مرتبہ قلیل پانی سے دھویا جائے یا کر یا جاری پانی سے احتیاط واجب کی بناپر دو مرتبہ دھویا جائے اور اگر کتے کا آب دھان گرنے کے علاوہ کسی اور طریقے سے کتا منہ لگائے مثلا چاٹ لے تو بھی احتیاط واجب کی بناپر یہی حکم ہے.

(تحریر الوسیله، فصل فی المطهرات، اولها)

جس برتن میں سے کتا پانی یا مائع چیز پی لے یا چاٹ لے تو پہلے خاک مالی کرنا چاہیے اور اس کے بعد پانی سے دھوئے اور اگر قلیل پانی سے دھویا جائے تو خاک مالی کے بعد دو مرتبہ دھونا چاہیے۔

(استفتاء، 24)

15

جس برتن سے سور کوئی مایع چیز پی لے تو قلیل پانی سے سات مرتبہ دھونا چاہیے اور کر اور جاری پانی میں احتیاط واجب کی بناپر سات مرتبہ دھونا چاہیے۔

(تحریر الوسیله، فصل فی الطهرات، اولها و م 2)

جس برتن سے سور مایع غذاکھائے یا پانی پی لے تو سات مرتبہ دھونا چاہیے۔

(استفتاء، 25)

16

پاوں اور جوتے کا تلوا اگر راستے پر چلنے کے علاوہ کسی اور وجہ سے نجس ہوجائے تو زمین پر چلنے سے اس کا پاک ہونا اشکال رکھتا ہے. پاوں اور جوتے کا تلوا پاک ہونے کے لئے بہتر ہے کہ پندرہ قدم زمین پر چلے اگرچہ پندرہ قدم سے کم چلنے سے یا زمین پر پاوں رگڑنے سے نجاست برطرف ہوجائے۔

(تحریر الوسیله، فصل فی المطهرات، ثانیها)

اگر زمین پر چلنے کی وجہ سے کسی کا پاوں یا جوتے کا تلوا نجس ہوجائے تو اگر خشک اور پاک زمین پر پندرہ قدم چلے اور چلنے یا زمین پر پاوں رگڑنے کی وجہ سے عین نجس یا متنجس چیز برطرف ہوجائے تو پاوں یا جوتے کا نجس تلوا پاک ہوجاتا ہے۔

(استفتاء، 26 اور اجوبة الاستفتاء، س80)

17

اگر مصنوعی دانت قدرتی دانت سے چسپاں ہو اور دھونے کے لئے اس کو نکال نہ سکے تو احتیاط واجب کی بناپر قدرتی دانت کا حکم نہیں رکھتا ہے اور پاک کرنا چاہیے۔

(استفتائات، ج1، س258)

اگر مصنوعی دانت اور بھرا ھوا دانت قدرتی دانت کا جز شمار ہوجائے تو قدرتی دانت کا حکم رکھتا ہے کہ عین نجاست زائل ہونے سے پاک ہوجاتا ہے اور منہ میں پانی ڈال کر دھونا لازم نہیں ہے ورنہ مصنوعی دانت کو بھی دھونا چاہیے۔

(استفتاء، 31)

18

مطهرات میں سے دسواں مسلمان کا غائب ہونا ہے جو انسان، اس کا لباس، فرش، برتن اور ہر اس چیز کے پاک ہونے کا باعث ہے جو اس کے اختیار میں ہے اور ان کو پاک سمجھایا جائے گا سوائے اس کے کہ نجاست باقی ہونے کا علم ہو کسی اور شرط کا ہونا ضروری نہیں ہے بنابراین پاک ہونے کا حکم جاری ہوگا خواہ وہ شخص نجاست سے آگاہ ہو یا نہ ہو، اس نجس چیز کے نجس ہونے کا اعتقاد رکھتا ہو یا نہ رکھتا ہو، دین کے معاملات میں لاپروا ہو یا نہ ہو.

(تحریر الوسیله، فصل فی المطهرات، عاشرها)

اگر یقین ہو که کسی مسلمان کا لباس یا کوئی اور چیز نجس ہے اور اس مسلمان کو ایک مدت تک نہ دیکھےاور اس کے بعددیکھےوہ اس نجس چیز کو پاک چیز کی طرح استعمال کرتا ہے تو اس چیز کے پاک ہونے کا حکم لگایا جائے گا اس شرط کے ساتھ کہ اس چیز کا مالک گذشتہ نجاست اور طهارت اور نجاست کے احکام سے باخبر ہو.

(استفتاء، 32)

19

پیشاب کا مخرج پانی کے علاوہ پاک نہیں ہوتا ہے اور مرد پیشاب بند ہونے کے بعد ایک مرتبہ دھوئیں تو کافی ہے لیکن عورتیں اسی طرح جن کا پیشاب طبیعی مخرج کے علاوہ کسی اور مقام سے نکلتا ہے، احتیاط واجب یہ ہے که دو مرتبہ دھوئیں.

(تحریر الوسیله، فصل فی الاستنجاء، م1)

پیشاب کا مخرج پاک ہونے کے لئے پیشاب بند ہونے کے بعد قلیل پانی سے دوبار دھونا احتیاط لازم ہے.

(استفتاء، 35 اور اجوبۃ الاستفتائات، س90)

20

اگر پتھر اور ڈھیلے وغیرہ کے ذریعے پاخانے کے مخرج سے پاخانہ برطرف کرے اگرچہ اس کا پاک ہونا محل تامل ہے لیکن نماز پڑھنےمیں کوئی مانع نہیں ہے اور چنانچہ کوئی چیز لگ جائے تو نجس نہیں ہوگا اورچھوٹےذرات کوئی اشکال نہیں رکھتا ہے.

(تحریر الوسیلہ، فصل فی الاستجاء، م2و 4)

پاخانے کے مخرج کو دو طریقوں سے پاک کرسکتے ہیں ؛

....

دوسرا: پتھر یا پاک کپڑا وغیرہ کے تین ٹکڑوں سے نجاست کو پاک کرے اور اگر تین ٹکڑوں سے نجاست زائل نہ ہوجائے تو دوسرے ٹکڑوں سے اس کو پوری طرح پاک کرے.

(استفتاء، 36 اور اجوبۃ الاستفتائات، س99)

21

پاؤں کے اوپر کسی ایک انگلی کے سرے سے لے کر ابھری ہوئی جگہ تک مسح کرے اور احتیاط مستحب ہے کہ جوڑ تک مسح کرے۔

(تحریر الوسیلہ، فصل فی الوضوء، م۱۵)

پاؤں کا مسح پاؤں کے جوڑ تک کرنا چاہیے۔

(استفتاء، ۴۳، اجوبۃ الاستفتائات، س۱۰۶ و ۱۱۱)

احتیاط واجب کی بناپر چہرے کو اوپر سے نیچے کی طرف دھونا چاہیے اور اگر نیچے سے اوپر کی طرف دھوئے تو وضو باطل ہے اور ہاتھوں کو کہنی سے انگلیوں کی طرف دھونا چاہیے۔

(تحریر الوسیلہ، فصل فی الوضوء، م۲، ۳)

وضو میں چہرے اور ہاتھوں کو اوپر سے نیچے کی طرف دھونا چاہیے اور اگر نیچے سے اوپر کی طرف دھوئے تو وضو باطل ہے۔

(استفتاء، ۴۶)

22

احتیاط واجب کی بناپر چہرے کو اوپر سے نیچے کی طرف دھونا چاھئے اور اگر نیچے سے اوپر کی طرف دھوئے تو وضو باطل ہے اور ہاتھوں کو کہنی سے انگلیوں کی طرف دھونا چاہیے.

(تحریر الوسیلہ، فصل فی الوضوء، م2و 3)

وضو میں چہرے اور ہاتھوں کو اوپر سے نیچے کی طرف دھونا چاہیے اور اگر نیچے سے اوپر کی طرف دھوئے تو وضو باطل ہے.

(استفتاء، 46)

23

وضو میں چہرے اور ہاتھوں کو پہلی مرتبہ دھونا واجب، دوسری مرتبہ جائز اور تیسری اور اس سے زیادہ مرتبہ دھونا حرام ہے اور اگر ایک مشت پانی سے پورے عضو کو دھویا جائے اور وضو کی نیت سے پانی ڈالے تو ایک مرتبہ شمار ہوگا خواہ ایک مرتبہ دھونے کا قصد کرے یا نہ کرے۔

توضیح المسائل، م۲۴۸)

چہرے اور ہاتھوں کو وضو میں پہلی مرتبہ دھونا واجب، دوسری مرتبہ جائز اور اس سے زیادہ غیر مشروع ہے. پہلی، دوسری یا اس سے زیادہ کا تعین وضو کرنے والے قصد پر موقوف ہے یعنی پہلی مرتبہ دھونے کی نیت سے کئی مرتبہ چہرے پر پانی ڈال سکتے ہیں.

(استفتاء، ۴۷ اجوبۃ الاستفتائات، س۱۰۲)

24

وضو کی شرائط میں سے ایک اعضاء کے درمیان ترتیب ہے پس چہرے کو دھونا دائیں ہاتھ پر، دائیں ہاتھ کو دھونا بائیں ہاتھ پر، بائیں ہاتھ کو دھونا سر کے مسح اور سر کا مسح پاؤں کے مسح پر مقدم ہے اور احتیاط یہ ہے کہ بائیں پاؤں کا مسح دائیں پاؤں کے مسح پر مقدم نہ کرے بلکہ اس کا واجب ہونا قوت سے خالی نہیں ہے۔

(تحریر الوسیلہ، شرائط الوضو)

وضو کی ترتیب یہ ہے: چہرے کو پیشانی کے اوپر سے دھونا یعنی بال اگنے کی جگہ سے لے کر ٹھوڑی تک، اس کے بعد دائیں ہاتھ کو کہنی سے لے کر انگلیوں کے سرے تک، اس کے بعد بائیں کو کہنی سے لے کر انگلیوں کے سرے تک، اس کے بعد تر ہاتھ کو سر کے اگلے حصے پر پھیرنا اور آخر میں تر ہاتھ کو دونوں پاؤں کی انگلیوں کے سرے سے لے کر جوڑ تک پھیرنا۔

(استفتاء، ۴۳)

۲۵

سر کا مسح دائیں ہاتھ سے کرنا یا اوپر سے نیچے کی طرف کرنا لازم نہیں ہے۔

(تحریر الوسیله، فصل فی الوضوء، م۱۴)

احتیاط یہ ہے کہ سر کا مسح دائیں ہاتھ سے کرے لیکن مسح کو اوپر سے نیچے کی طرف کرنا لازم نہیں ہے.

(استفتاء، 48)

۲۶

اگر مسح کے لئے ہاتھ پر تری نہ ہو تو باہر کے پانی سے ہاتھ کو تر نہیں کرسکتے ہیں بلکه وضو کے باقی اعضاء سے رطوبت لینا چاہیے اور اس سے مسح کرے۔

(تحریر الوسیله، فی واجبات الوضوء، م۱۷)

اگر مسح کے لئے ہاتھ کی ہتھیلی پر رطوبت نہ ہو تو پانی سے ہاتھ کو تر نہیں کرسکتے ہیں بلکہ ہاتھ کو داڑھی یا ابرو پر موجود رطوبت سے تر کرکے مسح کرنا چاہیے۔

(استفتاء، ۵۲)

۲۷

اگر وضو کا کوئی عضو نجس ہو اور وضو کے بعد شک کرے کہ وضو سے پہلے اس کو دھویاتھایا نہیں چنانچہ وضو کرنے کے دوران اس جگہ کے پاک ہونے اور نجس ہونے کی طرف متوجہ نہ تھاتو وضو باطل ہے اور اگر جانتا ہو کہ متوجہ تھایا متوجہ ہونے یا نہ ہونے کے بارے میں شک ہو تو وضو صحیح ہے اور ہر صورت میں نجس جگہ کو پانی سے دھونا چاہیے.

(تحریر الوسیله، شرائط الوضو، م۱۳)

اگر وضو کے بعد شک کرے کہ جو جگہ پہلے نجس تھی اس کو پاک کرنے کے بعد وضو کیاتھایا نہیں تو اس کا وضو صحیح ہے لیکن اس جگہ کو دھونا چاہیے.

(درس خارج نماز جماعت، نشست ۳۶، قاعده ی فراغ و استفتاء، ۵۹)

۲۸

اگر وضو سے پہلے جانتاتھاکہ وضو کے کسی عضو پر پانی پہنچنے میں کوئی مانع ہے اور وضو کے بعد شک کرے کہ وضو کرنے کے دوران اس جگہ تک پانی پہنچایا ہے یا نہیں تو اس کا وضو صحیح ہے لیکن اگر جانتا ہو کہ وضو کرنے کے دوران اس مانع کی طرف متوجہ نہیں تھاتو دوبارہ وضو کرنا چاہیے.

(تحریر الوسیله، شرائط الوضو، م۱۲)

اگر وضو سے پہلے جانتاتھاکہ وضو کے کسی عضو پر پانی پہنچنے سے کوئی مانع ہے اور وضو کے بعد شک کرے کہ اس کے نیچے پانی پہنچا ہے یا نہیں تو وضو صحیح ہے۔

(درس خارج نماز جماعت، نشست ۳۶، قاعده فراغ)

29

اگر وضو کے بعض اعضاء پر ایسا مانع ہو کہ کبھی پانی خود بخود اس کے نیچے تک پہنچتا ہو اور کبھی نہیں پہنچتا ہو اور انسان وضو کے بعد شک کرے کہ اس کے نیچے تک پانی پہنچا ہے یا نہیں چنانچہ جانتا ہو که وضو کے موقع پر اس کے نیچے پانی پہنچنے کی طرف متوجہ نہیں تھاتو دوبارہ وضو کرنا چاہیے

(تحریر الوسیله، شرائط الوضو، م12)

اگر وضو کے بعض اعضا پر کوئی مانع ہو کہ کبھی پانی خود بخود اس کے نیچے تک پہنچتا ہو اور کبھی نہیں پہنچتا ہو اور انسان وضو کے بعد شک کرے کہ پانی اس کے نیچے تک پہنچا ہے یا نہیں تو اس کا وضو صحیح ہے۔

(درس خارج نماز جماعت، نشست 36، قاعده فراغ)

30

اگر وضو کے بعد وضو کے اعضا پر کوئی چیزدیکھےجو پانی پہنچنے سے مانع بنتی ہے اور نہیں جانتا ہو کہ وضو کے دوران تھی یا بعد میں لگ گئی ہے تو اس کا وضو صحیح ہے لیکن اگر جانتا ہو کہ وضو کے دوران اس مانع کی طرف متوجہ نہیں تھاتو احتیاط واجب یہ ہے که دوبارہ وضو کرے۔

(تحریر الوسیله، شرائط الوضو، م12)

اگر وضو کے بعد وضو کے اعضا پر کوئی چیزدیکھےجو پانی پہنچنے سے مانع بنتی ہے، چنانچہ نہیں جانتا ہو کہ وضو کرنے کے دوران موجود تھی یا بعد میں

لگ گئی ہے تو اس کا وضو صحیح ہے.

(درس خارج نماز جماعت، نشست 36، قاعده فراغ)

31

جس شخص نے وضو نہیں کیا ہے اﷲ تعالی کے اسم مبارک کو چھونا حرام ہے خواہ کسی بھی زبان میں لکھا ہوا ہو اور احتیاط واجب کی بناپر پیغمبر اکرم، امام اور حضرت زہرا (علیہم السلام) کے اسمائے مبارکہ کو چھونا بھی اسی طرح ہے۔

(توضیح المسائل، م319)

بہتر ہے که اسمائے جلاله، انبیاء اور معصومین (علیہم السلام) کے اسماء، القاب اور کنیہ کو وضو کے بغیرچھونےسے اجتناب کیا جائے.

استفتاء، 101)

32

اگر چہرے اور ہاتھوں پر زخم،پھوڑایا فریکچر ہو اورکھلاہوا ہو اور اس پر پانی ڈالنا مضر ہو تو اگر اس کے اطراف کو دھوئے تو کافی ہے لیکن اگراس پر تر ہاتھ کو کھینچنا مضر نہ ہو تو بہتر یہ ہے کہ ترہاتھ پھیرے اور اس کے بعد اس پر پاک کپڑا رکھے اور تر ہاتھ کو کپڑے پر بھی پھیرے۔

(توضیح المسائل، م325)

اگر وضو کے اعضا پر زخم،پھوڑایا فریکچر ہو اورکھلاہوا ہو اور دھونا اس کے لئے مضر ہوتو اس کے اطراف کو دھونا چاہیے اور احتیاط یہ ہے کہ اگر تر ہاتھ کو پھیرنا مضر نہ ہو تو تر ہاتھ اس پرکھینچے.

(استفتاء، 79)

33

اگر سر کے اگلے حصے یا پاوں کے اوپر زخم،پھوڑایا فریکچر ہو اورکھلاہوا ہو چنانچہ اس پر مسح نہ کرسکے تو اس پر پاک کپڑا رکھنا چاہیے اور کپڑے کے اوپر ہاتھ پر موجود تری سے مسح کرنا چاہیے اور احتیاط مستحب کی بناپر تیمم بھی کرے اور اگر کپڑا رکھنا ممکن نہ ہو تو وضو کے بدلے تیمم کرنا چاہیے اور بہتر ہے که مسح کے بغیر ایک وضو بھی کرے۔

(توضیح المسائل، م326)

اگر مسح کی جگہ زخم ہو اور اس پر تر ہاتھ کھینچنا ممکن نہ ہو تو وضو کے بدلے تیمم کرنا چاہیے لیکن زخم کے اوپر کپڑا رکھ کر اس پر ہاتھ کھینچنا ممکن ہو تو اس صورت میں احتیاط یہ ہے کہ تیمم کے علاوہ اس طرح مسح کرتے ہوئے وضو بھی کرے۔

(استفتاء، 80 و اجوبه الاستفتاء، س136)

34

کھانے پینے اور دیگر امور مثلا وضو اور غسل وغیرہ میں سونے اور چاندی کے برتن استعمال کرنا حرام ہے لیکن ان کو رکھنا اور کمرے کی زینت کے لئے استعمال کرنا حرام نہیں ہے.

(تحریر الوسیله، القول فی الاوانی، م2)

سونے یا چاندی سے بنے ہوئے برتن میں کھاناپینا حرام ہے لیکن ان کو رکھنا یا کھانے پینے کے علاوہ دیگر کاموں میں استعمال کرنا حرام نہیں ہے.

(استفتاء، 40)

وضو کے مخصوص مسائل[1]

1

احتیاط واجب کی بناپر جائز نہیں ہے کہ وضو کے درمیان اس کو چھوڑ دے اور موالات ختم ہونے سے پہلے دوبارہ شروع سے وضو کرے۔

(استفتاء، 6)

2

جائز نہیں ہے که وضو یا غسل کے اعضا پر عمدا اور کسی ضرورت کے بغیر کوئی مانع ایجاد کرے جس کو دور کرنا ممکن نہ ہو یا نقصان یا زیادہ مشقت کا باعث ہو مثلا ناخن لگوانا اگر ایسا کرے اور مانع کو برطرف نہ کرسکے تو گناہ کیا ہے اور وضو غسل جبیرہ کے علاوہ تیمم بھی کرے اور ناخن کو اتارنے کے بعد احتیاط واجب کی بناپر نمازوں کی قضا بھی پڑھے.

3

اگر بیت الخلاء اور واش بیسن ایک ہی کمرے میں ہوں تو واش بیسن میں وضو کرنا مکروہ نہیں ہے.

[1] ـوہ موارد جو آیت اللہ العظمی خامنہ ای کے مطابق ہیں اور جن کے بارے میں امام خمینی رہ کا کوئی نظریہ موجود نہیں ہے

35

غسل ترتیبی میں غسل کی نیت کے ساتھ پہلے سر اور گردن اس کے بعد بدن کے دائیں طرف اور اس کے بعد بائیں طرف کو دھوئے۔

(تحریر الوسیله، القول فی واجبات الغسل، الثالث)

غسل کو دو طریقوں سے انجام دے سکتے ہیں ؛ اول: مخصوص ترتیب کے ساتھ بدن کو دھوئے اس طرح کہ پہلے سر اور گردن کو دھوئے اور بعد میں بدن کے باقی حصے کو ؛ اور احتیاط (واجب) یہ ہے کہ سر اور گردن کے بعد پہلے بدن کی دائیں طرف کے تمام حصوں کو اور اس کے بعد بائیں طرف کے تمام حصوں کو دھوئے. (استفتاء، 84)

36

ظاہر یہ ہے کہ پانی میں تدریجا داخل ہونے سے غسل ارتماسی ہوجاتا ہے اور احتیاط (واجب) یہ ہے کہ پورے بدن کو ایک دفعہ پانی میں داخل کرے.

(تحریر الوسیله، واجبات الغسل، م6)

غسل ارتماسی یہ ہے که غسل کی نیت کے ساتھ پورے بدن کو ایک دفعہ پانی میں داخل کرے اس طرح کہ پانی بدن کے تمام حصوں تک پہنچ جائے.

(استفتاء، 84)

37

مجنب پر حرام کاموں میں سے ایک یہ ہے کہ بدن کے کسی حصے کو قرآن کے الفاظ یا خدا کے نام اور احتیاط واجب کی بناپر پیامبران اور ائمہ (علیهم السلام) کے اسماء اور قرآن کے وہ سورے پڑھنا جن میں واجب سجدہ ہے حتی کہ ان چار سوروں کی تلاوت کی نیت سے (بسم اللہ الرحمن الرحیم) پڑھنا بھی حرام ہے.

(تحریر الوسیله، القول فی احکام الجنب)

جو کام مجنب پر حرام ہے ان میں سے بدن کا کوئی حصہ قرآن کے الفاظ یا اللہ تعالی کے اسمائے مبارک سے چھونا اور ان سوروں کے سجدے والی آیات پڑھنا ہے لیکن ان سوروں کی دوسری آیات پڑھنےمیں کوئی اشکال نہیں ہے.

(استفتاء،89 اور اجوبۃ الاستفتائات، س199)

38

سیدہ عورتیں 60سال مکمل ہونے کے بعد یائسہ ہوتی ہیں یعنی خون حیض نہیں دیکھتی ہیں اور غیر سیدہ عورتیں 50 سال پورے ہونے کے بعد یائسہ ہوجاتی ہیں.

(تحریر الوسیله، فصل فی الحیض)

یائسہ ہونے کا سال مقرر کرنا محل تامل اور احتیاط ہے ؛ عورتیں اس مسئلے میں یا احتیاط کرے یا دوسرے جامع الشرائط مجتہدین کی طرف رجوع کرے۔

* اس میں مسئلےاحتیاط یہ ہے کہ پچاس سال کی عمر کے بعداگروہ اپنی عادت کے ایام میں یااپنی عادت کے علاوہ کسی اورایام میں حیض کی علامات کے ساتھ خون دیکھے تو ان اعمال میں سے جو مستحاضہ عورت انجام دیتی ہےجیسے نمازجس طرح توضیح المسایل میں بیان ہوا ہے اور ان چیزوں میں جو حیض والی عورت کو چھوڑنا چاہئے، جیسے مساجد میں بیٹھنا، جمع کریں۔

(اجوبۃ الاستفتائات، س216)

39

"دن" سے مراد طلوع فجر سے غروب آفتاب کا وقت ہے.

(تحریر الوسیله، فصل فی حیض، م10)

دن کا مطلب اول طلوع آفتاب سے غروب آفتاب تک کا وقت ہے.

(درس نماز مسافر، ج257)

40

حالت احتضار یعنی جان دینے کی حالت میں مسلمان خواہ مرد ہو یا عورت، بڑا ہو یا چھوٹا ؛ پشت پر اس طرح لٹانا چاہیے کہ پاوں کے تلوے قبلہ کی طرف ہوں.

(تحریر الوسیلہ، فصل فی احکام الاموات، م2)

مناسب ہے کہ مسلمان کو حالت احتضار میں قبلہ کی طرف پشت پر لٹائیں اس طرح کہ پاؤں کے تلوے قبلہ کی طرف ہوں. بہت سارے فقہاء قادر ہونے کی صورت میں مختضر اور دوسروں پر واجب قرار دیتے ہیں اور اس کو انجام دینے میں احتیاط ترک نہیں ہونا چاہیے.

(استفتاء، 105 اور اجوبۃ الاستفتائات، س253)

41

اثناء عشری مسلمان کا غسل، کفن، نماز اور تدفین هر مکلف پر واجب ہے اور احتیاط واجب کی بناپر غیر اثناء عشری مسلمان کا حکم بھی یہی ہے.

(تحریر الوسیلہ، القول فی غسل المیت)

مسلمان کا غسل، کفن، نماز اور دفن ہر مکلف پر واجب ہے.

(استفتاء، 106)

42

احتیاط واجب کی بناپر میت کو غسل دینے والا بالغ ہونا چاہیے.

(تحریر الوسیلہ، القول فی غسل المیت، م13)

میت کو غسل دینے والا مسلمان اثناء عشری، بالغ، عاقل اور غسل کے مسائل سے آشنا ہونا چاہیے.

(استفتاء، 110)

43

مسلمان کی میت کو تین کپڑوں لنگی، پیراھن اور سرتاسری سے کفن دینا چاہیے. لنگی ناف سے زانو تک بدن کے اطراف کو چھپائے اور بہتر یہ ہے کہ سینے سے پاوں تک پہنچے. احتیاط واجب کی بناپر پیراھن شانوں کے اوپر سے لے کر پنڈلی کے آدھے حصے تک پورے بدن کو چھپائے اور سرتاسری کی لمبائی اتنی ہو کہ دونوں سرا گرہ لگاکر باندھنا ممکن ہو اور اس کی چوڑائی اتنی ہونا چاہیے کہ دونوں اطراف کو ایک دوسرے پر رکھا جاسکے.

(تحریر الوسیلہ، القول فی تکفین المیت)

مسلمان کی میت کو تین کپڑوں سے کفن دینا چاہیے.

الف. لنگی جو اس کی کمر اور پاوں پر لپیٹتے ہیں.

ب. پیراهن جو کندے کے سرےسے پنڈلی تک آگے اور پیچھے کو چھپائے.

ج. سر تاسری (چادر) کہ سر کے اوپر سے لے کر پاؤں کے نیچے تک کو اس طرح چھپائے کہ دونوں طرف باندھنا ممکن ہو اور اس کی چوڑائی اتنی ہو کہ دونوں اطراف کو ایک دوسرے پر رکھاجاسکے.

(استفتاء، 117)

44

اگر زندہ جسم سے کوئی حصہ جدا ہوجائے جس میں ہڈی ہو اور اس کو غسل دینے سے پہلے انسان مس کرے تو غسل مس میت کرنا چاہیے لیکن اگر جدا ہونے والے حصے میں ہڈی نہ ہو تو غسل واجب نہیں ہے.

(تحریر الوسیلہ، فصل فی غسل مس المیت، م4)

زندہ شخص سے جدا ہونے والے عضو کو ہاتھ لگانے سے غسل واجب نہیں ہوتا ہے.

(استفتاء، 103)

45

تیمم میں چار چیزیں واجب ہیں ؛

اول: نیت

دوم :دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیوں کو اس چیز پر مارنا جس پر تیمم صحیح ہے.

سوم :دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیوں کو پوری پیشانی اور اس کے دونوں اطراف پر سر کے بال اگنے کی جگہ سے لے کر ابرو اور ناک کے بالائی حصے تک پھیرنا اور احتیاط واجب کی بناپر ہاتھوں کو ابرؤں پر بھی پھیراجائے.

چهارم: بائیں ہاتھ کی ہتھیلی کو دائیں ہاتھ کی پوری پشت پر اور اس کے بعد دائیں ہاتھ کی ہتھیلی کو بائیں ہاتھ کی پوری پشت پھیرنا۔

(تحریر الوسیله، القول فی کیفیۃ التیمم، م1)

تیمم کا طریقہ یہ ہے ؛

1. نیت کرنا تیمم کی ابتدا سے آخر تک

2. دونوں ہاتھوں کی پوری ہتھیلیوں کو ایک ساتھ ایسی چیز پر مارنا جس پر تیمم صحیح ہے.

3. دونوں ہاتھوں کو ایک ساتھ پوری پیشانی اور اس کے دونوں اطراف پر سر کے بال اگنے کی جگہ سے لے کر ابرؤں اور ناک کے بالائی حصے تک پھیرنا

4. بائیں ہاتھ کی ہتھیلی کو دائیں ہاتھ کی پوری پشت پر پھیرنا اور دائیں ہاتھ کی ہتھیلی کو بائیں ہاتھ کی پوری پشت پر پھیرنا.

5. احتیاط واجب کی بنا پرہاتھوں کو دوسری مرتبہ ایسی چیز پر مارنا جس پر تیمم صحیح ہے اور اس کے بعد بائیں ہاتھ کی ہتھیلی کو دائیں ہاتھ کی پشت پر اور دائیں ہاتھ کی ہتھیلی کو بائیں ہاتھ کی پشت پر پھیرنا.

(استفتاء، 136 و اجوبۃ الاستفتائات، س209)

46

تیمم میں پیشانی، ہاتھوں کی ہتھیلیاں اور پشت حتما پاک ہونا چاہیے اور اگر ہاتھ کی ہتھیلی نجس ہو اور پاک نہ کرسکے تو اسی نجس ہتھیلی کے ساتھ تیمم کرنا چاہیے.

(تحریر الوسیله، القول فیما یعتبر فی التیمم، م1 و توضیح المسائل م706)

تیمم میں پیشانی اور ہاتھوں کی پشت کا پاک ہونا ضروری نہیں ہے اگرچہ امکان ہو تو احتیاط مستحب یہ ہے کہ پاک ہو۔

(استفتاء، 140 اجوبۃ الاستفتائات، س211)

47

پتھر، چونے کا پتھر، سیاہ سنگ مرر اور پتھر کی دوسری قسموں پر تیمم صحیح ہے لیکن جواهرات مثلا عقیق اور فیروزہ پر باطل ہے اور احتیاط واجب یہ ہے کہ مٹی یا ایسی چیز موجود ہو جس پر تیمم صحیح ہے تو چونے اور پکی ہوئی اینٹ پر تیمم نہ کرے.

(تحریر الوسیله، القول فیما یتمم بہ، م3)

ہر وہ چیز جسے زمین سے شمار کیا جائے جیسے چونے اور آھک کے پتھر ان پر تیمم کرنا صحیح ہے اور بعید نہیں ہے کہ پکے ہوئے چونے، پکی ہوئی آھک اور اینٹ وغیرہ پر بھی تیمم صحیح ہو.

وہ معدنی اشیاء جو زمین کا جز شمار نہیں ہوتی ہیں مثلا سونااور چاندی وغیرہ پر تیمم صحیح نہیں ہے لیکن اعلی کوالٹی کے پتھر جن کو عرف میں معدنی پتھر کہتے ہیں مثلا سنگ مرمر وغیرہ پر تیمم صحیح هے.

سیمنٹ اور موزیک پر تیمم کرنا کوئی اشکال نہیں رکھتا ہے اگرچہ احوط یہ ہے كه سیمنٹ اور موزیک پر تیمم نہ کرے.

(استفتاء، 131و 132 اجوبۃ الاستفتائات، س210 و 489)

48

اگر غسل کے بدلے تیمم کرے اور اس کے بعد کوئی ایسا مبطلات وضو میں سے کوئی ایک پیش آئے تو چنانچہ بعد والی نمازوں کے لئے غسل نہ کرسکے تو

وضو کرنا چاہیے اور وضو نہ کرسکے تو وضو کے بدلے تیمم کرے۔

(تحریر الوسیله، القول فی احکام التیمم، م5)

جو شخص غسل کے بدلے تیمم کرے چنانچہ اس سے حدث اصغر سرزد ہوجائے مثلا پیشاب کرے تو بعد والی نمازوں کے لئے غسل نہ کرسکے تو احتیاط واجب کی بناپر دوسری مرتبہ غسل کے بدلے تیمم کرے اور وضو بھی کرے۔

(استفتاء، 147)

49

اگر انسان نماز کے لئے وضو نہ کرسکے اور تیمم کرنا بھی ممکن نہ ہو تو احتیاط مستحب یہ ہے کہ نماز کو اول وقت میں طہارت کے بغیر ادا کرے اور احتیاط واجب کی بناپر ان کی قضا بھی بجالائے۔

(تحریر الوسیله، القول فیما یتمم به، ص97، م7)

اگر انسان نماز کے لئے وضو نہ کرسکے اور تیمم بھی ممکن نہ ہو تو احتیاط کی بناپر نماز کو اول وقت میں وضو اور تیمم کے بغیر ادا کرے اور اس کے بعد وضو یا تیمم کے ساتھ قضا کرے۔

(استفتاء، 133 اجوبۃ الاستفتائات، س212)

50

اگر ضرر کا یقین یا خوف کی وجہ سے تیمم کرے اور نماز سے پہلے پتہ چلے که پانی مضر نہیں ہے تو اس کا تیمم باطل ہے اور اگر نماز کے بعد پتہ چلے تو اس کی نماز صحیح ہے۔

(توضیح المسائل، م672)

اگر کوئی شخص اس خیال سے کہ پانی اس کے لئے مضر ہے، تیمم کرے اور اس تیمم کے ساتھ نماز پڑھنےسے پہلے پتہ چلے که مضر نہیں ہے تو اس کا تیمم باطل ہے اور اگر اس تیمم کے ساتھ نماز پڑھنےکے بعد پتہ چلے که پانی مضر نہیں ہے تو احتیاط واجب کی بناپر وضو یا غسل کرکے دوبارہ نماز پڑھنا چاہیے۔

(استفتاء، 129)

51

نماز عشاء کا آخری وقت آدھی رات ہے اور احتیاط واجب یہ ہے کہ نماز مغرب و عشاء وغیرہ کے لئے رات کو غروب کے آغاز سے اذان صبح تک حساب کیا جائے۔

(العروۃ الوثقی، الصلاۃ، اوقات الیومیہ، م1)

(نماز مغرب و عشاء کے لئے) آدھی رات، غروب آفتاب سے صبح صادق کا نصف ہے۔

(رسالہ نماز و روزہ، م12)

52

چاندنی راتوں میں احتیاط لازم یہ ہے بلکہ وجہ سے خالی نہیں ہے کہ نماز صبح کے لئے انتظار کرے کہ افق پر صبح کی سفیدی ظاہر ہوجائے اور مہتاب کی روشنی غلبہ پیدا کرے

(توضیح المسائل کے آخر میں موجود حصہ استفتاء، س5)

طلوع فجر (نماز صبح کا ابتدائی وقت) ثابت ہونے میں چاندنی رات اور دوسری راتوں میں کوئی فرق نہیں ہے اگرچہ بہتر ہے کہ چاندنی راتوں میں صبح کی سفیدی کے رات کی چاندنی پر غالب آنے تک انتظار کیا جائے اور اس کے بعد نماز پڑھی جائے۔

اس بات کی طرف توجہ کرتے ہوئے کہ طلوع فجر کی دقیق تشخیص سخت ہے جو اس امر کا مقتضی ہے کہ احتیاط کی رعایت کی خاطر ریڈیو اور ٹی وی سے اذان صبح شروع ہونے کے ساتھ روزے کے لئے (مبطلات روزہ سے) پرہیز کرے اور ریڈیو اور ٹی وی سے اذان شروع ہونے کے تقریبا دس منٹ بعد نماز صبح پڑھی جائے۔

(رسالہ نماز و روزہ، م5، حاشیہ م4 و 786)

53

نماز عصر کا مخصوص وقت یہ ہے کہ جس میں مغرب سے پہلے نماز عصر پڑھ سکیں۔

(تحریر الوسیلہ، الصلاۃ، اوقات صلوات الیومیہ، م6)

نماز عصر کا مخصوص وقت غروب آفتاب سے پہلے اتنا وقت ہے کہ جس میں فقط نماز عصر پڑھ سکیں۔

(رسالہ نماز و روزہ، م8)

54

انسان اس وقت نماز میں مشغول ہوسکتا ہے جب وقت داخل ہونے کا یقین ہوجائے یا دو عادل مرد وقت داخل ہونے کی خبر دیں لیکن موذن کی اذان اگرچہ موذن عادل، موثق اور وقت شناس ہو احتیاط واجب کی بناپر کافی نہیں ہے۔

(تحریر الوسیلہ، الصلاۃ، اوقات صلوات الیومیہ، م16)

نماز پڑھنے کے لئے مکلف کو وقت داخل ہونے کا یقین یا اطمینان ہونا چاہئے یا دو عادل مرد وقت داخل ہونے کی خبر دیں یا قابل وثوق اور وقت شناس موذن اذان دے۔

(رسالہ نماز و روزہ، م18)

55

اگر نماز ظہر پڑھنے سے پہلے بھول کر نماز عصر میں مشغول ہوجائے اور نماز کے دوران یاد آئے چنانچہ نماز ظہر کا مخصوص وقت ہے تو نیت کو نماز ظہر کی طرف پلٹا دے اور نماز پوری کرے اور بعد میں نماز عصر پڑھے۔

(تحریر الوسیلہ، احکام الاوقات، م8)

اگر اس خیال سے کہ نماز ظہر پڑھ چکا ہے، عصر کی نیت سے نماز میں مشغول ہوجائے اور نماز کے دوران یاد آئے کہ نماز ظہر نہیں پڑھی ہے چنانچہ نماز ظہر کے مخصوص وقت میں ہو تو احتیاط واجب کی بناپر نیت کو ظہر کی نماز میں تبدیل کر کے نماز پوری کرے لیکن بعد میں دونوں نمازیں (ظہر و عصر) ترتیب کے ساتھ بجالائے۔

(رسالہ نماز و روزہ، م29)

اگر نماز مغرب پڑھنے سے پہلے بھول کر نماز عشاء میں مشغول ہوجائے اور نماز کے دوران پتہ چلے کہ غلطی کی ہے۔ اگر چوتھی رکعت کے رکوع میں پہنچا ہے تو نماز پوری کرے اور اس کے بعد نماز مغرب پڑھے۔ اگرچہ احوط استحبابی یہ ہے کہ نماز مغرب کے بعد عشاء کو دوبارہ پڑھے۔ اور اگر چوتھی رکعت کے رکوع میں نہیں پہنچا ہے تو نیت کو مغرب کی طرف پلٹائے اور نماز پوری کرے اور بعد میں نماز عشاء پڑھے۔

(تحریر الوسیلہ، احکام الاوقات، م8)

اگر اس خیال سے کہ نماز مغرب پڑھ چکا ہے، نماز عشاء میں مشغول ہوجائے اور نماز کے دوران غلطی کی طرف متوجہ ہوجائے چنانچہ چوتھی رکعت کے رکوع میں جا چکا ہو تو احتیاط کی بناپر نماز پوری کرے اس کے بعد مغرب اور عشاء کی نماز کو ترتیب کے ساتھ بجالائے۔ اسی طرح اگر مغرب کے مخصوص وقت میں ہو اور چوتھی رکعت کے رکوع میں داخل نہ ہوا ہو تو احتیاط واجب یہ ہے کہ نیت کو نماز مغرب میں تبدیل کرکے نماز پوری کرے اور اس کے بعد دونوں نمازوں کو ترتیب کے ساتھ بجالائے۔

(رسالہ نماز و روزہ، م30)

57

اگر قبلہ پتہ کرنے کے لئے انسان کے پاس کوئی ذریعہ نہ ہو یا کوشش کے باوجود کسی ایک طرف گمان نہ ہوجائے تو چنانچہ نماز کا وقت وسیع ہو تو چاروں طرف رخ کرکے چار نماز پڑھے۔

(تحریر الوسیلہ، المقدمۃ الثانیۃ فی القبلہ، م2)

جس شخص کے پاس قبلہ پتہ کرنے کا کوئی طریقہ نہ ہو اور کسی بھی طرف گمان نہ ہوجائے تو احتیاط واجب کی بناپر چاروں طرف رخ کرکے نماز پڑھے۔

(رسالہ نماز و روزہ، م45)

58

اگر انسان نماز کے دوران عمدا شرمگاہ کو نہ چھپائے تو اس کی نماز باطل ہے بلکہ اگر مسئلہ نہ جاننے کی وجہ سے ہو تو بھی احتیاط واجب کی بناپر نماز دوبارہ پڑھے۔

(توضیح المسائل، م791)

جو شخص حکم شرعی نہ جاننے کی وجہ سے نماز کے دوران ستر عورت کی ضروری رعایت نہ کرے تو اس کی نماز باطل ہے مگر یہ کہ غافل یا جاہل قاصر ہو یعنی بغیر لباس کے نماز باطل ہونے کا احتمال بھی نہیں دیتا تھا۔

(درس خارج نماز جماعت، نشست 32)

59

اگر لباس کا غصبی ہونا نہیں جانتا ہو یا فراموش کرے اور اس کے ساتھ نماز پڑھے تو اس کی نماز صحیح ہے لیکن اگر اس نے خود غصب کیا ہو اور بعد میں فراموش کرے اور اس کے ساتھ نماز پڑھے تو احتیاط واجب کی بناپر اس نماز کو دوبارہ پڑھے۔

(تحریر الوسیلہ، الصلاۃ، الستر والساتر، م8)

اگر لباس کا غصبی ہونا نہیں جانتا ہو یا فراموش کرے اور اس کے ساتھ نماز پڑھے تو اس کی نماز صحیح ہے۔

(رسالہ نماز و روزہ، م80)

60

اگر جس پیسے کا خمس یا زکات ادا نہیں کیا ہے اس سے لباس خریدے تو اس میں نماز پڑھنا باطل ہے اور اسی طرح ہے اگر اپنے ذمے خریدے اور معاملہ کرنے کے دوران اس کا قصد یہ ہو کہ اس پیسے سے ادا کرے گا جس کا خمس یا زکوۃ ادا نہیں کیا ہے۔

(تحریر الوسیلہ، الصلاۃ، الستر و الساتر، م9، توضیح المسائل، م820)

اگر جس مال کا خمس ادا نہیں کیا ہے اس سے لباس خریدے تو اس میں نماز پڑھنا صحیح ہے لیکن اس کو ادا کرنے میں تاخیر کرنا شرعی طور پر جائز نہیں ہے۔

استفتاء، 182)

61

اگر نماز پڑھنے والے کے لباس پر سوئی کی نوک کے برابر بھی حیض یا نفاس کا خون ہو تو اس کی نماز باطل ہے اور احتیاط واجب کی بناپر نماز پڑھنے والے کے لباس پر استحاضہ کا خون نہیں ہونا چاہئے لیکن دوسرے خون مثلا انسان کے بدن، حلال گوشت حیوان، کتا، سور، کافر، مردار اور حرام گوشت حیوان کا خون چنانچہ درہم سے کم ہو (جو کہ تقریبا ایک اشرفی کے برابر ہوتا ہے) تو اس کے ساتھ نماز پڑھنے میں کوئی اشکال نہیں ہے اگرچہ احتیاط (مستحب) یہ ہے کہ کتا، سور، کافر، مردار اور حرام گوشت حیوان کے خون سے اجتناب کرے۔

(تحریر الوسیلہ، النجاسات، ما یعفی عنہ فی الصلاۃ، الثانی)

انگشت اشارہ (ایک درہم) سے کم خون کے ساتھ نماز صحیح ہونے کی چند شرائط ہیں:

1۔ اگر حیض کا معمولی سا خون بھی نماز پڑھنے والے کے بدن یا لباس پر ہوتو نماز باطل ہے اور احتیاط واجب کی بناپر خون نفاس اور استحاضہ کا بھی یہی حکم ہے۔

2۔ نجس العین حیوان (کتا اور سور) ، حرام گوشت حیوان، مردار اور کافر کا خون نہ ہو۔

3___

(رسالہ نماز و روزہ، م71)

62

سونے سے زینت کرنا مثلا سونے کی ہار گلے میں ڈالنا اور سونے کی انگوٹھی اور سونے کی گھڑی پہننا مرد کے لئے حرام اور اس کے ساتھ نماز پڑھنا باطل ہے۔

(تحریر الوسیلہ، الصلاۃ، الستر و الساتر، الرابع)

مرد کے لئے سونے کی زنجیر، انگوٹھی اور ہاتھ کی گھڑی استعمال کرنا اگرچہ مختصر وقت (مثلا عقد کے وقت) کے لئے ہی کیوں نہ ہو، حرام ہے اگرچہ زینت کی نیت کے بغیر اور دوسروں کی نظروں سے مخفی کیوں نہ ہو اور احتیاط واجب کی بناپر اس کے ساتھ نماز بھی باطل ہے۔

(رسالہ نماز و روزہ، م90)

63

سونے سے دانتوں کو مضبوط کرنا (مثلا سونے سے بھرنا) بلکہ سونے کی کور چڑھانا یا سونے کا مصنوعی دانت لگانا نماز میں بلکہ نماز کے علاوہ بھی اشکال نہیں ہے لیکن جو دانت دکھائی دیتے ہیں مثلا منہ کے اگلے دانت چنانچہ خوبصورتی اور تزئین کا قصد ہو تو اشکال سے خالی نہیں ہے اور احتیاط واجب کی بناپر اس سے اجتناب کرنا چاہئے۔

(تحریر الوسیلہ، فی الستر و الساتر، م14)

مردوں کا ان موارد میں سونے سے زینت کرنا جہاں پہننا صدق نہیں کرتا ہے، حرام نہیں ہے مثلا سونے کا بٹن یا سونے کے دانت جن پر پہننا صدق نہیں کرتا ہے کوئی اشکال نہیں ہے لیکن سونے کے دستانے، انگوٹھی یا چوڑی جن پر پہننا صدق کرتا ہے، اشکال رکھتا ہے۔

(مکاسب محرمہ، درس 143)

64

نماز پڑھنے والے مرد کا لباس ریشم کا نہیں ہونا چاہئے اور نماز کے علاوہ بھی مرد کے لئے اس کو پہننا حرام ہے اور جس چیز کے ساتھ نماز نہیں ہوسکتی ہے مثلا ازار بند یا ٹوپی بھی احتیاط واجب کی بناپر خالص ریشم کا نہیں ہونا چاہئے۔

(تحریر الوسیلہ، الصلاۃ، الستر و الساتر، الخامس)

نماز پڑھنے والے مرد کا لباس (یہاں تک کہ وہ لباس بھی جس سے شرم گاہ کو چھپایا نہ جائے مثلا گول والی ٹوپی، جوراب وغیرہ بھی) اگر خالص ریشم کا ہو تو اس کے ساتھ نماز باطل ہے اور مرد کے لئے نماز کے علاوہ بھی اس کو پہننا حرام ہے۔

(رسالہ نماز و روزہ، م94)

65

اگر ایسی جگہ نماز پڑھے جس کے غصبی ہونے کے بارے میں نہیں جانتا ہو اور نماز کے بعد پتہ چلے تو نماز صحیح ہے اور اسی طرح اگر ایسی جگہ نماز پڑھے جس کا غصبی ہونا بھول گیا ہو اور نماز کے بعد یاد آئے تو اس کی نماز صحیح ہے مگر یہ کہ خود نے غصب کیا ہو تو اس صورت میں احتیاط واجب کی بناپر اس کی نماز باطل ہے۔

(تحریر الوسیلہ، الصلاۃ، المکان، م1)

اگر ایسی جگہ نماز پڑھے جس کا غصبی ہونا نہیں جانتا ہو یا فراموش کیا ہو تو اس کی نماز صحیح ہے۔

(رسالہ نماز و روزہ، م102)

66

اگر اس پیسے سے کوئی جائیداد خریدے جس کا خمس اور زکات ادا نہیں کی ہے تو اس جائیداد میں تصرف حرام اور اس میں اس کی نماز بھی باطل ہے اور اسی طرح ہے اگر اپنے ذمے خریدے اور خریدتے وقت اس کا قصد یہ ہو کہ اس مال سے قیمت ادا کرے گا جس کا خمس اور زکات نہیں دی ہے۔

(تحریر الوسیلہ، الصلاۃ، المکان، م4 اور توضیح المسائل، م873)

اگر اس پیسے سے کوئی جائیداد خریدے جس کا خمس ادا نہیں کیا ہے تو اس میں نماز صحیح ہے لیکن اس کی ادائیگی میں تاخیر کرنا شرعا جائز نہیں ہے۔

استفتاء، 203)

67

خانہ کعبہ کے اندر اور اس کی چھت پر واجب نماز پڑھنا مکروہ ہے لیکن ناچاری کی حالت میں کوئی مانع نہیں ہے۔

(العروۃ الوثقی، مکان المصلی، حاشیہ م30)

خانہ کعبہ کے اندر واجب نماز بجا لانا مکروہ ہے لیکن احتیاط واجب یہ ہے کہ کعبہ کی چھت پر نماز نہ پڑھے۔

(استفتاء، 210)

68

اگر نماز میں مرد اور عورت برابر ہوں یا عورت مرد سے آگے ہو تو اقوی کی بناپر دونوں کی نماز صحیح ہے لیکن اگر دونوں نے ایک ساتھ نماز شروع کی ہو تو دونوں کے لئے کراہت ہے اور اگر ایک پہلے نماز شروع کرے تو دوسرے کے لئے کراہت ہے اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ مرد اور عورت برابر میں یا عورت مرد سے آگے نہ ہو اور محرم و نامحرم اور بالغ و نابالغ میں کوئی فرق نہیں ہے بلکہ شوہر اور بیوی کے لئے بھی کراہت ہے۔

(تحریر الوسیلہ، الصلاۃ، المکان، م8)

احتیاط واجب کی بناپر مرد اور عورت کے درمیان نماز کی حالت میں (مسجد الحرام کے علاوہ) کم از کم ایک بالشت فاصلہ ہونا چاہئے اور اس صورت میں اگر مرد اور عورت ایک دوسرے کے برابر یا عورت مرد سے آگے کھڑی ہوجائے تو دونوں کی نماز صحیح ہے ، کوئی فرق نہیں کہ مرد و عورت دونوں محرم ہوں یا نامحرم۔

(رسالہ نماز و روزہ، م112)

69

مسجد کا فرش، اندرونی اور بیرونی چھت اور دیوار کا اندرونی حصہ نجس کرنا حرام ہے اور جس کو بھی نجس ہونے کا پتہ چلے فورا نجاست کو برطرف کرنا چاہئے اور احتیاط واجب یہ ہے کہ مسجد کی دیوار کا بیرونی حصہ بھی نجس نہ کرے اور اگر نجس ہوجائے تو نجاست کو برطرف کرنا چاہئے۔

(تحریر الوسیلہ، احکام النجاسات، م1)

مسجد کا فرش، دیواراوراندرونی و بیرونی چھت کو نجس کرنا حرام ہے۔ اگر نجس ہوجائے تو اس کو فوراپاک کرنا واجب ہے۔

(رسالہ نماز و روزہ، م115)

70

ائمہ (علیہم السلام) کےحرم کو نجس کرنا حرام ہے اور نجس ہونے کی صورت میں چنانچہ نجس رہنا بے احترامی شمار ہوجائے تو اس کو پاک کرنا واجب ہے اور احتیاط واجب یہ ہے کہ اگر بے احترامی نہ ہو تو بھی اس کو پاک کرے۔

(تحریر الوسیلہ، احکام النجاسات، م1 و العروۃ الوثقی، النجاسات، احکام المساجد، م20)

ائمہ (علیہم السلام) کے حرم کو نجس کرنا حرام ہے۔ اگر نجس ہوجائے اور اس کا نجاست کی حالت میں رہنا بے حرمتی شمار کیا جائے تو پاک کرنا واجب ہے اور اگر بے حرمتی شمار نہ کیا جائے تو بھی پاک کرنا نیک عمل ہے۔

(رسالہ نماز و روزہ، م117)

71

اگر کسی مسجد کو غصب کرے اور اس کی جگہ گھر وغیر بنائے کہ مسجد نہ کہا جائے تو احتیاط واجب کی بناپر اس کو نجس کرنا حرام اور پاک کرنا واجب ہے۔

(تحریر الوسیلہ، احکام النجاسات، م3)

وہ مسجد جس کو غصب یا توڑدیا گیا ہو اور اس کی جگہ دوسری عمارت بنائی گئی ہو یا متروک ہونے کی وجہ سے مسجد کے آثار مٹ گئے ہوں اور دوبارہ تعمیر کی امید بھی نہ ہو تومعلوم نہیں کہ اس کو نجس کرنا حرام ہو اگرچہ احتیاط مستحب ہے کہ اس کو نجس نہ کریں۔

(رسالہ نماز و روزہ، م122)

72

احتیاط واجب کی بناپر مسجد کو سونے سے زینت نہیں کرنا چاہئے۔

(العروۃ الوثقی، فی بعض احکام المسجد، الاول)

سونے سے مسجد کی زینت کرنا اگر اسراف شمار ہوتاہو تو حرام ہے۔ اس صورت کے علاوہ مکروہ ہے۔

(رسالہ نماز و روزہ، م118)

73

اذان اور اقامت کے درمیان مستحب ہے کہ ایک قدم بڑھائے یا تھوڑی دیر بیٹھ جائے یا سجدہ کرے یا ذکر پڑھے یا دعا پڑھے یا تھوڑی دیر خاموش رہے یا کوئی بات کرے یا دو رکعت نماز پڑھے لیکن نماز فجر کی اذان اور اقامت کے درمیان بات کرنا مستحب نہیں ہے. نماز مغرب کی اذان اور اقامت کے درمیان ثواب کی امید سے نماز پڑھی جائے.

(العروۃ الوثقی، اذان و اقامه، فضل یستحب فیهما امور: العاشر)

مستحب ہے کہ اذان اور اقامت کے درمیان تھوڑی دیر بیٹھ جائے یا سجدہ کرے یا تسبیح پڑھے یا تھوڑی دیر خاموش رہے یا بات کرے یا دو رکعت نماز پڑھے.

(رسالہ نماز و روزہ، م137)

74

اگر نماز کا کوئی حصہ غیر خدا کے لئے بجالائے تو نماز باطل ہے خواہ وہ حصہ واجب ہو مثلا الحمد و سورہ خواہ مستحب ہو مثلا قنوت۔

(توضیح المسائل، م947)

اگر نماز کے بعض اجزا میں ریا کرے تو احتیاط واجب کی بناپر نماز دوبارہ بجالائے.

(رسالہ نماز و روزہ، م145)

نیت کے مسئلے میں مخصوص مسئلہ

4

سوال: کیا مغرب کی نافلہ میں نماز غفیلہ کو شامل کرنا صحیح ہے؟

جواب: ہاں صحیح ہے.

(استفتاء، 109)

75

جو شخص بیٹھ کر نماز نہیں پڑہ سکتا ہے دائیں پہلو پر لیٹ کر نماز پڑھے کہ بدن کا اگلا حصہ قبلے کی طرف ہوجائے.

(تحریر الوسیله، الصلاۃ، القیام، م5)

جو شخص بیٹھ کر نماز پڑھنےکی طاقت نہیں رکھتا ھے لیٹ کر نماز پڑھنا چاھئے اور احتیاط واجب کی بناپر اگر ممکن ہے تو دائیں پہلو پر لیٹ جائے.

(رسالہ نماز و روزہ، م160)

76

جو شخص کسی عذر کی وجہ سے کھڑانہیں ہوسکتا ہے چنانچہ آخری وقت تک عذر برطرف ہونے کا گمان یا احتمال دیتا ہو تو احتیاط واجب کی بناپر تاخیر کرے اگرچہ اول وقت میں نماز پڑھنا جائز ہے مخصوصا اگر عذر برطرف ہونے کا صرف احتمال دیتا ہو.

(العروۃ الوثقی، الصلاۃ، القیام، حاشیه م22)

جو شخص کسی عذر کی وجہ سے کھڑانہ ہوسکتا ہو لیکن احتمال دے کہ نماز کے آخر وقت تک کھڑے ہوکرنماز پڑہ سکے گا تو احتیاط واجب کی بناپر اس وقت تک صبر کرے لیکن کسی عذر کی وجہ سے اول وقت میں بیٹھ کر نماز پڑھے اور آخر وقت تک عذر برطرف نہ ہوتوجو نماز پڑھی ہے وہ صحیح ہے اور دوبارہ پڑھنا ضروری نہیں.

(رسالہ نماز و روزہ، م162)

قیام کے بارے میں مخصوص مسئلہ

4

جو لوگ بیٹھ کر نماز پڑھتے ہیں ذکر (حمد، سورہ اور تسبیحات وغیرہ) پڑھنےکے دوران کسی چیز سے ٹیک لگانا محل اشکال ہے البتہ رکوع کی حالت میں اپنے ہاتھ سے ٹیک لگاسکتے ہیں.

(استفتاء، 108)

جو شخص معذور ہے اور بیٹھ کر نماز پڑھتا ہے اگر آئندہ ٹھیک ہونے سے ناامید ہوجائے اور اسی حالت میں قضا ہونے والی نمازیں پڑھے چنانچہ بعد میں ٹھیک ہوجائے تو جو نمازیں بیٹھ کر پڑھی ہیں ان کی دوبارہ قضا بجالائے.

(استفتاء، 110)

77

واجب نمازوں کی پہلی اور دوسری رکعتوں میں سورہ حمد اور اس کے بعد ایک مکمل سورہ پڑھنا واجب ہے.

(تحریر الوسیله، الصلاۃ، القرائۃ، م1)

یومیہ واجب نمازوں کی پہلی اور دوسری رکعتوں میں پہلے سورہ حمد اور اس کے بعد احتیاط واجب کی بناپر ایک مکمل سورہ پڑھنا چاہیے.

(رسالہ نماز و روزہ، م172)

78

"بسم اللہ الرحمن الرحیم" پڑھتے وقت سورہ معین کرنا واجب ہے اور اگر کوئی سورہ مشخص کرے اور "بسم اللہ" پڑھے اس کے بعد اس سورے کو چھوڑدے تو دوسرا سورہ پڑھتے وقت دوبارہ "بسم اللہ" پڑھے.

(تحریر الوسیله، الصلاۃ، القرائۃ، م7)

سوال: کوئی شخص عادت کے مطابق سورہ فاتحہ کے بعد سورہ اخلاص پڑھنےکے قصد کے ساتھ "بسم اللہ الرحمن الرحیم "پڑھے لیکن سھوا سورے کو مشخص نہ کرے تو کیا شروع سے کسی معین سورے کا قصد کرے اس کے بعد "بسم اللہ الرحمن الرحیم" پڑھے؟

جواب: "بسم اللہ الرحمن الرحیم" کو تکرار کرنا واجب نہیں ہے بلکہ کوئی بھی سورہ پڑھنےکے لئے اسی پر اکتفا کرسکتا ہے.

(اجوبۃ الاستفتائات، س466)

79

اگر حمد کے بعد سورہ "قل ھو اللہ احد" یا سورہ "قل یا ایھا الکافرون" پڑھنےمیں مشغول ہوجائے تو اس کو چھوڑ کر دوسرا سورہ نہیں پڑھ سکتا ہے لیکن نماز جمعہ اور جمعہ کے دن نماز ظھر میں اگر فراموشی سے سورہ جمعہ اور منافقین کے بجائے ان دونوں میں سے کوئی سورہ پڑھے تو جب تک نصف تک نہ پہنچا ہو اس کو چھوڑ کر سورہ جمعہ اور منافقین پڑھ سکتا ہے.

(تحریر الوسیله، الصلاۃ، قرائۃ، م8)

اگر کوئی شخص "الحمد" کے بعد سورہ ' قل ھو اللہ احد' یا 'قل یاایھا الکافرون' شروع کرے تو اس کو چھوڑ کر دوسرا سورہ نہیں پڑھ سکتا لیکن نماز جمعہ میں اگر سورہ جمعہ یا منافقین کے بجائے بھول کر ان دونوں سوروں میں سے کسی ایک کو پڑھے تو اس کو چھوڑ کر سورہ جمعہ اور منافقین پڑھ سکتا ہے.

(رسالہ نماز و روزہ، م180)

80

عورت نماز فجر، مغرب اور عشاء میں حمد اور سورہ بلند آواز سے یا آھستہ پڑھ سکتی ہے لیکن اگر نامحرم اس کی آواز سنے تو احتیاط واجب کی بناپر آھستہ پڑھنا چاہیے.

(العروۃ الوثقی، الصلاۃ، فی احکام القرائۃ، م25)

عورت نماز فجر، مغرب اور عشاء میں حمد اور سورہ بلند آواز سے یا آھستہ پڑھ سکتی ہے لیکن اگر نامحرم اس کی آواز سنے تو بہتر ہے کہ آہستہ پڑھے.

(رسالہ نماز و روزہ، م191)

81

واجب نماز میں واجب سجدہ والے سورے پڑھنا جائز نہیں ہے اور اگر غلطی سے واجب سجدہ والا سورہ پڑھنےمیں مشغول ہوجائے، چنانچہ سجدہ والی آیت پر پہنچنے سے پہلے پتہ چلے تو اس سورے کو چھوڑنا چاہیے اور دوسرا سورہ پڑھے اور اگر سجدہ والی آیت پڑھنےکے بعد پتہ چلے تو نماز کے دوران اشارے سے سجدہ بجالائے اور اسی سورے پر اکتفا کرے.

(تحریر الوسیله، الصلاۃ، القرائۃ، م4)

واجب نماز میں ان سوروں کو پڑھنا جائز نہیں کہ جن میں واجب سجدے ہیں. اگر عمدا یا بھول کر ان سوروں میں سے کسی کو پڑھے اور سجدے والی آیت

پر پہنچ جائے تو احتیاط واجب کی بناپر سجدہ تلاوت بجالائے اور کھڑاہوجائے اور اگر سورہ ختم نہیں ہوا ہے تو اس کو آخر تک پہنچائے اور نماز ختم کرے اور اس کے بعد نماز کو دوبارہ پڑھے۔ اگر سجدے والی آیت پر پہنچنے سے پہلے متوجہ ہوجائے تو احتیاط واجب یہ ہے کہ سورہ کو ترک کردے اور دوسرا سورہ پڑھے اور بعد میں نماز دوبارہ پڑھے۔

(رسالہ نماز و روزہ، م178)

82

اگر تیسری یا چوتھی رکعت کے رکوع میں یا رکوع میں جانے کے دوران شک کرے کہ حمد یا تسبیحات پڑھی ہے یا نہیں تو اپنے شک پر اعتنا نہ کرے۔

(توضیح المسائل، م1015)

اگر تیسری اور چوتھی رکعت کے رکوع میں شک کرے کہ الحمد یا تسبیحات پڑھی ہے یا نہیں تو اپنے شک کی پروا نہ کرے لیکن اگر رکوع میں جاتے وقت جبکہ رکوع کی حد تک نہ پہنچا ہو اور شک کرے تو احتیاط واجب کی بناپر واپس پلٹ جائے اورسورہ الحمد یا تسبیحات پڑھے۔

(رسالہ نماز و روزہ، م189)

83

اگر (کئی مرتبہ نماز کے اذکار پڑھنا) وسواس کی حد تک پہنچا ہو اور دوبارہ پڑھے تو احتیاط واجب کی بناپر نماز کو دوبارہ پڑھے۔

(توضیح المسائل، م1016)

اگر چنانچہ وسواس گناہ کا باعث بنے مثلا نماز کو باطل کرے تو اس جہت سے حرام ہے مثلا کوئی شخص سو مرتبہ "ایاک نعبد" پڑھے جس سے موالات ٹوٹ جائے تو نماز باطل کردے گا۔

(درس خارج نماز جماعت، نشست 8)

84

اگر رکوع کی حد تک جھک جائے لیکن ہاتھوں کو زانو پر نہ رکھے تو کوئی اشکال نہیں ہے اگرچہ مناسب ہے کہ ہاتھوں کو زانو پر رکھنے میں احتیاط کرے.

(العروۃ الوثقی، الصلاۃ، الرکوع، حاشیہ م1)

احتیاط واجب یہ ہے کہ رکوع کی حالت میں ہاتھوں کو زانو پر رکھا جائے۔

(رسالہ نماز و روزہ، م213)

85

اگر رکوع کا ذکر پڑھنےکے دوران بے اختیارتھوڑاحرکت کرے کہ بدن سکون کی حالت سے خارج ہوجائے تو بدن ساکن ہونے کے بعد احتیاط واجب کی بناپر دوبارہ ذکر پڑھے۔

(العروۃ الوثقی، الصلاۃ، الرکوع، حاشیہ م21)

اگر رکوع کا واجب ذکر پڑھتے ہوئے بے اختیار بدن حرکت کرے جس سے واجب طمانینت (بدن کا ساکن ہونا) ختم ہوجائے تو بدن ساکن ہونے کے بعد واجب ذکر دوبارہ پڑھے.

(رسالہ نماز و روزہ، م226)

86

انسان رکوع میں کوئی بھی ذکر پڑھے کافی ہے لیکن احتیاط واجب یہ ہے کہ تین مرتبہ "سبحان اللہ" یا ایک مرتبہ "سُبْحانَ رَبِّیَ العَظیم وَ بِحَمْدِہِ" پڑھے۔

(تحریر الوسیلہ، الصلاۃ، الرکوع، م7)

رکوع میں ذکر پڑھنا ضروری ہے. رکوع کا واجب ذکر ایک دفعہ "سُبْحانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ وَ بِحَمْدِہِ" یا تین دفعہ "سُبْحانَ اللّٰہِ" ہے. اگر اس کے بجائے (سجدے کے مخصوص ذکر کے علاوہ) کوئی دوسرا ذکر مثلاً ا"لْحَمْدُ لِلّٰہِ" اور ا"للّٰہُ اَکبَرْ" وغیرہ اسی مقدار میں پڑھے تو کافی ہے.

(رسالہ نماز و روزہ، م221)

87

نماز میں آنکھوں کو بند کرنا مکروہ ہے۔

(العروۃ الوثقی، فصل فی المکروھات فی الصلاۃ)

نماز میں آنکھوں کو بند کرنا کوئی اشکال نہیں رکھتا ہے اور نماز کو باطل نہیں کرتا ہے اگرچہ رکوع کے علاوہ میں مکروہ ہے.

(رسالہ نماز و روزہ، م339)

88

اگر رکوع کو فراموش کرے اور پہلے سجدے میں جانے کے بعد یا پہلے سجدے سے سر اٹھانے کے بعد یاد آئے تو احتیاط واجب کی بناپر کھڑے ہوجائے اور رکوع بجالائے اور نماز ختم کرے اور دوبارہ پڑھے.

(تحریر الوسیلہ، الصلاۃ، الرکوع، م5)

اگر پہلے سجدے کی حالت میں یا اس کے بعد اور دوسرے سجدے میں جانے سے پہلے یاد آئے کہ رکوع نہیں کیا ہے تو کھڑاہوجائے اور کھڑاہونے کے بعد رکوع کرے اور اس کے بعد دو سجدے بجالائے اور نماز ختم کرے اور نماز کے بعد احتیاط مستحب کی بناپر سجدہ زیادہ ہونے کی وجہ سے دو سجدہ سھو بجالائے.

(رسالہ نماز و روزہ، م233)

89

نماز پڑھنےوالے کو چاہیے کہ واجب اور مستحب نمازوں کی ہر رکعت میں رکوع کے بعد دو سجدے بجالائے اور سجدہ یہ ہے کہ پیشانی، دونوں ہتھیلیوں اور دونوں گھٹنوں اور احتیاط واجب کی بناپر پاوں کے دونوں انگوٹھوں کی نوک کو زمین پر رکھے.

(تحریر الوسیلہ، الصلاۃ، السجود، مسئلہ1 سے ماخوذ)

سجدے میں پیشانی کے علاوہ دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیوں، دونوں گٹھنوں اور دونوں پاوں کے انگوٹھوں کی نوک کو زمین پر رکھا جائے.

(رسالہ نماز و روزہ، م237)

90

نماز پڑھنےوالے کی پیشانی کی جگہ اس کے زانو کی جگہ سے چار ملی ہوئی انگلیوں سے زیادہ بلند یا پست نہیں ہونا چاہیے بلکہ احتیاط واجب یہ ہے کہ اس کی پیشانی کی جگہ انگلیوں کی جگہ سے چار ملی ہوئی انگلیوں سے زیادہ بلند یا پست نہیں ہونا چاہیے.

(تحریر الوسیلہ، الصلاۃ، السجود، م2و 3)

سجدے کی حالت میں پیشانی کی جگہ زانو اور پاوں کی انگلیوں سے چار ملی ہوئی انگلیوں سے زیادہ بلند یا پست نہیں ہونا چاہیے.

(رسالہ نماز و روزہ، م258)

91

سجدے میں کوئی بھی ذکر کافی ہے لیکن احتیاط واجب یہ ہے که ذکر کی مقدار تین مرتبہ "سبحان اللہ "یا ایک مرتبہ "سبحان ربی الاعلی و بحمدہ" سے کمتر نہیں ہونا چاہیے.

(تحریر الوسیلہ، الصلاۃ، السجود، م2)

سجدے کا واجب ذکر ایک دفعہ "سُبْحانَ رَبِّیَ الاعْلی وَ بِحَمْدِہِ" یا تین دفعہ "سُبْحانَ اللّٰہِ" پڑھنا ہے اور اگر اس کے بجائے (رکوع کے مخصوص ذکر کے علاوہ کوئی اور ذکر مثلا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ وغیرہ اسی مقدار میں پڑھے تو کافی ہے.

(رسالہ نماز و روزہ، م243)

92

انسان رکوع میں کوئی بھی ذکر پڑھے کافی ہے لیکن احتیاط واجب یہ ہے کہ تین مرتبہ "سبحان اللہ" یا ایک مرتبہ "سُبْحانَ رَبِّیَ العَظیمِ وَ بِحَمْدِہِ" سے کمتر نہ ہو اور سجدے میں کوئی بھی ذکر کافی ہے لیکن احتیاط واجب یہ ہے کہ ذکر کی مقدار تین مرتبہ "سبحان اللہ" یا ایک مرتبہ "سبحان ربی الاعلی و بحمدہ" سے کمتر نہیں ہونا چاہیے.

(تحریر الوسیلہ، الصلاۃ، الرکوع، م7 و السجود، م2)

اگر رکوع کے ذکر کے بجائے سجدے کا ذکر اور سجدے کے ذکر کے بجائے رکوع کا ذکر پڑھے تو چنانچہ ایسا سھواَ ہو تو کوئی اشکال نہیں ہے اسی طرح ہے اگر عمداَ اور مطلق ذکر خدا کی نیت سے پڑھے تو نماز صحیح ہے لیکن ضروری ہے کہ اس کے مخصوص ذکر کو بھی پڑھے.

(رسالہ نماز و روزہ، م244)

93

اگر انسان کیچڑ والی زمین پر نماز پڑھنےپر مجبور ہوجائے تو قیام کی حالت میں سجدے کے لئے سر سے اشارہ کرے اور تشھد کو کھڑے ہوکر پڑھے.

(تحریر الوسیلہ، مکان المصلی، م12)

اگر کیچڑ والی زمین پر نماز پڑھے چنانچہ بدن اور لباس کا آلودہ ہونا مشقت کا باعث ہو تو کھڑے ہوکر سجدہ کے لئے سر سے اشارہ کرسکتا ہے اور تشھد کو کھڑے ہوکر پڑھ سکتا ہے.

(استفتاء، 309)

94

اگر بے اختیار پیشانی سجدے کی جگہ سے اٹھ جائے چنانچہ ممکن ہے تو سجدے میں جانے سے روکے اور یہ ایک سجدہ شمار ہوگا خواہ سجدے کا ذکر پڑھا ہو یا نہ پڑھا ہو اور اگر نہ روک سکے اور بے اختیار دوبارہ سجدے میں جائے تو دونوں ملاکر ایک سجدہ شمار ہوگا اور اگر ذکر نہیں پڑھا ہے تو پڑھے۔

(تحریر الوسیله، السجود، م7)

اگر سجدے کے دوران پیشانی سجدہ گاہ سے لگ جائے اور بے اختیار زمین سے بلند ہوجائے تو دوبارہ پیشانی کو زمین پر رکھے اور سجدے کا ذکر پڑھے اور دونوں ملاکر ایک سجدہ شمار ہوگا۔

(رسالہ نماز و روزہ، م253)

95

معدنی اشیاء مثلا سونا، چاندی، عقیق اور فیروزہ وغیرہ پر سجدہ کرنا باطل ہے لیکن سنگ مرمر اور سیاہ پتھر جیسے معدنی پتھروں پر سجدہ کرنا کوئی اشکال نہیں رکھتا۔

(العروۃ الوثقی، مسجد الجبهه من مکان المصلی)

سنگ مرمر اور وہ پتھر جو عمارت بنانے یا اس کی زینت کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں اسی طرح عقیق، فیروزہ اور دُر وغیرہ پر سجدہ کرنا صحیح ہے اگرچہ احتیاط مستحب یہ ہے کہ آخری قسم (عقیق، فیروزہ اور در وغیرہ) پر سجدہ نہ کرے۔

(رسالہ نماز و روزہ، م266)

96

چائے اور قہوہ کے پتے پر سجدہ کرنا جائز نہیں ہے۔

(العروۃ الوثقی، الصلاۃ، مسجد الجبهه من مکان المصلی، م6)

چائے کے سبز پتے پر سجدہ کرنا احتیاط واجب کی بناپر صحیح نہیں ہے لیکن قہوہ کے درخت کے پتے پر کہ جو خود خوراک کے طور پر استعمال نہیں ہوتا، سجدہ صحیح ہے۔

(رسالہ نماز و روزہ، م269)

97

زمین پر اگنے والی دوائیاں جو کھائی جاتی ہیں مثلا گل بنفشہ اور گل گل زبان پر سجدہ صحیح نہیں ہے۔

(توضیح المسائل، م1079)

زمین پر اگنے والی طبی جڑی بوٹیاں جو فقط بیماریوں کے علاج کے لئے استعمال کی جاتی ہیں مثلا ختمی کے پھول اور بنفشہ کے پھول پر سجدہ صحیح ہے۔

(رسالہ نماز و روزہ، م270)

98

اگر کاغذ کو ایسی چیز سے بنایا گیا ہو جس پر سجدہ صحیح ہے مثلا تنکا تو اس پر سجدہ کرسکتے ہیں اور کپاس وغیرہ سے بنائے گئے کاغذ پر سجدہ کرنے میں کوئی اشکال نہیں ہے۔

(توضیح المسائل، م1028)

لکڑی اور گھاس (پٹ سن اور روئی کے علاوہ) سے تیارہ شدہ کاغذ پر سجدہ صحیح ہے۔

(رسالہ نماز و روزہ، م272)

99

اگر ایسی چیز نہ ہو جس پر سجدہ صحیح ہے یا زیادہ سردی یا گرمی (یا تقیہ) وغیرہ کی وجہ سے اس پر سجدہ کرنا ممکن نہ ہو تو چنانچہ روئی یا پٹ سن کا لباس ہے تو اس پر سجدہ کرے اور کسی اور جنس سے ہو تو اسی لباس پر سجدہ کرے اور وہ بھی نہ ہو تو اپنے ہاتھ کی پشت پراور چنانچہ یہ بھی ممکن

نہ ہو تو معدنی اشیاء مثلا عقیق کی انگوٹھی پر سجدہ کرے۔

(تحریر الوسیلہ، مکان المصلی، م13)

اگر ایسی چیز نہ ہو جس پر سجدہ صحیح ہے یا سردی اور گرمی وغیرہ کی وجہ سے اس پر سجدہ کرنا ممکن نہ ہو چنانچہ روئی یا پٹ سن سے تیار شدہ لباس یا روئی اور پٹ سن سے تیار شدہ کوئی اور چیز ہو تو اس پر سجدہ کرے اور احتیاط واجب یہ ہے کہ جب تک روئی اور پٹ سن سے تیارشدہ لباس ممکن ہو تو دوسری چیز (یعنی اس جنس سے تیار شدہ لباس کے علاوہ) پر سجدہ نہ کرے اور ایسی اشیاء اختیار میں نہ ہوں تو احتیاط واجب کی بناپر ہاتھ کی پشت پر سجدہ کرے۔

(رسالہ نماز و روزہ، م273)

100

اگر پہلے سجدے کے دوران سجدہ گاہ پیشانی سے چپک جائے اور سجدہ گاہ کو جدا کئے بغیر دوبارہ سجدے میں جائے تو اشکال ہے بلکہ نماز باطل ہے اور دوبارہ پڑھے۔

(توضیح المسائل، م1086)

اگر پہلے سجدے کے دوران سجدہ گاہ پیشانی سے چپک جائے تو دوسرے سجدے کے لئے سجدہ گاہ کو پیشانی سے جدا کرے اور اگر سجدہ گاہ کو پیشانی سے جدا نہ کرے اور اسی حالت میں دوسرے سجدے میں جائے تو اشکال ہے۔

(رسالہ نماز و روزہ، م276)

101

اگر گرامافون جیسے آلات سے سجدے والی آیت سنے تو سجدہ کرنا لازم نہیں ہے لیکن اگر براہ راست آواز نشر کرنے والے آلے سے سنے تو سجدہ کرنا واجب ہے۔

(توضیح المسائل، م1096)

اگر ریڈیو، ٹی وی سے یا ٹیپ ریکارڈر وغیرہ سے نشر ہونے والی آیت سجدہ کو سنے تو سجدہ واجب ہے۔

(رسالہ نماز و روزہ، م284)

102

قرآن کے واجب سجدے میں کھانے اور پہننے والی چیزوں پر سجدہ نہیں کیا جاسکتا ہے۔

(تحریر الوسیلہ، الصلاۃ، سجدۃ التلاوۃ، م6)

قرآن کے واجب سجدے میں ان چیزوں پر سجدہ کرے جن پر نماز میں سجدہ کیا جاسکتا ہے۔

(رسالہ نماز و روزہ، م286)

سجدہ کے بارے میں مخصوص مسئلہ

مجبور افراد جو سجدہ کے لئے کرسی پر بیٹھ کر کسی میز پر سجدہ کرتے ہیں ان کے لئے یہی عمل سجدہ شمار ہوگا اور ضروری ہے کہ ہاتھوں کی ہتھیلی کو میز پر اور پاوں کے انگوٹھے کی نوک کو زمین پررکھیں۔

(استفتاء، 16)

103

اگر عمدا پورا بدن پشت بقبلہ کرے یا قبلے سے دائیں طرف یا بائیں یا حتی کہ دائیں اور بائیں طرف کے درمیان اس طرح پھیرے کہ روبہ بقبلہ ہونے سے خارج ہوجائے تو نماز باطل ہوتی ہے بلکہ پورے بدن کو اس طرح پھیرے کہ مشرق و مغرب کے درمیان سے خارج ہوجائے تو حتی که سهوا یا جبری وغیرہ ایسا کرے تو بھی نماز باطل ہوتی ہے۔

(تحریر الوسیله، مبطلات الصلاۃ، الثالث)

اگر جان بوجھ کر قبلے سے اس حد تک اپنا بدن یا رخ پھیرے کہ دائیں اور بائیں طرف آسانی سے دیکھ سکتا ہو تو نماز باطل ہے اور اگر بھول کربھی ایسا کرے تو احتیاط واجب کی بناپر نماز باطل ہے۔

(رسالہ نماز و روزہ، م325)

104

اگر سلام کرنے والا "علیکم" کے بغیر کہے: "سلام" تو نماز کی حالت میں جواب میں: "سلام" کہے اور علیکم کو نیت میں رکھے یا کہے: "سلام علیکم"

(العروۃ الوثقی، مبطلات الصلاۃ، م22)

نماز پڑھنےوالے کو سلام کرتے ہوئے "سلام علیکم" کے بجائے فقط "سلام" کہے تو اگر عرفی طور پر اسے تحیت و سلام کہا جاتا ہو تو جواب دینا واجب ہے اور احتیاط کی بناپر اسی طرح جواب دے جو بیان ہوچکا ھے (یعنی اس طرح جواب دے کہ "سلام" پہلے کہے مثلا کہے: "سلام علیکم" یا "السلام علیکم"

(رسالہ نماز و روزہ، م333)

105

نماز میں کھاനااور پینا اگرچہ احتیاط واجب کی بناپر کم ہی کیوں نہ ہو، نماز کو باطل کرتا ہے لیکن غذا وغیرہ کے ذرات کو جو منہ یا دانتوں میں باقی رہتے ہیں، نگلنے میں کوئی اشکال نہیں ہے البتہ احتیاط یہ ہے کہ ان کو بھی نہ نگلے اور احتیاط واجب یہ ہے کہ مٹھائی کو منہ میں رکھنے سے اجتناب کرے جو آہستہ آہستہ پگھل کر گلے میں چلی جاتی ہے (اگرچہ کم ہی کیوں نہ ہو) حتی کہ نماز کی شکل ختم نہ کرے اور موالات سے منافات بھی نہیں رکھتا ہو۔

(تحریر الوسیلہ، مبطلات الصلاۃ، ثامنها)

نماز کی حالت میں کھانااور پینا نماز کو باطل کرتا ہے خواہ کم ہو یا زیادہ لیکن منہ کے اطراف میں باقی بچ جانے والی غذا کے ذرات کو نگلنا یا ذرا سی قند یا شکر کو چوسنا نماز باطل ہونے کا باعث نہیں ہے۔ اسی طرح اگر سهواً یا فراموشی سے کوئی چیزکھائے یا پیئے تو نماز باطل نہیں ہوتی ہےبشرطیکہ نماز کی شکل سے خارج نہ ہو۔

(رسالہ نماز و روزہ، م341)

106

اگر تکفیر (نماز کی حالت میں ہاتھوں کو بدن کے اگلے حصے پر ایک دوسرے پر رکھنا) عمدا انجام دے تو اقوی کی بناپر نماز کو باطل کرتا ہے لیکن اگر سهوا ہو تو نماز باطل نہیں ہوتی ہے اگرچہ اس کو تکرار کرنا احتیاط کے موافق ہے اور تقیہ کی حالت میں کوئی اشکال نہیں ہے۔

(تحریر الوسیلہ، مبطلات الصلاۃ، ثامنها)

نماز کی حالت میں سینے پر ہاتھ رکھ کر کھڑاہونا (بدن کے اگلے حصے پر دونوں ہاتھوں کو ایک دوسرے پر رکھنا) اگر اس نیت سے ہو کہ یہ عمل نماز کا جزء ہے تو نماز باطل کردیتا ہے اور احتیاط واجب یہ ہے که اس نیت کے بغیر بھی اس عمل کو انجام نہ دے۔

(رسالہ نماز و روزہ، م343)

اگر نماز باطل کرنے والے شکیات میں سے ایک پیش آئے تو نماز کو نہیں توڑ سکتا لیکن اگر تھوڑی دیر غور و فکر کرے اور شک باقی رہے تو نماز توڑنے میں کوئی مانع نہیں ہے.

(توضیح المسائل، م1166)

اگر نماز پڑھنےوالے کو ایسا شک ہوجائے جو نماز کو باطل کرتا ہے تو احتیاط کی بناپر نماز کو فوراً نہیں توڑ سکتا ہے بلکه تھوڑی دیر غور وفکر کرے تاکہ اس کا شک مستحکم ہوجائے (یعنی کسی ایک طرف یقین یا گمان پیدا نہ ہو) اس وقت نماز توڑ سکتا ہے.

(رسالہ نماز و روزہ، م363)

108

تین چیزوں کے لئے نماز کے سلام کے بعد انسان کو چاہیے که دو سجده سهو (اس دستور کے مطابق جو بیان کیا جائے گا) بجالائے ؛

اول: نماز کے درمیان سهوا بات کرے

دوم: ایک سجده فراموش کرے

سوم: چار رکعتی نماز میں دوسرے سجدے کے بعد شک کرے کہ چار رکعتیں پڑھی ہیں یا پانچ رکعتیں

اور دو موارد میں احتیاط واجب یہ ہے کہ سجده سهو بجالائے ؛

اول: جس جگہ سلام نہیں پڑھنا چاہیے تھا مثلا پہلی رکعت میں سهوا سلام پڑھے

دوم: تشهد فراموش کرے

(تحریر الوسیله، الصلاة، سجود السهو، م1)

نماز پڑھنےوالے کو چاہیے کہ تین مواقع پر سلام کے بعد دو سجدہ سہو (اس طریقے کے مطابق جو بیان کیا جائے گا) بجالائے:

1. نماز کے دوران بھول کر بات کرے.

2. چار رکعتی نماز میں دوسرے سجدے کے بعد شک کرے کہ چار رکعتیں پڑھی ہیں یا پانچ.

3. تشہد فراموش کرے.

دو صورتوں میں احتیاط واجب کی بناپر دو سجدہ سہو بجالائے:

4. ایک سجدہ فراموش کرے.

5. جہاں سلام نہیں پڑھنا چاہیے وہاں بھولے سے سلام پڑھ لے.

(رسالہ نماز و روزہ، م388)

109

سجده سهو کا طریقه یہ ہے کہ نماز کے سلام کے بعد فورا سجده سهو کی نیت کرے اور پیشانی کو ایسی چیز پر رکھے جس پر سجده صحیح ہو اور احتیاط یہ ہے کہ دونوں سجده سهو میں اس مخصوص ذکر کو پڑھے: «بِسمِ اللهِ وَ بِاللهِ و صَلَّی اللهُ عَلی مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمّد» یا پڑھے: «بِسمِ اللهِ وَ بِاللهِ اللّهمَّ صَلِّ عَلی مُحَمَّدٍ و آلِ مُحَمَّد» یا پڑھے: «بِسمِ الله و بِالله السّلامُ عَلَیکَ ایُّها النَّبیُّ وَ رَحمَةَ اللهِ وَ بَرَکاته». احتیاط یہ ہے کہ آخری ذکر کو اختیار کرے لیکن ذکر کا واجب نہ ہونا حتی کہ اس کا مخصوص ذکر کا واجب نہ ہونا قوت سے خالی نہیں ہے اور واجب ہے کہ (دونوں سجده سهو میں سے) آخری سجدے کے بعد تشهد اور سلام پڑھے. واجب تشهد وہی معروف تشهد ہے جو نماز میں ہے اور واجب سلام "السلام علیکم" ہے.

(تحریر الوسیله، الصلاة، سجود السهو، م5)

سجدہ سہو کرنے کے لئے نماز کے سلام کے فورا بعد سجدہ سہو کی نیت سے پیشانی کو ایسی چیز پر رکھے جس پر سجدہ صحیح ہو اور احتیاط کی بناپر کہے" بسم اللہ و باللہ، السلام علیک ایها النّبیُّ و رحمۃ اللہ و برکاتہ" اس کے بعد سجدے سے سر اٹھائے اور دوبارہ سجدے میں جائے اور اسی ذکر کو تکرار کرے. اس کے بعد تشہد اور سلام پڑھے.

(رسالہ نماز و روزہ، م398)

110

مسافت شرعی کہ جس کی وجہ سے نماز قصر ہوتی ہے، 22.5کلومیٹر ہے جو چار شرعی فرسخ کے برابر ہے۔ (یعنی آٹھ فرسخ تقریبا 45 کلومیٹر ہوتے ہیں)

(استفتائات، ج2، س1856)

شرعی مسافت (آٹھ فرسخ) جس سے نماز قصر ہوتی ہے، (اطمینان بخش تحقیق کے مطابق) 41 کلومیٹر کے برابر ہوتی ہے۔

(رسالہ نماز و روزہ، م410)

111

بڑے شہروں میں شرعی مسافت کی ابتدا گھر سے ہوجاتی ہے۔

(تحریر الوسیله، صلاة المسافر، فی شرائط القصر، م4)

مسافت شرعی کو حساب کرنے کا معیار جس شہر سے سفر شروع کررہا ہے اس کے آخر سے لے کر جس شہر کی طرف سفر کررہا ہے اس کی ابتدا تک کا فاصلہ ہے خواہ بڑا شہر ہو یا نہ ہو۔

(رسالہ نماز و روزہ، م411)

112

اگر ایک عادل انسان خبر دے کہ سفر آٹھ فرسخ ہے تو احتیاط واجب کی بناپر نماز قصر اور پوری دونوں پڑھے اور روزہ رکھے اور اس کی قضا بھی بجالائے۔

(تحریر الوسیله، فی شرائط القصر، م6)

شرعی مسافت (اور دوسرے موضوعات) میں ایک عادل خبر دے چنانچہ اس کی خبر یقین یا اطمینان کا باعث نہ ہو تو اس کے مطابق عمل نہیں کرسکتا اور نماز پوری پڑھے۔

(نماز مسافر جامع، م23)

113

اگر انسان اس خیال سے کہ منزل تک مسافت شرعی پوری نہیں اور نماز پوری پڑھے اس کے بعد معلوم ہوجائے کہ مسافت پوری تھی اگر وقت کے اندر ہوتو اقوی کی بناپر واجب ہے کہ دوبارہ پڑھے اور وقت گزرنے کے بعد احتیاط کی بناپر قضا کرے۔

(تحریر الوسیله، صلاة المسافر، فی شرائط القصر، م7)

اگر کسی شخص کا خیال یہ ہو کہ سفر آٹھ فرسخ نہیں ہے اور نماز پوری پڑھے اور بعد میں معلوم ہو کہ مسافت پوری تھی تو وقت کے اندر ہونے کی صورت میں نماز کو قصر کرکے دوبارہ پڑھے اور وقت کے بعد ہوتو قضا کرے۔

(رسالہ نماز و روزہ، م428)

114

دائرے کی شکل والی مسافت میں سفر کے آغاز سے اس کے مدمقابل دائرے (نصف دائرہ) تک پہنچنے تک جانا شمار ہوگا پس اگر دائرے کی شکل والی مسافت میں مدمقابل (نصف دائرہ) تک چار فرسخ ہوجائے تو نماز قصر ہے اگرچہ مسافر کا کام اس نقطے (نصف دائرہ) تک پہنچنے سے پہلے ہو اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ اگر مدمقابل دائرے تک پہنچنے سے پہلے کام ہو تو قصر بھی پڑھے اور پوری بھی۔

(تحریر الوسیله، صلاة المسافر، فی شرائط القصر، م8)

اگر حد ترخص سے نکلنے کے بعد اورشہر کے باہر چکر لگانے سے شرعی مسافت پوری ہوجائے چنانچہ اس راستے میں کوئی مخصوص منزل نہ ہو بلکہ فقط راستہ طے کرنا مقصد ہو مثلاً سڑک کی نگرانی کے لئے یا اپنی گاڑی کے پانی کا نظام ٹھیک کرنے کے لئے بیرون شہر چکر لگائے تو یک طرفہ مسافت شمار ہوگی اور نماز قصر ہوگی۔

گذشتہ مسئلے میں اگر راستے میں مخصوص منزل ہو مثلا دائرے کی شکل میں سفر کے دوران کسی دیہات میں جانا چاہے یا واپسی کے دوران اسی راستے

کو انتخاب نہ کرے بلکہ دائرے کی شکل میں سفر جاری رکھے تو دو طرفہ مسافت شمار ہوگی اور چنانچہ اس منزل (دیہات) تک فاصلہ چار فرسخ اور رفت و آمد مجموعی طور پر آٹھ فرسخ یا فقط واپسی کی مسافت اسی مقدار میں ہوتو شروع سے نماز قصر ہوگی.

(نماز مسافر جامع، م19 و 20)

115

جو شخص کسی دوسرے کے اختیار میں سفر کرتا ہے چنانچہ علم یا گمان رکھتا ہو کہ چار فرسخ تک پہنچنے سے پہلے اس سے جدا ہوگا تو نماز پوری پڑھے لیکن اگر جدا ہونے میں شک ہو توقصر پڑھے.

(العروۃ الوثقی، فی شرائط القصر، م18)

اگر تابع شخص متبوع سے جدا ہونے والے کا قصد نہیں رکھتا ہے لیکن علم یا اطمینان رکھتا ہے کہ چار فرسخ تک پہنچنے سے کوئی مانع پیش آئے گا جس کی وجہ سے سفر جاری نہیں رکھ سکے گا تو اس صورت میں مسافت کا قصد نہیں ہوا اور نماز پوری ہوگی لیکن اگر جدا ہونے کے بارے میں گمان یا شک ہو تو قصد ہوا ہے اور نماز قصر ہے۔

(نماز مسافر جامع، م60)

116

نماز قصر ہونے کی تیسری شرط مسافت کے قصد پر برقرار رہنا ہے بنابراین اگر چار فرسخ تک پہنچنے سے پہلے قصد سے پھر جائے یا تردید کا شکار ہوجائے تو نماز پوری پڑھنا چاہیے اور جو نماز قصر پڑھی ہے اس کو دوبارہ پڑھنا ضروری نہیں نہ وقت کے اندر اور نہ وقت گزرنے کے بعد.

(تحریر الوسیلہ، صلاۃ المسافر، فی شرائط القصر، الثالث)

جو شخص مسافت شرعی کا قصد کرکے سفر شروع کرے اور حدترخص سے گزرجانے کے بعد اپنی نماز قصر پڑھی ہو چنانچہ اگر چار فرسخ تک پہنچنے سے پہلے اپنے ارادے سے پھر جائے یا دس دن قیام کا ارادہ کرے تو جو نمازیں قصر کرکے پڑھی ہیں، احتیاط واجب کی بناپر وقت کے اندر دوبارہ پوری پڑھے اور وقت کے بعد قضا کرے۔

(رسالہ نماز و روزہ، م448)

117

اگر چار فرسخ تک پہنچنے سے پہلے سفر جاری رکھنے یا نہ رکھنے میں تردید کا شکار ہوجائے اور تردید کی حالت میں کچھ راستہ طے کرے اس کے بعد سفر کو جاری رکھنے کا مصمم ارادہ کرے چنانچہ باقی راستہ (خواہ دوطرفہ ہی کیوں نہ ہو) آٹھ فرسخ ہو تو نماز قصر پڑھے لیکن تردید کا شکار ہونے سے پہلے اور بعد والا راستہ ملاکر آٹھ فرسخ ہو تو قصر ہوگی مخصوصا اگر تردید کی حالت میں طے کیا ہوا راستہ کم ہواگرچہ احتیاط مستحب کی بناپر نماز کو پوری اور قصر دونوں پڑھے۔

(تحریر الوسیلہ، صلاۃ المسافر، فی شرائط القصر، م13)

جو شخص آٹھ فرسخ یا اس سے زیادہ سفر کرنے کا قصد رکھتا ہو چنانچہ چار فرسخ تک پہنچنے سے پہلے اپنے قصد سے منحرف یا تردید کا شکار ہوجائے تو اس کی نماز پوری ہے اور چنانچہ دوبارہ سفر جاری رکھنے کا ارادہ کرے اور تردید یا جاری رکھنے کے قصد سے منحرف ہوکر کچھ مسافت طے کی ہو اور باقی راستہ مسافت شرعی سے کم ہو تو نماز پوری ہے مگر یہ کہ منحرف ہونے یا تردید سے پہلے اور دوبارہ سفر جاری کے قصد کے بعد والا راستہ مجموعی طور پر مسافت شرعی کے برابرہوتو اس صورت میں احتیاط واجب کی بناپر نماز کو پوری اور قصر دونوں پڑھے۔

(رسالہ نماز و روزہ، م447)

قصر کی پانچویں شرط: سفر معصیت نہ ہو

اگر سفر حرام نہ ہو لیکن جانور یا دوسری سواری غصبی ہو تو نماز قصر ہوگی لیکن اگر غصبی زمین پر سفر کرے تو احتیاط واجب کی بناپر نماز کو قصر اور پوری دونوں پڑھے۔

(توضیح المسائل، م1298)

اگر کوئی شخص غصبی سواری پر سفر کرے یا غصبی زمین سے گزرے تو گناہ کا سفر شمار نہیں ہوگا اور نماز قصر ہوگی، اگرچہ احتیاط مستحب یہ ہے کہ دونوں نمازیں پڑھے۔

(رسالہ نماز و روزہ، م454)

119

جو شخص گناہ کا سفر نہ کرے اور راستے کے درمیان قصد کرے کہ باقی راستہ گناہ کے لئے طے کرے گا تو نماز پوری پڑھے لیکن جو نمازیں پڑھی ہیں، صحیح ہیں۔

(تحریر الوسیلہ، صلاۃ المسافر، فی شرائط القصر، م18)

اگر کوئی شخص مباح سفر شروع کرے اور راستے میں (آٹھ فرسخ تک پہنچنے سے پہلے) اپنے وظیفے کے مطابق نماز کو قصر کرکے پڑھے اور اس کے بعد اس کا قصد حرام میں بدل جائے تو جو نماز قصر کرکے پڑھی ہے، وقت باقی ہو تو دوبارہ پوری پڑھے اور وقت ختم ہواہو تو قضا کرے۔

(رسالہ نماز و روزہ، م458)

120

اگر مباح قصد کے ساتھ سفر شروع کرے اور شرعی مسافت طے کرنے کے بعد کسی جگہ ٹھہرنے کے بعد اس کا قصد حرام میں بدل جائے چنانچہ حرکت کرنے سے پہلے نماز پڑھنا چاہے تو نماز قصر پڑھے اور احتیاط یہ ہے کہ جب تک سیر اور حرکت شروع نہ کرے دونوں پڑھے۔

(تحریر الوسیلہ، صلاۃ المسافر، فی شرائط القصر، م18)

اگر کوئی شخص مباح قصد سے سفر شروع کرے اور مسافت شرعی طے کرنے کے بعد کسی جگہ ٹھہرجائے جہاں اس کا قصد حرام میں بدل جائے تو چنانچہ آگے سفر کرنے سے پہلے اس جگہ نماز پڑھنا چاہے تو ضروری ہے کہ پوری پڑھے اگرچہ احتیاط مستحب یہ ہے کہ قصر کرکے بھی پڑھے اور پوری بھی پڑھے۔

(رسالہ نماز و روزہ، م460)

121

جو شخص گناہ کے لئے سفر کرے، سفر سے واپسی پر چنانچہ توبہ کی ہے یا کسی کام کی وجہ سے واپسی کا سفر معصیت شمار نہ ہوتا ہو (مثلا وطن واپسی کے علاوہ کوئی اور مستقل ہدف ہو) تو اس کی نماز قصر ہے اور اگر توبہ نہ کی ہو اور کوئی کام پیش نہ آئے جس سے واپسی کا سفر معصیت سے خارج ہوجائے تو نماز پوری پڑھے اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ پوری اور قصر دونوں پڑھے۔

(تحریر الوسیلہ، صلاۃ المسافر، فی شرائط القصر، م20)

جو شخص گناہ والے سفر سے واپس آتا ہے اگر واپسی کا سفر شرعی مسافت کے برابر ہو چنانچہ (سفر کا ہدف نہیں بلکہ) خود سفر معصیت ہو اور وہ پہلے سفر کا تسلسل ہو تو توبہ کرنے کی صورت میں اس کی نماز قصر ہوگی لیکن اگر توبہ نہ کرے تو احتیاط واجب کی بناپر نماز قصر کرکے بھی پڑھے اور پوری بھی پڑھے لیکن اگر سفر کا ہدف معصیت ہو تو احتیاط واجب یہ ہے کہ نماز کو پوری اور قصر دونوں پڑھے خواہ توبہ کی ہو یا نہ ہو. لیکن اگر واپسی کا سفر (پہلے سفر کا تسلسل نہیں بلکہ) نیا سفر شمار کیا جائے مثلاً طویل مدت مثلا ایک سال گزرنے کے بعد پہلے شہر میں واپس آنا چاہے تو ہر صورت میں (خواہ توبہ کی ہو یا نہ ہو) نماز قصر کرکے پڑھے اور روزہ بھی افطار کرے۔

(رسالہ نماز و روزہ، م468)

122

اگر سفر حرام ہونے کے اعتقاد سے نماز پوری پڑھے اس کے بعد پتہ چلے کہ سفر مباح تھاتو نماز کو دوبارہ یا قضا کرے لیکن اگر اصل عملی کی بنیاد پر حرمت پر بنا رکھے تو نماز صحیح ہے اگرچہ احتیاط مستحبی جمع کرنا ہے۔

(العروۃ الوثقی، صلاۃ المسافر، فی شرائط القصر، حاشیہ م36)

اگر سفر حرام ہونے کی بنیاد اصول غیر محرزہ میں سے ایک مثلا اصل احتیاط ہو اور اس حالت میں سفر کرے اس کے بعد متوجہ ہوجائے کہ مباح تھاتو احتیاط واجب کی بناپر قصر کرکے دوبارہ پڑھے یا قضا کرے اور اگر نماز نہیں پڑھی ہے تو قصر اور پوری دونوں طریقوں سے قضا کرے.

(نماز مسافر جامع، م90)

قصر کی چھٹی شرط: خانہ بدوش نہ ہو

123

اگر صحرانشینوں میں سے کوئی منزل یا جانوروں کے لئے چراگاہ کی تلاش میں سفر کرے چنانچہ اس کا سفر آٹھ فرسخ ہو تو احتیاط واجب یہ ہے کہ قصر اور پوری دونوں پڑھے۔

(تحریر الوسیله، صلاۃ المسافر، شرائط القصر، السادس)

اگر خانہ بدوش قبیلے کا کوئی فرد گھاس اور پانی کی تلاش میں قبیلے سے جدا ہوجائے تو اگرچہ آٹھ فرسخ یا اس سے زیادہ طے کرے تو بھی اس کی نماز پوری ہوگی۔

(رسالہ نماز و روزہ، م477)

124

اگر صحرانشین زیارت، حج یا تجارت وغیرہ کے لئے سفر کرے تو نماز قصر پڑھے۔

(تحریر الوسیله، صلاۃ المسافر، شرائط القصر، السادس)

اگر خانہ بدوش دوسرے سفر پر جانا چاہے مثلاً حج یا کسی کی عیادت کے لئے کسی شہر میں جانا چاہے تو چنانچہ دوسرے سفر کی طرح اس سفر میں بھی اس کا خاندان اورگھربار ساتھ ہو اس طرح کہ اس دوران بھی اسے خانہ بدوش کہا جائے تو اس کی نماز پوری ہوگی لیکن اگر خاندان اورگھربار کو کسی شہر میں چھوڑدے اور خود جائے اس طرح کہ اسے خانہ بدوش نہ کہا جائے تو اس کی نماز قصر ہوگی۔

(رسالہ نماز و روزہ، م475)

125

اگر کسی شخص کے گھر سے اس شہر کا فاصلہ شرعی مسافت کے برابر ہو جہاں وہ ملازمت یا کام کرتا ہے اور ہر روز اس شہر میں رفت و آمد کرتا ہے تو ظاھر یہ ہے کہ سفر کے دوران اور اس شہر میں جو اس کا وطن نہیں ہے، نماز قصر پڑھنا چاہیے.

(تحریر الوسیله، صلاۃ المسافر، فی شرائط القصر، السابع م24)

اگر کسی شخص کا پیشہ سفر ہو، چاہے اس کے پیشے کا وجود سفر سے وابستہ ہو مثلاً ڈرائیور اور پائلیٹ یا سفر اس کے پیشے کا مقدمہ (ضروری تمہید) ہو مثلاً ڈاکٹر یا معلم جو اپنے پیشے کے لئے سفر کرتے ہیں، اس سفر میں نماز پوری ہوگی اور روزہ صحیح ہے.

(رسالہ نماز و روزہ، م478)

126

پیشے کا سفر صدق کرنے کے لئے دو یا چند مرتبہ پیشے کے سفر پر جانا لازم نہیں ہے البتہ سفر پیشہ اور کام ہونے کے باوجود پہلے سفر میں اس پر قصر کرنا واجب ہے اگرچہ احتیاط (مستحب) یہ ہے کہ پہلے اور دوسرے سفر کے دوران قصر اور پوری دونوں پڑھے اور تیسرے سفر میں پوری پڑھنا معین ہوجائے گا.

(تحریر الوسیله، صلاۃ المسافر، فی شرائط القصر، السابع)

شرائط پوری ہونے کے بعد پیشے کے ابتدائی سفر میں سفر کا حکم جاری ہوگا اور نماز پوری اور روزہ صحیح ہے.

(رسالہ نماز و روزہ، م483)

127

ساتویں شرط یہ کہ سفر کرنا اس کا کام اور مشغلہ نہ ہو۔ اس شرط میں معیار یہ ہے کہ عرف میں کہا جائے کہ سفر اس کا مشغلہ ہے اگرچہ ایک طویل سفر کے ضمن میں ہی کیوں نہ ہو البتہ پیشے کا سفر صدق کرنے کے بعد پہلے سفر میں نماز قصر ہے اگرچہ ایک طویل سفر ہی کیوں نہ ہو۔

(العروۃ الوثقی، صلاۃ المسافر، فی شرائط القصر، حاشیہ السابع)

اگر مکلف پیشے کے سلسلے میں فقط ایک طویل سفر کرے مثلا ایک طویل سمندری سفر کرے تو چوں کہ عرف اس کو پیشے کا سفر شمار کرتا ہے بنابراین نماز پوری ہوگی اگرچہ اس کو جاری رکھنے کا قصد نہ رکھتا ہو۔

(رسالہ نماز و روزہ، م487)

128

جس شخص کا پیشہ صرف گرمیوں میں چوپانی کرنا ہے یا اس کے برعکس صرف سردیوں میں چوپانی کرنا ہے تو پیشے کے دوران نماز پوری پڑھنا واجب ہے اگرچہ احتیاط (مستحب) یہ ہے کہ دونوں پڑھے لیکن مثلا کاروانوں کے سالار وغیرہ جو حج کے مہینوں میں سفر میں مشغول ہوتے ہیں، ان پر قصر واجب ہے.

(تحریر الوسیله، فی شرائط القصر، م22)

اگر کسی کا پیشہ یہ ہو کہ سال میں ایک دفعہ طویل مدت مثلا ایک مہینہ سفر کرتا ہو مثلاً قافلہ حج کا سالار ہو چنانچہ سارا سال اسی کام میں مشغول رہنے کا قصد ہو تو اس کی نماز حتی کہ پہلے سفر میں بھی پوری ہوگی لیکن اگر جاری رکھنے کا ارادہ نہ ہوتو نماز قصر ہوگی.

(رسالہ نماز و روزہ، م488)

129

حد ترخص سے مراد وہ جگہ ہے جہاں شہر کی اذان سنائی نہ دے یا دیوار (کا سایہ نہیں بلکہ) دیوار اور اس کی شکل دکھائی نہ دے اور اس حوالے سے احتیاط ترک نہ کیا جائے کہ (اذان سنائی نہ دینا اور دیوار دکھائی نہ دینا) دونوں موجود ہوں.

(تحریر الوسیلہ، صلاۃ المسافر، فی شرائط القصر، الثامن)

حد ترخص[1] کو تشخیص دینے کا معیار یہ ہے کہ شہر کے آخری گھر سے اس قدر دور ہوجائے کہ لاوڈ سپیکر کے بغیر شہر سے دی جانے والی اذان نہ سنے خواہ شہر کی دیواریں دیکھےیا نہ دیکھے.

(رسالہ نماز و روزہ، م507)

130

اگر کوئی شہر کے اطراف میں (جس کی مقدار کم از کم آٹھ فرسخ ہو) چکر لگائے چنانچہ پوری گردش حدترخص کے اندر ہو یا حدترخص کے باہر ہو لیکن گردش کے دوران حدترخص کے اندر داخل ہوجائے اور حدترخص کے باہر طے کرنے والی مسافت خواہ حدترخص میں داخل ہونے سے پہلے والی ہو خواہ بعد والی، آٹھ فرسخ نہ ہو تو نماز پوری ہوگی.

(العروۃ الوثقی، صلاۃ المسافر، فی شرائط القصر، م70)

اگر کوئی شخص کم از کم آٹھ فرسخ ہونے تک شہر کے باہر چکر لگانے کا قصد کرے چنانچہ حدترخص کے اندر ہی چکر لگائے تو اس کی نماز پوری ہوگی اور اگر حدترخص کے باہر چکر لگائے تو نماز قصر ہوگی اگرچہ راستہ ٹیڑھا ہونے کی وجہ سے بعض مواقع پر حدترخص کے اندر داخل ہوجائے اور حد ترخص کے باہر طے کیا ہوا راستہ آٹھ فرسخ سے کم ہو البتہ اگر حدترخص کے اندر نماز پڑھنا چاہے تو نماز پوری ہوگی.

(رسالہ نماز و روزہ، م524)

131

اگر سفر شروع کرنے کے دوران اور حدترخص تک پہنچنے سے پہلے کشتی وغیرہ میں پوری پڑھنےکے قصد سے نماز شروع کرے اور نماز کے دوران حدترخص تک پہنچ جائے چنانچہ تیسری رکعت میں پہنچ گیا ہو تو اس کا صحیح ہونا محل اشکال ہے اور احتیاط واجب یہ ہے کہ اس کو قصر کی صورت میں پورا کرے اس کے بعد ایک نماز پوری کرکے تکرار کرے یا اسی نماز کو پوری کرکے مکمل کرے اور اس کے بعد ایک نماز قصر کرکے پڑھے اسی طرح اگر رکوع میں پہنچنے کے بعد حد ترخص پہنچ جائے تو نماز کا صحیح ہونا محل اشکال ہے اور احتیاط واجب کی بناپر اسی نماز کو چار رکعت کی صورت میں پوری پڑھے اور اس کے بعد قصر کی صورت میں تکرار کرے.

(تحریر الوسیلہ، فی شرائط القصر، م32)

اگر کوئی شخص مثلا ٹرین یا کشتی میں وطن سے حرکت کرے اور حدترخص تک پہنچنے سے پہلے پوری پڑھنےکے قصد سے نماز شروع کرے چنانچہ تیسری رکعت کے رکوع سے پہلے اور قیام کی حالت میں حدترخص عبور کرے تو بیٹھ جائے اور سلام کہے اور نماز مکمل کرے اور قیام بیجا کے لئے مستحب ہے کہ دو سجدہ سھو بجالائے لیکن اگر تیسری رکعت کے رکوع میں چلا گیا ہے تو اس کی نماز باطل ہے.

(نماز مسافر جامع، م173)

[1] تحقیقات کے مطابق شہر کے آخری نقطے سے 1350 میٹر بعد حدترخص ہوتی ہے.

132

اصلی وطن سے مراد وہ جگہ ہے جہاں مکلف پیدا ہوا ہے اور اس کا آبائی مقام ہے.

(استفتائات، ج3، س2609

اصلی وطن وہ جگہ ہے جہاں انسان اپنی ابتدائی زندگی (بچپن اور نوجوانی) میں نشو ونما پایا ہو. اصلی وطن ثابت ہونے میں لازم نہیں ہے کہ انسان وہاں پیدا ہوجائے یا آبائی وطن ہو.

133

اختیاری وطن وہ جگہ ہے جس کو انسان محل سکونت اور دائمی زندگی کے لئے انتخاب کرے اور وہاں کسی چیز کا مالک ہونا یا چھ مہینے قیام کرنا شرط نہیں ہے لیکن اتنی مدت رہنا چاہیے کہ عرفا کہا جائے کہ اس کا وطن اور محل سکونت ہے بلکہ بعض اوقات اگرچہ ہمیشہ کے لئے رہنے کا قصد نہیں ہے اور ترک کرنے کا بھی قصد نہیں رکھتا ہے اس کے باوجود طویل مدت قیام کرنے کی وجہ سے عرفا اس جگہ پر وطن اور محل سکونت صدق کرتا ہے.

(تحریر الوسیلہ، صلاۃ المسافر، قواطع السفر، وھی امور: احدھا)

اختیاری وطن ہونے میں کوئی فرق نہیں کہ انسان ہمیشہ رہنے کا قصد کرے یا مدت طے کئے بغیر رہنے کاقصد کرے یا طویل مدت زندگی کرنے کا قصد کرے.

اگر کوئی شخص کسی جگہ تقریبا دس سال رہنے کا قصد کرے تو عرف کی نظر میں اختیاری وطن کہلانے کے لئے کافی ہو.

اگر کوئی شخص کسی جگہ کو وطن بنانے کے قصد سے شروع میں کوئی گھر کرایے پر حاصل کرے یا خریدے یا ملازمت اور کارو بار شروع کرے تو اسی وقت سے ہی وطن شمار ہوگا اور اس کی نماز پوری ہوگی اور وطن کہلانے کے لئے ایک یا دو مہینے گزرنا لازمی نہیں ہے.

(رسالہ نماز و روزہ، م 535 و 536 و 538)

134

ممکن ہے کہ ایک شخص ایک وقت میں دو وطن رکھتا ہو اس طرح کہ دو جگہوں کو ہمیشہ کے لئے محل سکونت قرار دے اور مثلا ہر سال ایک جگہ چھے مہینے اور دوسری جگہ چھے مہینے قیام کرے لیکن ایک ہی وقت میں دو سے زیادہ وطن ہونا محل اشکال ہے اور اس مورد میں احتیاط کی رعایت کی جائے.

(تحریر الوسیلہ، صلاۃ المسافر، قواطع السفر، م2)

ایک ہی وقت میں دو یا تین وطن ہونا اشکال نہیں رکھتا ،اس طرح کہ ہر ایک میں گھر ہو جہاں سال میں کچھ مہینے رہتا ہو لیکن ایک ہی وقت میں تین سے زیادہ وطن ہونا محل اشکال ہے.

(رسالہ نماز و روزہ، م542)

135

اگر دس دن قیام کے قصد کے دوران ارادہ رکھتا ہو کہ شہر کے اطراف میں کھیتوں اور باغات میں جائے تو قیام ختم نہیں ہوگا بلکہ اگر حدترخص عبور کرنے کا قصد ہو بلکہ چار فرسخ سے کم فاصلے تک جائے چنانچہ قصد رکھتا ہو کہ جلدی واپس آجائے مثلا ایک دو گھنٹوں کے لئے خارج ہوجائے جس سے عرفا دس دن قیام کرنے کی جگہ سے خارج ہونا صدق نہ کرے تو قیام کرنے والے کا ہی حکم آئے گا لیکن اگر (شہر سے باہر) زیادہ قیام کا قصد کرے خصوصا رات شہر سے باہر گزارنے کا قصد ہو تو اشکال ہے.

(تحریر الوسیلہ، صلاۃ المسافر، قواطع السفر، م7)

اگر کسی جگہ دس دن قیام کا قصد کرتے ہوے یہ ارادہ بھی رکھتا ہو کہ ان دس دنوں کے دوران اپنی اقامت گاہ سے باہر چار فرسخ سے کم مسافت تک جائے گا تو چنانچہ اس قدر خارج ہونے کا قصد ہو جو عرفاًایک جگہ دس دن رہنے سے منافات نہ رکھتا ہو مثلاً اس مدت میں دو یا تین مرتبہ اور ہر مرتبہ زیادہ سے زیادہ آدھا دن خارج ہو تو دس دن قیام کے قصد میں کوئی خلل نہیں پڑتا اور اس کی نماز پوری ہوگی.

(رسالہ نماز و روزہ، م561)

136

بنابر اقوی دن کا آغاز صبح صادق سے ہوتا ہے پس اگر سورج طلوع ہوتے وقت داخل ہو تو دسویں کا آخر گیارھویں روز طلوع آفتاب کے وقت ہوگا نہ یہ کہ دسویں روز غروب آفتاب کے وقت.

(تحریر الوسیلہ، صلاۃ المسافر، قواطع السفر، م5)

دس دن قیام میں "دن" سے مراد اس کے عرفی معنی ہیں یعنی طلوع آفتاب سے غروب تک. بنابرایں اگر کوئی شخص طلوع آفتاب کے وقت کسی جگہ پہنچے اور قصد کرے کہ دسویں دن غروب آفتاب تک وہاں قیام کرے گا تو اس کی نماز پوری ہوگی اور لازم نہیں کہ پہلی اور آخری رات کو بھی قیام کرے.

(رسالہ نماز و روزہ، م562)

137

اگر نہیں جانتا ہو کہ مہینہ ختم ہونے میں کتنے دن بچے ہیں اور مہینے کے اختتام تک رہنے کا قصد کرے تو نماز قصر پڑھے اگرچہ جس وقت قصد کیا ہے اس سے مہینے کے آخر تک دس یا اس سے زیادہ دن باقی ہوں

(تحریر الوسیلہ، صلاۃ المسافر، قواطع السفر، م8)

اگر کوئی شخص کسی معین دن (مثلاً مہینے کے آخر) تک کسی جگہ رہنے کا قصد کرے اور حقیقت میں اس وقت تک دس دن پورے ہوتے ہوں اگرچہ نہیں جانتا ہے کہ دس دن ہوتے ہیں تو اقامت کا قصد پورا ہوگا اور اس کی نماز پوری ہوگی اگرچہ احتیاط مستحب یہ ہے كه نماز کو قصر کرکے بھی پڑھے اور پوری بھی پڑھے.

(رسالہ نماز و روزہ، م572)

138

اگر قصد اقامت کرے اور پوری پڑھنےکی نیت سے نماز شروع کرے اس کے بعد نماز کے دوران دس دن رہنے کے قصد سے پھرجائے اگر تیسری رکعت کے رکوع میں پہنچنے سے پہلے ہے تو اس نماز کو قصر کرکے پورا کرے اور اگر تیسری رکعت کے رکوع میں داخل ہونے کے بعد اور نماز پوری کرنے سے پہلے ہے تو اقوی کی بناپر نماز باطل ہے اور قصر پڑھے اگرچہ احتیاط (مستحب) یہ ہے کہ اس چار رکعتی نماز کو مکمل کرے اس کے بعد قصر کی صورت میں دوبارہ بجالائے اور جب تک سفر نہ کرے، قصر اور پوری دونوں پڑھے.

(تحریر الوسیلہ، صلاۃ المسافر، قواطع السفر، م16)

اگر پہلی چارکعتی نماز پڑھتے ہوے دس دن قیام کے قصد سے پھرجائے اور دس دن سے کم رہنا چاہے تو اس کی نماز قصر میں بدل جائے گی بنابرایں اگر تیسری رکعت میں پہنچنے سے پہلے ارادہ کرے تو ضروری ہے کہ نماز کو قصر کرکے ختم کرے اور چنانچہ تیسری رکعت کے رکوع سے پہلے ہے تو احتیاط واجب کی بناپر ضروری ہے کہ بیٹھ جائے اور نماز کو قصر کرکے ختم کرے اور قصر کرکے دوبارہ پڑھے. اگر تیسری رکعت کے رکوع میں داخل ہوچکا ہے تو اس کی نماز باطل ہے.

(رسالہ نماز و روزہ، م579)

139

اگر مسافر کی کوئی نماز قضا ہوجائے اور اس کو پوری کرکے قضا بجالائے اس کے بعد قصد اقامت سے پھرجائے تو پوری ہونے کا حکم باقی رہے گا اسی شکل کے ساتھ جو اس میں ہے اور احتیاط یہ ہے کہ دونوں صورتوں کو جمع کرے.

(تحریر الوسیلہ، صلاۃ المسافر، قواطع السفر، م10)

جس شخص نے دس دن قیام کا قصد کیا ہو اگر اس سے چار رکعتی نماز قضا ہوجائے (اور اس کو پوری کرکے قضا بجالائے) اور کوئی دوسری چار رکعتی نماز ادا کی صورت میں پڑھے بغیر اپنے قصد سے پھرجائے تو بعد کی نمازوں کو قصر کرکے پڑھے.

(رسالہ نماز و روزہ، م582)

140

اگر چار رکعتی نماز میں سجدہ یا تشہد کی قضا واجب ہوجائے اور اس کو بجالانے سے پہلے قصد اقامت سے پھرجائے تو قصد اقامت کے بقاء کے دوران پڑھی جانے والی نماز کافی ہے.

(العروۃ الوثقی، قواطع السفر، م 34 سے ماخوذ)

اگر چار رکعتی نماز میں سجدہ یا تشہد کی قضا واجب ہوجائے اور اس کو بجالانے سے پہلے قصد اقامت سے پھرجائے تو احتیاط یہ ہے کہ قصر اور پوری دونوں کو جمع کرے.

(نماز مسافر جامع، م279)

141

اگر قصد اقامت کرے اور وقت نکلنے کے بعد قصد اقامت سے پھرجائے اس کے بعد شک کرے کہ قصد اقامت کے ساتھ (مثلا چار رکعتی) نماز پڑھی ہے یا نہیں؟ تو نماز پڑھنےپر بنا رکھے لیکن پوری نماز پڑھنےکا حکم باقی رکھنے کے لئے اس پر اکتفا کرنے میں اشکال ہے اور احتیاط کی بناپر قصر اور پوری نماز دونوں کو جمع کرے.

(العروۃ الوثقی، صلاۃ المسافر، حاشیہ م33)

اگر کوئی شخص چار رکعتی نماز کا وقت گزرنے کے بعد دس دن قیام کے قصد سے پھرجائے اور شک کرے کہ گزرے ہوئے وقت کے اندر نماز پڑھی تھی یا نہیں تو ضروری ہے یوں سمجھے کہ نماز پوری کرکے پڑھی ہے اور بعد کی نمازوں کو بھی پوری کرکے پڑھے.

(رسالہ نماز و روزہ، م584)

142

اگر مسافر قمری مہینے کے شروع سے ہی (کسی جگہ مقیم رہنے میں) متردد ہو تو قمری مہینہ (اگر انتیس دن کا ہو تو) تیس روز کے ساتھ ہی ملحق ہوگا.

(تحریر الوسیلہ، صلاۃ المسافر، قواطع السفر، م17)

اگر مہینہ داخل ہوجائے اور قمری مہینہ 29 دن پر مشتمل ہو تو 29 دن تک نماز قصر پڑھے اور 30ویں دن احتیاط واجب کی بناپر قصراور پوری نماز دونوں کو جمع کرے اور 31 ویں دن سے پوری پڑھے.

(رسالہ نماز و روزہ، م592)

143

اگر کوئی مسافر نہیں جانتا ہو کہ نماز قصر پڑھنا چاہیےتھاچنانچہ پوری پڑھے تو اس کی نماز صحیح ہے.

(تحریر الوسیله، احکام صلاۃ المسافر، م1)

جو مسافر نہیں جانتا ہو که سفر میں نماز قصر ہوتی ہے اور اپنے وظیفے کے برعکس نماز کو پوری پڑھتا ہو چنانچہ جاھل قاصر ہو تو حکم کو جاننے کے بعد نماز کو دوبارہ یا قضا کرنا لازمی نہیں ہے. لیکن اگر جاھل مقصر ہو تو سیکھنے میں کوتاہی کی وجہ سے گناہ کا مرتکب ہوا ہے اور حکم کو جاننے کے بعد وقت کے اندر نماز کو دوبارہ اور وقت کے بعد قضا کرے.

(رسالہ نماز و روزہ، م604 و 605)

144

کوئی مسافر جانتا ہو که نماز قصر پڑھنا چاہیے اگر اس کی بعض خصوصیات نہ جانتا ہو مثلا نہیں جانتا ہو که آٹھ فرسخ کے سفر میں قصر پڑھنا چاہیے چنانچہ پوری پڑھے تو وقت باقی ہونے کی صورت میں نماز قصر پڑھے اور اگر وقت گزر گیا ہے تو قصر کرکے قضا بجالائے.

(تحریر الوسیله، احکام صلاۃ المسافر، م1)

اگر کوئی شخص سفر میں نماز کے حکم کو جانتا ہو لیکن حکم کی خصوصیات سے لاعلمی کی بناء پر نماز کو پوری پڑھے تو اس صورت میں احتیاط واجب یہ ہے کہ اگر وقت کے اندر متوجہ ہوجائے تو نماز کو دوبارہ پڑھے اور وقت کے بعد متوجہ ہوجائے تو قضا کرے مثلاً کوئی شخص جانتا ہو کہ سفر میں نماز قصر ہوتی ہے لیکن یہ نہ جانتا ہو کہ دس دن قیام کا قصد کرنے کے بعد اور ایک چار رکعتی نماز پڑھنےسے پہلے اگر اپنے قصد سے پھرجائے تو نماز قصر ہوجاتی ہے اور نماز پوری پڑھے.

(رسالہ نماز و روزہ، م606)

145

اگر سفر میں ہونے کو فراموش کرکے اپنی نماز پوری پڑھے چنانچہ وقت کے اندر یاد آئے تو نماز دوبارہ پڑھے اور اگر دوبارہ نہ پڑھے تو اس کی قضا واجب ہے لیکن اگر وقت کے بعد متوجہ ہوجائے تو نماز کی قضا واجب نہیں ہے لیکن اگر فراموش کرے کہ مسافر کو نماز قصر پڑھنا چاہیے (قصر پڑھنےکا حکم فراموش کرے) تو وقت کے اندر دوبارہ اور وقت کے بعد احتیاط واجب کی بناپر قضا کرے.

(العروۃ الوثقی، احکام صلاۃ المسافر، حاشیه م3)

اگر کوئی شخص بھول جائے کہ مسافر کی نماز قصر ہوتی ہے یا سفر میں ہونے کو بھول جائے اور نماز پوری پڑھے چنانچہ وقت کے اندر یاد آئے تو نماز کو دوبارہ پڑھے اوراگر دوبارہ نہ پڑھے تو اس کی قضا واجب ہے لیکن اگر وقت کے بعد متوجہ ہو تو نماز کی قضا نہیں ہوگی.

(رسالہ نماز و روزہ، م608)

146

جس شخص کا وظیفہ نماز پوری پڑھنا ہو تو قصر پڑھنےکی صورت میں اس کی نماز ہرحال میں باطل ہے حتی کہ کوئی دس دن بیٹھنے کا قصد کرے اور پوری پڑھنےکا حکم نہ جاننے کی وجہ سے قصر پڑھے.

(تحریر الوسیله، احکام صلاۃ المسافر، م3)

جو مسافر دس دن کسی جگہ قیام کرنا چاہے اگر حکم سے لاعلمی کی بناء پر نماز کو قصر کرکے پڑھے تو اس کی نماز صحیح ہے لیکن اگر موضوع سےلاعلمی یا بھولنے کی بناء پر قصر کرکے پڑھے تو اس کی نماز باطل ہے اور ضروری ہے کہ نماز کو دوبارہ پڑھے.

(رسالہ نماز و روزہ، م614)

147

وہ مسافر جس نے دس دن قیام کا ارادہ نہیں کیا ہے، وہ چار مقامات پر قصر اور پوری پڑھنےمیں اختیار رکھتا ہے ؛ مسجد الحرام، مسجد نبوی، مسجد کوفہ اور حرم امام حسین (علیه السلام) اور پوری پڑھنا افضل ہے.

(تحریر الوسیله، احکام صلاة المسافر، م8)

مسافر چار مقامات پر (یعنی شہر مکہ، مدینہ، مسجد کوفہ اور حرم حضرت امام حسین (علیہ السلام) میں) چار رکعتی نمازیں قصرکرنے اور پوری پڑھنےمیں اختیار رکھتا ہے اور اگر پوری پڑھے تو افضل ہے لیکن قصر کرکے پڑھنا احتیاط مستحب ہے.

(رسالہ نماز و روزہ، م620)

148

شہر مکہ اور شہر مدینہ کو وہاں کی دونوں مساجد کے ساتھ الحاق کے حوالے سے ہم کسی نتیجہ پر نہیں پہنچے پس ان دونوں شہروں میں احتیاط ترک نہ کیا جائے اور قصر پڑھے.

(تحریر الوسیله، احکام صلاة المسافر، م8)

اختیار کا حکم آج کے پورے شہر مکہ و مدینہ میں جاری ہے اور مسجد الحرام اور مسجد نبوی (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) سے مخصوص نہیں ہے لیکن احتیاط مستحب یہ ہے کہ دونوں مسجدوں پر اکتفا کیا جائے.

(رسالہ نماز و روزہ، م621)

149

پورا روضہ، حرم امام حسین (علیہ السلام) کا جزشمار ہوتا ہے بنابراین سر مقدس کی جانب سے جالی دارکھڑکیوںوالے ہال تک اور پائینتی سے لے کر ہال سے متصل دروازے تک اورپچھلےحصے سے لے کر مسجد کی حدود تک حرم کا جز ہے. نیز مسجد سے لے کر گیلری حرم کا جز محسوب ہوتا ہے (اور مسافر کو وہاں بھی اختیار ہے) لیکن ان دو موارد میں احتیاط مستحب یہ ہے کہ قصر پڑھی جائے.

(تحریر الوسیله، احکام صلاة المسافر، م8)

حرم حضرت امام حسین (علیہ السلام) میں اختیار کا حکم گنبد کے نیچے اور اس جگہ سے مخصوص ہے جو قبر مطہر کا نزدیک کہلائے اور احتیاط کی بناپر صحن اور ملحقہ ہال اس میں شامل نہیں ہیں.

(رسالہ نماز و روزہ، م623)

150

اگر (قصر اور پوری پڑھنےمیں) اختیار والے مقامات پر نماز چھوٹ جائے تواگر ان مقامات پر قضا بجالائے تو قصر اور پوری پڑھنےمیں اختیار ہے اور اگر دوسری جگہ قضا پڑھنا چاہے تو احتیاط (واجب) کی بناپر قصر کی صورت میں قضا بجالائے.

(تحریر الوسیله، صلاة القضاء، م6)

جن مقامات پر نماز پوری پڑھنےاور قصر کرکے پڑھنےمیں اختیار ہے اگر مکلف سے (عمدا یا سہوا) نماز قضا ہوجائے اور ان مقامات کے علاوہ کسی اور جگہ اس کی قضا کرنا چاہے تو قصر کرکے قضا کرے اور چنانچہ ان مقامات پر ہی قضا کرنا چاہے تو احتیاط واجب کی بناپر ضروری ہے کہ قصر پڑھے.

(رسالہ نماز و روزہ، م625)

7

اگر سفر اور اس کا ھدف معصیت نہ ہو لیکن سفر کے دوران حرام کام (مثلا غیبت یا شراب خوری) انجام دیا جائے تو سفر معصیت کا حکم نہیں رکھتا ہے اور نماز قصر ہوگی البتہ اگر (مختصر مدت کے علاوہ) پورے سفر کے دوران حرام کام انجام پائے اس طرح کہ سفر خدا کی معصیت میں گزرنا صدق کرے تو اس صورت میں احتیاط یہ ہے کہ نماز پوری اور قصر دونوں پڑھے.

(نماز مسافر جامع، م78)

8

اگر مکلف کو سفر یا اس کے ھدف کے حرام ہونے پر یقین نہ ہو لیکن بینہ (دو عادل گواہوں) یا استصحاب کے ذریعے تصور کرے کہ سفر یا اس کا مقصد حرام ہے اور اس حالت میں سفر پر جائے اس کے بعد پتہ چلے که غلطی ہوئی ہے (تصور غلط تھا) تو وقت کے اندر نماز کو قصر اور وقت کے بعد قصر کی صورت میں قضا بجالائے اور اگر نماز نہیں پڑھی ہے تو قصر کی صورت میں قضا بجالائے.

(نماز مسافر جامع، م89)

9

اس حیوان کو شکار کرنے کے لئے سفر کرنا جس کا گوشت کھایا جاتا ہے لھوی (بے ہودہ) سفر کا حکم نہیں رکھتا.

(رسالہ نماز و روزہ، م472)

10

سفر میں نماز قصر ہونے کی ایک شرط یہ ہے کہ اس شخص کے پاس سفر کے علاوہ میں قیام کی مستقل جگہ ہو بنابراین مسافر کے پاس رہنے اور سکونت کے لئے مستقل جگہ بلکل بھی نہیں ہے اور زندگی کی بنیاد ہی اسی پر ہے کہ ایسی کوئی جگہ نہ ہو اور خانہ بدوش رہے تو اگرچہ عمر کے آخر میں اس ارادے سے منحرف ہونا ممکن ہو پھر بھی اس کی نماز پوری ہوگی.

(نماز مسافر جامع، م18)

11

جو شخص بال بچوں اور گھر بار کے ساتھ ایک دو سال کے لئے مثلا دنیا کے گرد سفر کے قصد سے حرکت کرتا ہے، خانہ بدوش کا حکم نہیں رکھتا ہے اور اس کی نماز قصر ہوگی.

(نماز مسافر جامع، م123)

12

اگر کوئی شخص سال کا ایک حصہ کسی مستقل جگہ رہتا ہو لیکن دوسرے ایام میں کوئی مستقل ٹھکانہ نہ ہو اور خانہ بدوش ہو تو ضروری ہے کہ مستقل جگہ قیام کے دوران نماز پوری پڑھے اور جب باہر جائے اور کوئی مستقل ٹھکانہ نہ ہو (مثلاً بعض قبائل) تو احتیاط واجب کی بناپر نماز کو قصر کرکے بھی پڑھے اور پوری بھی پڑھے۔

(رسالہ نماز و روزہ، م476)

13

جس شخص کا پیشہ سفر ہو (چاہے سفر ہی پیشہ ہو یا پیشے کے لئے مقدمہ ہو) اگر پیشے کے علاوہ کسی سفر پر جائے اگرچہ ڈیوٹی کی جگہ جائے تو بھی اس کی نماز قصر ہوگیـ

گذشتہ مسئلے میں اگر اپنے پیشے کے علاوہ کسی اور کام کے لئے ملازمت کی جگہ سفر کرے لیکن ڈیوٹی کی وجہ سے اس جگہ ٹھہرنے کا ارادہ ہو تو جب تک ڈیوٹی پر جانے کے لئے وہاں ٹھہرے اور اس کے بعد اور واپسی کے دوران نماز پوری ہوگی اگرچہ احتیاط یہ ہے کہ جب تک ڈیوٹی انجام دینے کے لئے ٹھہرے نماز پوری بھی پڑھے اور قصر کرکے بھی پڑھے۔

(رسالہ نماز و روزہ، م 492 و 493)

دفتر مقام معظم رهبری
www.leader.ir

14

جس شخص کا پیشہ سفر ہو اگر دس دن وطن یا غیر وطن میں قیام کرے اور اس کے بعد پیشے کے علاوہ کوئی اور سفر کرے مثلاً زیارت کےلئے جائے تو احتیاط واجب کی بناپر زیارتی سفر کے بعد پیشے کے لئے سفر میں نماز کو قصر کرکے بھی پڑھے اور پوری بھی پڑھے۔

(رسالہ نماز و روزہ، م495)

15

اگر پیشے کے سفر کے دوران ذاتی کام انجام دے مثلاً زیارت کرے (چاہے اصلی مقصد ذاتی کام ہو اور اس کے ضمن میں مسافر بھی لے جائے یا اس کے برعکس یا دونوں کاموں کا برابرقصد رکھتا ہو) تو اس کی نماز پوری ہوگی۔

رسالہ نماز و روزہ، م502 کا دوسرا حصہ)

16

جس شخص کا پیشہ سفر ہو اگر پیشے کے علاوہ کوئی سفر کرے اور منزل پر پہنچ کر ملازمت کی جگہ پیشے کا سفر کرے تو اس جگہ (قصد کے ساتھ یا قصد کے بغیر) دس دن قیام نہ کیا ہو تو ملازمت کی جگہ سفر کرتے ہوئے اس کی نماز پوری ہوگی۔

(رسالہ نماز و روزہ، م503)

17

کوئی شخص پیشے کے سلسلے میں رفت و آمد کرتا ہے چنانچہ کسی کام مثلا صلہ رحمی کے لئے جلدی ملازمت کی جگہ جائے تو پیشے کے سفر کا حکم رکھتا ہے۔

(استفتاء، 12)

18

جس شخص کا پیشہ سفر ہو اس سفر سے واپسی کے دوران اس کی نماز پوری ہوگی لیکن اگر پیشے کے علاوہ کسی اور کام سے کئی دن (دس دن سے کم) مثلاً زیارت یا تفریح کے لئے رک جائے اور اس کے بعد واپس آئے تو احتیاط واجب کی بناپر واپسی کے دوران نماز قصر کرکے بھی پڑھے اور پوری بھی پڑھے۔

(رسالہ نماز و روزہ، م504)

19

سوال: کوئی شخص دیار غیر میں وقتی طور پر ساکن ہوا ہے لیکن ملازمت کی جگہ اس کا وطن ہی ہے اور ان دونوں مقامات کے درمیان مسافت شرعی کا فاصلہ ہے اور ہر روز کام کے لئے اپنے وطن سفر کرتا ہے۔ سفر سے واپسی کے دوران اور محل قیام میں جو وطن کے حکم میں نہیں ہے، اس کا وظیفہ کیا ہے؟ کیا وطن پہنچنے پر اس پیشے کا سفر ختم ہوگا اور واپسی کا سفر پیشے کے علاوہ سفر شمار ہوگا اور نماز قصر ہوگی؟ یا پیشے کی وجہ سے ایک جگہ قیام نہیں کرسکتا ہے اس لئے واپسی کے دوران اور محل قیام میں بھی نماز پوری ہوگی؟

جواب: اگر دس روز وطن میں قیام نہیں کرتا ہے تو اس کی نماز پوری ہوگی۔

(استفتاء، 12)

20

سوال: کوئی شخص ہفتے میں ایک دن حرم امام رضا (علیه السلام) میں اعزازی خادم کی حیثیت سے مشہد مقدس سفر کرتا ہے ؛ کیا یہ سفر پیشے کا سفر شمار ہوگا؟ نماز اور روزے کا کیا حکم ہے؟

جواب: سوال میں بیان شدہ فرضیے میں پیشہ شمار نہیں ہوگا بنابراین نماز قصر اور روزہ صحیح نہیں ہے۔

استفتاء، 20)

21

جس شخص کا پیشہ سفر ہو اگر پیشے کے سلسلے میں آخری سفر کرے یا سفر کے دوران پیشہ جاری رکھنے سے پھرجائے تو چنانچہ پیشے کا دارومدار سفر پر ہی ہو مثلاً ڈرائیونگ تو آخری سفر سے واپسی کے دوران کوئی مسافر ساتھ نہ لائے تو واپسی کا سفر پیشے کا سفر شمار نہیں ہوگا اور اس کی نماز قصر

ہوگی چاہے اپنی گاڑی میں واپس آئے یا دوسرے کی گاڑی میں آئے اور اگر سفر اس کے پیشے کا مقدمہ ہوتو آخری سفر سے واپسی کے دوران احتیاط واجب کی بناپر نماز کو قصر کرکے بھی پڑھے اور پوری بھی پڑھے۔

(رسالہ نماز و روزہ، م505)

اصلی وطن وہ جگہ ہے جہاں انسان نے اپنی ابتدائی زندگی (بچپن اور نوجوانی) کا بیشتر عرصہ گزارا ہو اور نشو و نما پائی ہو۔

اصلی وطن ہونے کے لئے لازمی نہیں ہے کہ انسان اس جگہ پیدا ہوا ہو یا اس کے والدین کا وطن ہو، اسی طرح لازمی نہیں کہ ہمیشہ یا طویل عرصے کے لئے زندگی گزارنے کا قصد رکھتا ہو بلکہ اگر مستقبل میں وہاں سے کوچ کرنے کا ارادہ رکھتا ہو تو بھی جب تک اس جگہ کو چھوڑ کر چلا نہ جائے اس کا اصلی وطن شمار ہوگا۔

اصلی وطن کہلانے کے لئے لازمی مدت کا تعین عرف پر منحصر ہے مثلاً اگر کسی نے زندگی کے ابتدائی دس سال کسی جگہ زندگی بسر کی ہے تو عرف کی نظر میں اصلی وطن کہلائے گا اور اگر ایک یا دو سال رہا ہو تو وطن نہیں کہا جائے گا۔

(رسالہ نماز و روزہ، م531،532،533)

151

جس شخص پر قضا نماز ہے، قضا نماز سے پہلے ادا نماز پڑھ سکتا ہے اور لازم نہیں ہے کہ پہلے قضا نماز پڑھے اگرچہ احتیاط مستحب یہ ہے کہ قضا نماز کو ادا نماز پر مقدم کرے خصوصا اگر اسی دن کی قضا نماز ہو۔

(تحریر الوسیلہ، صلاۃ القضاء، م13)

جس شخص پر قضا نماز واجب ہو وہ ادا نماز پڑھ سکتا ہے لیکن احتیاط واجب یہ ہے کہ اگر صرف ایک قضا نماز ہو تو پہلے قضا نماز کو پڑھے مخصوصا اگر اسی دن کی قضا نماز ہو۔

(رسالہ نماز و روزہ، م640)

152

میت کے ولی (بڑے بیٹے) پر واجب ہے کہ اپنے باپ کی قضا نمازیں بجالائے لیکن ماں کی قضا نمازیں واجب نہیں ہیں اگرچہ اس کو بجالانا احتیاط مستحب ہے۔

(تحریر الوسیلہ، قضاء الصلاۃ، م16)

بڑے بیٹے پر واجب ہے کہ باپ سے قضا ہونے والی نمازوں اور احتیاط واجب کی بناپر ماں سے قضا ہونے والی نمازوں کی قضا بجالائے۔

(رسالہ نماز و روزہ، 651)

153

(بڑے بیٹے پر باپ کی قضا نماز واجب ہونے کے مسئلے میں) فرق نہیں ہے کہ (باپ) عمدا نماز ترک کرے یا اس کے بغیر البتہ جس شخص نے مولا کی نافرمانی کے طور پر نماز نہیں پڑھی ہے، ان نمازوں کی قضا واجب نہیں ہے اگرچہ احتیاط یہ ہے کہ اس کو بجالائے بلکہ یہ احتیاط ترک نہ ہوجائے۔

(تحریر الوسیلہ، قضاء الصلاۃ، م16)

اگر باپ یا ماں نے بالکل نماز نہیں پڑھی ہو تو احتیاط واجب کی بناپر بڑے بیٹے پر نمازوں کی قضا واجب ہے۔

(رسالہ نماز و روزہ، م652)

154

اگر اجیر کے لئے نماز کی مخصوص کیفیت مشخص نہ کی گئی ہو اور کوئی خاص طریقہ ذہن میں نہ آئے (یعنی ایسا نہ ہو کہ تعیین نہ کیا جائے تو خود بخود سمجھ میں آئے کہ مثلا فلان مستحب عمل ساتھ انجام دیا جائے) تو واجب ہے کہ جن مستحبات کو معمولا انجام دیا جاتا ہے مثلا قنوت اور رکوع کی تکبیر بجالائے۔

(تحریر الوسیلہ، صلاۃ الاستیجار، م12)

اگر نماز اجارہ کے لئے مخصوص شرط (مثلا جماعت کے ساتھ بجالانا یا مسجد میں پڑھنا) نہ رکھی جائے تو اجیر پر فقط لازم ہے کہ نماز کو اس کے واجبات کے ساتھ بجالائے۔

(رسالہ نماز و روزہ، م647)

155

نماز آیات چار صورتوں میں واجب ہوتی ہے ؛

1۔ ہر غیر معمولی حادثہ جو اکثر لوگوں کے لئے خوف کا باعث بن جائے خواہ آسمانی ہو مثلا سیاہ یا سرخ بادل، بجلی، گرج چمک خواہ احتیاط واجب کی بناپر زمینی ہو مثلا زمین کا دھنس جانا۔

(تحریر الوسیلہ، صلاۃ الآیات، م1)

نماز آیات چار صورتوں میں واجب ہوتی ہے۔

ہر آسمانی غیر معمولی حادثہ جو اکثر لوگوں کے لئے خوف کا باعث ہو مثلا سیاہ اور سرخ بادل اور بجلیہ

(رسالہ نماز و روزہ، م660)

156

ان حوادث کا واقع ہونا جن سے نماز آیات واجب ہوتی ہے اور اسی طرح اس کا زمان اور مکان مندرجہ ذیل طریقوں سے ثابت ہوتا ہے ؛

1۔ خود انسان کو یقین ہوجائے

2۔ دو عادل گواہی دیں

3۔ احتیاط واجب کی بناپر ایک عادل گواہی دے

4۔ احتیاط کی بناپر (اگر اقوی نہ ہو) نجومی کے خبر دینے سے جس کی سچائی پر اطمینان ہو

(تحریر الوسیلہ، صلاۃ الآیات، م5)

نماز آیات کا باعث بننے والے حادثے مندرجہ ذیل طریقوں میں سے کسی ایک سے ثابت ہوتے ہیں:

1۔ انسان خود متوجہ ہوجائے۔

2۔ ہر وہ طریقہ جو علم یا اطمینان کا باعث ہو۔

3۔ دو عادل مرد گواہی دیں۔

(رسالہ نماز و روزہ، م665)

157

جب زلزلہ اور گرج چمک وغیرہ پیش آئیں تو فورا نماز آیات پڑھنا چاہئے اور اگر نہ پڑھے تو گناہ کیا اور آخر عمر تک اس پر واجب ہے اور جب بھی پڑھے ادا ہے۔

(تحریر الوسیلہ، صلاۃ الآیات، م3)

جب زلزلہ ، گرج چمک وغیرہ (جس کا وقت مختصر ہوتا ہے) رونما ہوجائے تو احتیاط کی بناپر مکلف کے لئے ضروری ہے کہ فوراً نماز آیات پڑھے اور اگر تاخیر کرے تو مرنے تک اس نماز کو ادا اور قضا کی نیت کے بغیر (مافی الذمہ کی نیت سے) بجالائے۔

(رسالہ نماز و روزہ، م668)

158

اگر سورج گرہن اور چاند گرہن کے علاوہ میں عمدا یا فراموشی کی وجہ سے نماز میں تاخیر کرے تو پوری زندگی یہ نماز اس پر واجب ہے اور اس حادثے کے بارے میں مطلع نہ ہوجائے یہاں تک کہ اس کے وقوع سے متصل زمانہ گزرجائے تو نماز آیات واجب نہیں ہے اگرچہ احتیاط مستحب یہ ہے کہ نماز آیات پڑھے (تحریر الوسیلہ، صلاۃ الآیات، م7)

اگرکوئی شخص (چاند گرہن اور سورج گرہن کے علاوہ) دوسرے حوادث کے بارے میں وقت کے اندر مطلع ہوجائے اور نماز آیات اگرچہ فراموشی کے نتیجے

میں ہی کیوں نہ ہو، نہ پڑھے تو ضروری ہے کہ نماز آیات پڑھے اور اگر وقت کے اندر مطلع نہ ہو اور حادثے کے بعد علم ہوجائے تو احتیاط واجب یہ ہے کہ نماز آیات پڑھے۔

(تحریر الوسیلہ، صلاۃ الآیات، م672)

159

نماز آیات میں مکلف سورہ (قل هو اللہ احد) کے قصد سے (بسم اللہ الرحمن الرحیم) پڑھ کر رکوع میں جاسکتا ہے۔

(توضیح المسائل، م1508)

احتیاط واجب کی بناپر (بسم اللہ الرحمن الرحیم) کو سورہ کا ایک حصہ شمار کرکے رکوع میں نہیں جاسکتے ہیں۔

(رسالہ نماز و روزہ، م674)

160

جو شخص نماز میں وسوسے کا شکار ہوتا ہے اور صرف جماعت کے ساتھ پڑھنے کی صورت میں وسوسے سے محفوظ رہتا ہے تو نماز جماعت کے ساتھ پڑھنا چاہئے۔

(توضیح المسائل، م1405)

اگر کوئی شخص نماز میں وسوسے کا شکار ہوتا ہو تو نماز کو جماعت کےساتھ پڑھنا واجب نہیں ہے مگر اس صورت میں کہ جب اس قدر وسوسہ ہوتا ہو کہ نماز کوتوڑ دے یا ذکر کا زیادہ تکرار کرنا نماز کی موالات ختم ہونے اور نماز باطل ہونے کا باعث ہو۔

(رسالہ نماز و روزہ، م697)

161

اگر امام اپنی نماز کو احتیاط کے طور پر قضا کرے یا کسی دوسرے کی نماز کو احتیاط کے طور پر قضا کرے تو اس کے لئے پیسے نہ لیا ہو تو بھی اس کی اقتدا کرنے میں اشکال ہے۔

(العروۃ الوثقی، الجماعۃ، م3)

اگر امام، احتیاط کے طور پر نماز کی قضا بجالارہا ہو یعنی جس نماز کا قضا ہونا یقینی نہ ہو اس میں اقتدا نہیں کی جاسکتی ہے چاہے اپنی نماز ہو یا دوسرے کی ہو۔

(رسالہ نماز و روزہ، م701)

162

اگر امام یا ماموم جماعت کے ساتھ پڑھنے والی نماز کو دوبارہ جماعت کے ساتھ پڑھنا چاہے چنانچہ دوسری جماعت اور اس میں شامل افراد پہلے سے مختلف ہوں تو کوئی اشکال نہیں ہے۔

(العروۃ الوثقی، مستحبات الجماعۃ، م19)

جس شخص نے فرادی نماز پڑھی ہو، مستحب ہے کہ اس کو جماعت کی صورت میں دوبارہ پڑھے خواہ امام ہو یا ماموم، اور جس شخص نے جماعت کے ساتھ نماز پڑھی ہو چنانچہ ماموم ہے تو دوبارہ اس کو امام یا ماموم بن کر دوبارہ جماعت کے ساتھ پڑھنے کا کوئی معنی نہیں ہے اور اگر امام ہو تو ماموم بن کر دوبارہ جماعت کی صورت میں نہیں پڑھ سکتا ہے لیکن دوسرے گروہ کے لئے امامت کرسکتا ہے۔

(استفتاء، 110)

163

نماز طواف اور نماز احتیاط میں جماعت کا مشروع ہونا محل اشکال ہے۔

(تحریر الوسیلہ، الجماعۃ، م1)

طواف کعبہ کی نماز کو جماعت کے ساتھ پڑھنا صحیح نہیں ہے۔

یومیہ نماز کو نماز احتیاط (جو رکعتوں میں شک کی صورت میں پڑھی جاتی ہے) میں اقتدا کرکے نہیں پڑھا جاسکتا اور اسی طرح نماز احتیاط کو یومیہ نماز میں اقتدا کرکے نہیں پڑھ سکتے۔

(رسالہ نماز و روزہ، م706، 710)

164

امام جماعت کی شرائط یہ ہیں ؛ ایمان، حلال زادہ، عقل اور بلوغ اس صورت میں جب ماموم بالغ ہو بلکہ نابالغ کے لئے بھی امامت میں اشکال ہے بلکہ جائز نہ ہونا قرب سے خالی نہیں ہے، مرد ہونا اس صورت میں جب ماموم مرد ہو بلکہ احتیاط کی بناپر اگرچہ ماموم عورت ہو۔

(تحریر الوسیلہ، شرائط امام الجماعۃ، مقدمہ)

امام جماعت کے لئے ضروری ہے کہ عاقل، عادل، شیعہ اثناء عشری، حلال زادہ اور احتیاط کی بناپر بالغ ہو اور نماز کو صحیح پڑھتا ہو اور اگر ماموم مرد ہو تو امام بھی مرد ہو۔ اگر تمام مامومین خواتین ہوں تو عورت کا امام جماعت ہونا جائز ہے۔

(رسالہ نماز و روزہ، م711، 712)

165

معذوروں کی اقتدا جائز ہونا مشکل ہے اور احتیاط یہ ہے کہ ترک کیا جائے اور یہ احتیاط ترک نہ ہوجائے اگرچہ معذور کا اپنے جیسے کے لئے امامت کرنا وجہ سے خالی نہیں ہے۔

(تحریر الوسیلہ، شرائط امام الجماعۃ، م5)

سوال: اگر کسی نے حجامت کی ہو اور حجامت کی جگہ کو پاک نہ کیا ہو تو امام جماعت کے طور پر نماز پڑھ سکتا ہے؟

جواب: جس چیز کے شرط ہونے یا مانع ہونے کا احتمال دیا جائے اس کی نفی کے لئے جماعت مستحب ہونے کے دلائل کافی ہیں۔ پس قاعدہ اولیہ کے مطابق امامت صحیح ہونے کی شرط یہ ہے ؛ امام کی نماز صحیح ہو مگر وہ صورت جو دلیل کے ذریعے مستثنی ہو بنابراین اس مسئلے میں جماعت صحیح ہے البتہ احتیاط بہتر ہے۔

(استفتاء، 9)

166

نماز جماعت صحیح ہونے میں کئی چیزیں شرط ہیں ؛

دوم: امام جس جگہ کھڑا ہو اس جگہ سے بلند نہیں ہونا چاہئے کہ جہاں مامومین کھڑے ہیں لیکن امام کی جگہ مامومین کہ جگہ سے تھوڑی سی اونچی ہو تو کوئی اشکال نہیں ہے۔ احتیاط یہ ہےکہ جس جگہ کے بارے میں عرفا یہ نہ کہا جائے کہ امام کی جگہ بلند ہے، اس پر اکتفا کیا جائے۔

(تحریر الوسیلہ، شرائط الجماعۃ، الثانی)

امام کی جگہ مقتدی کی جگہ سے بلند نہ ہو البتہ تھوڑی بلند ہونا (ایک بالشت سے کم) اشکال نہیں رکھتا ہے۔

(رسالہ نماز و روزہ، م717)

167

احتیاط یہ ہے کہ ماموم کے سجدے کی جگہ اور امام کے کھڑے ہونے کی جگہ یا اگلی صف والے کے کھڑے ہونے کی جگہ اور پچھلی صف والے کے سجدے کی جگہ کے درمیان ایک عام قدم سے زیادہ کا فاصلہ نہ ہو۔

(تحریر الوسیلہ، شرائط الجماعۃ، الثالث)

احتیاط واجب یہ ہے کہ امام کے کھڑا ہونے کی جگہ اور مقتدی کے سجدے کی جگہ کے درمیان اور اسی طرح اگلی صف والوں کے کھڑا ہونے کی جگہ پچھلی صف والوں کے سجدے کی جگہ کے درمیان ایک لمبے قدم (تقریبا ایک میٹر) سے زیادہ فاصلہ نہ ہو۔

(رسالہ نماز و روزہ، م720)

168

اگر ان لوگوں کے درمیان جو ایک صف میں کھڑے ہیں، ایک ممیز بچہ یعنی ایسا بچہ جو اچھے اور برے کو سمجھتا ہے، فاصلہ آجائے چنانچہ اس کی نماز کا باطل ہونا معلوم نہ ہو تو اقتدا کرسکتے ہیں۔

(العروۃ الوثقی، شرائط الجماعۃ، م22)

اگر جماعت میں ایک نابالغ بچہ اتصال کا ذریعہ بن جائے چنانچہ علم ہو کہ اس کی نماز صحیح ہے تو اقتدا کرکے نماز کو جماعت کے ساتھ پڑھ سکتا ہے۔

(رسالہ نماز و روزہ، م723)

169

اگر اگلی صف کے افراد کی نماز ختم ہوجائے تو ان کے پیچھے کھڑے افراد کا اقتدا جاری رہنے میں اشکال ہے اگرچہ وہ افراد فورا ہی پھر نماز جماعت میں شامل ہوجائیں لہذا احتیاط یہ ہے کہ وہ (پیچھے والے) فرادی کی نیت کرلیں اور یہ احتیاط ترک نہیں ہونا چاہیے۔

(تحریر الوسیلہ، شرائط الجماعۃ، م7)

اگر پہلی صف میں موجود تمام افراد کی نماز ختم ہوجائے یا سب فرادی کی نیت کریں تو اگر ان کے اور ان سے پہلی صف والوں کے درمیان ایک لمبے قدم سے زیادہ فاصلہ ہو تو ان کی نماز فرادی ہوجائے گی مگر اس صورت میں کہ جب جن افراد کی نماز ختم ہوگئی ہے وہ فوراً دوبارہ اقتدا کرلیں۔

(رسالہ نماز و روزہ، م724)

170

ماموم کو چاہئے کہ نماز ظہر اور عصر کی پہلی اور دوسری رکعت میں حمد اور سورہ نہ پڑھے اور مستحب ہے کہ اس کے بجائے ذکر پڑھے۔

(العروۃ الوثقی، احکام الجماعۃ، م1)

نماز ظہر اور عصر کی پہلی اور دوسری رکعت میں احتیاط واجب کی بناپر ماموم کو چاہئے کہ الحمد اور سورہ نہ پڑھے اور مستحب ہے کہ اس کے بجائے ذکر پڑھے۔

(رسالہ نماز و روزہ، م728)

171

ماموم کو چاہئے نماز میں پڑھنے والے اذکار کے علاوہ دوسرے افعال مثلا رکوع اور سجدوں کو امام کے ساتھ یا تھوڑی دیر بعد بجالائے اور اگر عمدا امام سے پہلے یا دیر سے انجام دے تو گناہ کیا ہے لیکن اس کی نماز صحیح ہے لیکن اگر مسلسل دو ارکان میں امام سے آگے جائے یا پیچھے رہ جائے تو اس کی نماز صحیح اور فرادی ہوہے اگرچہ احتیاط مستحب یہ ہے کہ نماز پوری کرے اور دوبارہ پڑھے ۔

(توضیح المسائل، م1470)

ماموم کے لئے ضروری ہے کہ نماز کے افعال کو امام کے ساتھ یا تھوڑی دیر سے بجالائے اور اگر عمداً امام سے پہلے بجالائے یا دیر سے بجالائے تو اس کی نماز فرادی ہوجائے گی۔

(رسالہ نماز و روزہ، م733)

172

اگر سہوا امام سے پہلے رکوع میں جائے اور اس طرح ہو کہ واپس پلٹنے کی صورت امام کی قرائت باقی نہیں بچتی ہے تو واجب ہے کہ سر اٹھائے اور امام کے ساتھ نماز پوری کرے اور اس کی نماز صحیح ہے اگرچہ احوط استحبابی یہ ہے کہ اس صورت میں نماز دوبارہ پڑھے اور اگر امام کے ساتھ ملحق ہونے کے لئے سر نہ اٹھائے تو اس کی نماز صحیح ہے۔

(العروۃ الوثقی، احکام الجماعۃ، م12)

اگر ماموم بھول کر امام جماعت سے پہلے رکوع میں چلا جائے تو ضروری ہے کہ رکوع سے سر اٹھائے اور دوبارہ امام کے ساتھ رکوع میں جائے اور امام کے ساتھ نماز کو ختم کرے اور اس کی نماز جماعت صحیح ہے اور اگر رکوع سے سر نہ اٹھائے تو اس کی نماز فرادی کی حیثیت سے صحیح ہے۔

(رسالہ نماز و روزہ، م734)

173

اگر دوسری رکعت میں اقتدا کرے تو امام کے ساتھ قنوت اور تشہد پڑھے گا اور احتیاط یہ ہے کہ تشہد پڑھتے وقت ہاتھ کی انگلیوں اور پاوں کے پنجے کو زمین پر رکھے اور زانو کو اٹھائے اور تشہد کے بعد امام کے ساتھ کھڑا ہوجائے اور حمد اور سورہ پڑھے اور اگر سورہ کے لئے وقت نہیں ہے تو حمد کو پورا کرے اور رکوع یا سجدے میں امام کے ساتھ پہنچے۔

(توضیح المسائل، م1439)

اگر ماموم دوسری رکعت میں اقتدا کرے تو مستحب ہے کہ امام کے ساتھ قنوت اور تشہد پڑھے اور احتیاط واجب یہ ہے کہ تشہد پڑھنے کے دوران نیم کھڑے ہونے کی حالت میں رک کر بیٹھ جائے اور تشہد کے بعد امام کے ساتھ کھڑے ہو کر الحمد و سورہ پڑھے اور اگر سورہ پڑھنے کا وقت نہیں تو صرف الحمد پڑھے اور امام کے ساتھ رکوع بجالائے۔

(رسالہ نماز و روزہ، م746)

174

جو شخص جانتا ہے کہ سورہ پڑھنے کی صورت میں امام کے ساتھ رکوع میں نہیں پہنچ سکتا ہے تو سورہ نہیں پڑھنا چاہئے لیکن اگر پڑھے تو اس کی نماز صحیح ہے۔

(توضیح المسائل، م1443)

اگر ماموم جانتا ہو کہ سورہ پڑھے تو امام کے ساتھ رکوع میں نہیں پہنچ سکے گا تو سورہ نہیں پڑھنا چاہئے اور چنانچہ پڑھے اور رکوع میں نہ پہنچے تو اس کی نماز فرادی ہوگی۔

(رسالہ نماز و روزہ، م748)

175

اگر کوئی شخص امام کی قرائت کے بعد اور رکوع سے پہلے فرادی کی نیت کرے تو اس پر قرائت واجب نہیں ہے بلکہ اگر امام کی قرائت کے درمیان میں فرادی کی نیت کرے تو کافی ہے کہ قرائت کا باقی حصہ خود پڑھے اگرچہ احتیاط (مستحب) مخصوصا دوسری صورت میں یہ ہے کہ قرائت کو ابتدا سے قصد قربت اور رجا کی نیت سے پڑھے۔

(تحریر الوسیلہ، صلاۃ الجماعۃ، م8)

اگر امام جماعت کی قرائت کے بعد ماموم فرادی کی نیت کرے تو قرائت پڑھنا لازم نہیں ہے لیکن اگر قرائت کے دوران فرادی کی نیت کرے تو چنانچہ الحمد پڑھنے کے بعد فرادی کی نیت کرے تو الحمد پڑھنے کی ضرورت نہیں ہے اور الحمد یا سورہ پڑھنے کے دوران فرادی کی نیت کرے تو احتیاط واجب یہ ہے کہ (شروع کرنے کے قصد کے بجائے) قربت مطلق کے قصد سے ابتدا سے پڑھے۔

(رسالہ نماز و روزہ، م752)

176

مستحب ہے کہ امام صف کے درمیان میں آگے کھڑا ہو اور پہلی صف میں صاحبان علم، کمال و تقوی کھڑے ہوں۔

(توضیح المسائل، م1482)

بہتر ہے کہ امام صف کے درمیان میں آگے کھڑا ہو اور پہلی صف میں صاحبان علم، کمال و تقوی کھڑے ہوں۔

(رسالہ نماز و روزہ، م754)

نماز جماعت کے بارے میں مخصوص مسائل

23

خواتین کے ذریعے مردوں کا نماز جماعت میں اتصال کوئی اشکال نہیں رکھتا ہے مثلا حرم مطہر امام رضا یا نماز جمعہ (استفتاء، 6)

24

سوال: اگر امام جماعت قضا نماز پڑھ رہا ہو اور ماموم نہیں جانتا ہو کہ اس کی نماز اصلی ہے یا احتیاطی تو کیا اس کی اقتدا کرسکتا ہے؟

جواب: یہی کہ مسئلے سے واقف امام جماعت خود کو دوسروں کے لئے اقتدا کے لئے پیش کرے تو اس کی اقتدا جائز ہے۔

(استفتائات جدید)

25

سوال: اگر میں اور میرا دوست ایک ساتھ تیسری رکعت میں امام سے ملحق ہوجائیں اور دونوں اقتدا کریں تو امام کی چوتھی رکعت مکمل ہونے کے بعد ہمیں باقی دو رکعتوں کو فرادی جاری رکھنا چاہئے اگر میں ان دونوں رکعتوں کو اپنے دوست کی اقتدا میں پڑھوں جو کہ میری طرح پہلی دو رکعتوں میں ماموم تھا تو کیا اس طرح کی اقتدا صحیح ہے؟

جواب: صحیح ہے۔

177

نماز جمعہ کے خطبوں کو ظہر سے پہلے دینا اس طرح کہ خطبے ختم ہونے کے دوران ظہر کا وقت ہوگیا ہو تو جائز ہے اور احتیاط یہ ہے کہ خطبے زوال کے بعد دیئے جائیں۔

(تحریر الوسیلہ، شرائط صلاۃ الجمعہ، م10)

امام جمعہ، نماز جمعہ کے خطبے ظہر سے پہلے دے سکتا ہے۔

(رسالہ نماز و روزہ، م772)

178

مستحب ہے کہ نماز جمعہ میں قرائت کو بلند آواز میں پڑھا جائے۔

(تحریر الوسیلہ، فروع صلاۃ الجمعہ، الخامس)

احتیاط کی بناپر نماز جمعہ کی قرائت بلند آواز میں پڑھنا چاہئے۔

(رسالہ نماز و روزہ، م774)

179

حاضرین پر خطبے سننا واجب ہے اور باتیں کرنا مکروہ ہے بلکہ احتیاط مستحب یہ ہے کہ خاموشی اختیار کریں اور خطبے کے دوران باتیں نہ کریں لیکن اگر باتیں کرنا سماعت ختم ہونے اور خطبے کا فائدہ ختم ہونے کا باعث ہو تو اس کو ترک کرنا لازم ہے۔

(تحریر الوسیلہ، فی شرائط صلاۃ الجمعہ، م14)

احتیاط کی بناپر نماز پڑھنے والوں کو چاہئے کہ امام کے خطبوں کو سنیں اور خاموش رہیں اور باتیں کرنے سے پرہیز کریں۔

(رسالہ نماز و روزہ، م779)

180

دونوں خطبوں میں حمد خدا واجب ہے اور احتیاط (واجب) یہ ہے کہ اس کے بعد اللہ تعالی کی (مدح و) ثنا کرے اور پیغمبر (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) پر درود بھیجنا پہلے خطبے میں احتیاط (واجب) کی بناپر ہے اور دوسرے خطبے میں بھی احتیاط کی بناپر واجب ہے۔

(تحریر الوسیلہ، فی شرائط صلاۃ الجمعہ، م7)

پہلے خطبے میں واجب ہے کہ خطیب اللہ کی حمد و ثناء کے بعد پیغمبراکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) پر درود بھیجے اور لوگوں کو تقوی کی نصیحت کرے اور قرآن کریم کا ایک مختصرسورہ پڑھے۔ دوسرے خطبے میں بھی حمد و ثناء الھی کے بعد پیغمبراکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) پر درود بھیجے اور احتیاط واجب یہ ہے کہ دوسرے خطبے میں بھی لوگوں کو تقوی کی نصیحت کرے اور قرآن کریم کا مختصر سورہ پڑھے۔

(رسالہ نماز و روزہ، م778)

نماز جمعہ کے بارے میں مخصوص مسئلہ

مسافر،امام جمعہ نہیں بن سکتا ہے۔

(استفتاء، 111)

181

جس شخص کو یقین یا گمان ہے کہ روزہ اس کے لئے مضر ہے اگرچہ ڈاکٹر کہے کہ مضر نہیں ہے، روزہ نہیں رکھنا چاہئے اور اگر روزہ رکھے تو صحیح نہیں ہے مگر یہ کہ قصد قربت کے ساتھ روزہ رکھے اور بعد میں معلوم ہوجائے کہ مضر نہیں تھا۔

(توضیح المسائل، م1743)

اگر کوئی جانتا ہو کہ روزہ اس کے لئے مضر ہے یا مضر ہونے کا معقول احتمال دے (یعنی ضرر کا خوف ہو) تو روزہ واجب نہیں ہے بلکہ بعض صورتوں میں حرام ہے خواہ یہ یقین اور خوف ذاتی تجربے پر مبنی ہو یا قابل اعتماد اور امین ڈاکٹر کے کہنے سے حاصل ہوا ہو یا دیگر معقول طریقوں سے حاصل ہوا ہو اور اگر روزہ رکھے تو صحیح نہیں ہے مگر یہ کہ قصد قربت سے رکھا ہو اور بعد میں علم ہوجائے کہ مضر نہیں تھا۔

(رسالہ نماز و روزہ، م792)

182

مستحب روزہ صحیح ہونے کے لئے گذشتہ شرائط کے علاوہ یہ بھی شرط ہے کہ اس کے ذمے قضا روزہ نہ ہو اور اس احتیاط کو بھی ترک نہ کرے کہ کسی قسم کا واجب روزہ اس کے ذمے نہ ہو خواہ وہ کفارے کا روزہ ہویا کوئی اور، بلکہ یہ شرط سب واجب روزوں کے لئے ہمہ گیر (کہ کسی قسم کا واجب روزہ اس کے ذمے نہ ہو) ہے۔

(تحریر الوسیلہ، شرائط صحت صوم، م2)

مستحب روزہ صحیح ہونے کے لئے لازم ہے کہ ماہ رمضان کے روزے کی قضا اور احتیاط واجب کی بناپر کوئی دوسرا واجب روزہ اس کے ذمے نہ ہو۔

(رسالہ نماز و روزہ، م796)

183

اگر مریض ماہ رمضان کے ظہر سے پہلے ٹھیک ہوجائے اور اذان صبح سے اس وقت تک روزے کو باطل کرنے والا کوئی کام انجام نہیں دیا ہے تو نیت کرے اور اس دن روزہ رکھے اور چنانچہ ظہر کے بعد ٹھیک ہوجائے تو اس دن کا روزہ اس پر واجب نہیں ہے۔

(تحریر الوسیلہ، الصوم، النیۃ، م4)

اگر بیمار شخص ماہ رمضان میں دن کے دوران ٹھیک ہوجائے تو اس دن نیت کرکے روزہ رکھنا واجب نہیں، لیکن اگر ظہر سے پہلے ٹھیک ہوجائے اور روزے کو باطل کرنے والا کوئی کام انجام نہ دیا ہو تو احتیاط مستحب یہ ہے کہ نیت کرکے روزہ رکھے اور ماہ رمضا ن کے بعد ضروری ہے اس کی قضا بجالائے۔

(رسالہ نماز و روزہ، م795)

184

انسان کمزوری کی وجہ سے روزہ افطار نہیں کرسکتا ہے لیکن اگر کمزوری اتنی زیادہ ہو کہ معمولا قابل تحمل نہ ہو تو روزہ افطار کرنے میں کوئی اشکال نہیں ہے۔

(تحریر الوسیلہ، القول فی شرائط صحۃ الصوم و وجوبہ، م1)

سوال: تازہ بالغ ہونے والی لڑکیوں کا روزہ اسی طرح ان لوگوں کا روزہ جو ان علاقوں میں رہتے ہیں جہاں دن لمبا ہوتا ہے، کیا حکم رکھتا ہے؟

جواب: اگر مکلف کی حالت ایسی ہو کہ جسمانی کمزوری یا دن لمبا ہونے کی وجہ سے روزہ رکھنا خود ہی حتی کہ سرگرمیاں ترک کرنے اور غذا کی رعایت کرنے کے باوجود حد سے زیادہ سخت ہو تو اس صورت میں احتیاط کی بنا پر روزہ رکھے اور جب حد سے زیادہ سختی میں پڑجائے تو افطار کرے اور اس کی قضا بجالائے لیکن روزے کا سخت ہونا کام، پڑھائی یا مطالعے میں مشغول ہونے کی وجہ سے ہو تو اس صورت میں فتوا کی بناپر روزہ رکھنا چاہئے اور جب حد سے زیادہ سختی میں پڑجائے تو افطار کرے اور اس کی قضا بجالائے۔

(استفتاء، 8)

185

ماہ رمضان میں رمضان کے علاوہ دوسرا روزہ نہیں ہوتا ہے خواہ واجب روزہ ہو یا مستحب، خواہ اس شخص پر ماہ رمضان کا روزہ رکھنے کا حکم ہو یا نہ ہو مثلا مسافر وغیرہ ۔

(تحریر الوسیلہ، الصوم، النیۃ، م3)

انسان ماہ رمضان میں کسی دوسرے روزے کی نیت نہیں کرسکتا البتہ اگر مسافر نے جو ماہ رمضان کا روزہ نہیں رکھ سکتا، نذر کی ہو کہ سفر میں مستحب روزہ رکھے گا تو اس صورت میں ماہ رمضان میں اس کے لئے نذر کا روزہ صحیح ہے۔ (البتہ ماہ رمضان میں نذر کا روزہ، ماہ رمضان کا روزہ شمار نہیں ہوگا اور ضروری ہے کہ بعد میں اس کی قضا رکھی جائے۔)

(رسالہ نماز و روزہ، م808)

امام خمینی: اگر کوئی شخص جانتا ہو کہ ایک دن کا روزہ اس پر واجب ہے اور نہیں جانتا ہو کہ اس کا اپنا روزہ ہے یا کسی دوسرے کی نیابت میں ہے تو مافی الذمہ کے قصد سے روزہ رکھنا کافی ہونا محل اشکال ہے۔

(العروۃ الوثقی، الصوم، النیۃ، م5حاشیہ امام)

آیت اللہ العظمی خامنہ ای:

سوال: کیا اس طرح روزے کی نیت کرسکتے ہیں کہ اپنے ذمے کوئی روزہ ہے تو اپنا اور اپنا قضا روزہ نہیں ہے تو باپ کے لئے اور اگر باپ پر بھی قضا روزہ نہیں ہے تو ماں کے لئے ہے؟

جواب: اشکال نہیں ہے۔

(استفتاء، 112)

186

اگر کوئی شخص ماہ رمضان ہونے کو نہیں جانتا ہو یا فراموش کرے اور ظہر سے پہلے متوجہ ہوجائے چنانچہ روزے کو باطل کرنے والا کوئی کام انجام نہیں دیا ہے تو نیت کرنا چاہئے اور اس کا روزہ صحیح ہے۔ اگر روزے کو باطل کرنے والا کوئی کام انجام دیا ہو یا ماہ رمضان ہونے کے بارے میں ظہر کے بعد متوجہ ہوجائے اس کا روزہ باطل ہے لیکن مغرب تک روزہ باطل کرنے والے امور کو انجام نہ دے اور رمضان کے بعد اس روزے کی قضا بھی بجالائے۔

(تحریر الوسیلہ، الصوم، النیۃ، م4)

اگر کوئی شخص ماہ رمضان میں بھول کر یا لاعلمی کی وجہ سے روزے کی نیت نہ کرے اور دن میں اس جانب متوجہ ہوجائے چنانچہ روزے کو باطل کرنے والا کوئی کام انجام دیا ہو تو روزے کی نیت نہیں کرسکتا خواہ ظہر سے پہلے متوجہ ہو یا بعد میں، تاہم اگر روزے کو باطل کرنے والا کوئی کام انجام نہ دیا ہو تو اس صورت میں کہ جب ظہر کے بعد متوجہ ہو تو روزے کی نیت صحیح نہیں ہے اور دونوں صورتوں میں مغرب تک روزے کو باطل کرنے والی چیزوں سے پرہیز کرنا ضروری ہے اور اگر ظہر سے پہلے متوجہ ہوجائے تو احتیاط واجب کی بنا پر ضروری ہے کہ روزے کی نیت کرے اور بعد میں اس دن کے روزے کی قضا بھی بجالائے۔

(رسالہ نماز و روزہ، م810)

187

اگر معین اور واجب روزے میں مثلا ماہ رمضان میں روزہ جاری رکھنے اور ختم کرنے میں تردید کا شکار ہوجائے تو روزہ باطل ہوتا ہے اسی طرح اگر اس کی تردید کی وجہ یہ ہو کہ کوئی چیز پیش آئے اور نہیں جانتا ہو کہ وہ چیز روزے کو باطل کرتی ہے یا نہیں۔ لیکن اس طرح قطعی نیت کرنا کہ روزے کو باطل کرنے والا کوئی کام انجام دے گا ،روزہ باطل نہیں کرتا ہے البتہ اگر قطعی نیت کرے اور اس بات کی طرف متوجہ ہو کہ اس کا لازمہ روزہ باطل کرنے کی نیت ہے لہذا اس کو بھی باقاعدہ طور پر قصد کرے تو اس کا روزہ باطل ہوتا ہے۔

(تحریر الوسیلہ، الصوم، النیۃ، م8)

اگر معین واجب روزے کے دوران دن میں روزہ جاری رکھنے یا نہ رکھنے میں تردد کا شکار ہوجائے یا روزے کو باطل کرنے والا کوئی کام انجام دینے کا ارادہ کرے لیکن انجام نہ دے تو احتیاط واجب کی بنا پر ضروری ہے کہ روزے کو پورا کرے اور بعد میں اس کی قضا بجالائے۔

(رسالہ نماز و روزہ، م815)

188

احتیاط واجب یہ ہے کہ روزہ دار غذا کے بدلے انجکشن لگانے سے اجتناب کرے۔

(توضیح المسائل، م1576)

احتیاط واجب یہ ہے کہ روزہ دار طاقتی انجکشن اور رگوں میں لگائے جانے والے انجکشن اور ہر قسم کے ڈرپ سے پرہیز کرے۔

(رسالہ نماز و روزہ، م823)

189

اگر ٹھنڈا ہونے کے لئے کلی وغیرہ کے ذریعے منہ میں پانی ڈالے اور بے اختیار حلق میں چلا جائے اسی طرح اگر بغیر کسی وجہ کے پانی منہ میں ڈالے اور بے اختیار حلق میں چلاجائے تو روزے کی قضا واجب ہے لیکن ہر وضو بلکہ ہر قسم کی طہارت کے لئے (کلی کرنے سے) روزہ باطل نہیں ہوتا ہے۔

(تحریر الوسیلہ، الصوم، ما یترتب علی الافطار، التاسع)

اگر روزہ دار وضو کے دوران (کہ جب منہ میں تھوڑا پانی گھمانا اور کلی کرنا مستحب ہے) اس اطمینان کے ساتھ کہ پانی حلق تک نہیں پہنچے گا، کلی کرے اور بے اختیار پانی حلق میں چلا جائے تو چنانچہ واجب نماز کے وضو کے لئے یہ کام انجام دیا ہو تو روزہ صحیح ہے لیکن اگر غیر واجب نماز کے وضو کے لئے یا وضو کے علاوہ کسی اور کام مثلاً ٹھنڈک پہنچانے کے لئے پانی ڈالا ہو اور بے اختیار پانی حلق میں چلا جائے تو احتیاط کی بنا پر اس دن کی قضا بجالانا ضروری ہے۔

(رسالہ نماز و روزہ، م910)

190

جو شخص رمضان کے روزے کی قضا بجا لانا چاہتا ہے اگر اذان صبح تک جنابت کی حالت میں رہے اگرچہ عمدا نہ ہو تو بھی اس کا روزہ باطل ہے۔

(تحریر الوسیلہ، ما یجب الامساک عنہ، الخامس)

جو شخص روزے کی قضا بجالانا چاہتا ہے اگر عمدا طلوع فجر تک غسل جنابت نہ کرے تو اس کا روزہ باطل ہے اور اگر سہوا غسل نہ کرے تو احتیاط کی بناپر اس کا روزہ باطل ہے۔

(رسالہ نماز و روزہ، م842)

191

اگر مجنب ماہ رمضان میں غسل کرنا بھول جائے اور ایک دن بعد یاد آئے تو اس دن کے روزے کی قضا کرے۔

(تحریر الوسیلہ، مایجب الامساک عنہ، الخامس)

اگر کوئی شخص ماہ رمضان میں غسل جنابت کرنا بھول جائے اور جنابت کی حالت میں صبح کرے تو اس دن کا روزہ صحیح ہے لیکن اگر یہ فراموشی کئی روز تک طول پکڑلے تو فراموشی کے ایام کے روزوں کی قضا کرنا ضروری ہے، البتہ نمازیں ہرصورت میں باطل ہیں۔

(رسالہ نماز و روزہ، م845)

192

اگر کوئی حکم سے جاہل ہونے کی وجہ سے جنابت پر باقی رہے چنانچہ جاہل مقصر ہو تو اقوی کی بناپر اور اگر جاہل قاصر ہو تو احتیاط واجب کی بناپر اس کا روزہ باطل ہے۔

(تحریر الوسیلہ، الصوم، مایجب الامساک، م18 سے ماخوذ)

اکر کسی شخص کو شک ہو کہ جنابت پر باقی رہنے سے روزہ باطل ہوتا ہے یا نہیں اور جنابت کی حالت میں روزہ رکھے تو احتیاط واجب کی بناپر اس کا روزہ باطل ہے اور ضروری ہے کہ قضا بھی بجالائے لیکن اگر یقین ہو کہ جنابت پر باقی رہنے سے روزہ باطل نہیں ہوتا ہے اور اس بناپر روزہ رکھے تو اس کا روزہ صحیح ہے اگرچہ روزے کی قضا کرنے میں احتیاط کی رعایت کرنا اچھا ہے۔

(رسالہ نماز و روزہ، م846)

193

خدا اور پیغمبر (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور ائمہ علیھم السلام) سے جھوٹی بات منسوب کرنا روزے کو باطل کرتا ہے اور احتیاط واجب یہ ہے کہ حضرت زھرا (علیہا السلام) اور دوسرے پیغمبروں اور ان کے جانشین بھی اس حکم میں فرق نہیں رکھتے ہیں۔

(تحریر الوسیلہ، الصوم، ما یجب الامساک عنہ، السادس)

خدا، پیغمبروں اور معصومین (علیہم السلام) سے جھوٹی بات منسوب کرنے سے احتیاط واجب کی بناپر روزہ باطل ہوجاتا ہے اگرچہ بعد میں توبہ کرے اور کہے کہ جھوٹی نسبت دی ہے۔

(رسالہ نماز و روزہ، م857)

194

اگر ایسی بات نقل کرنا چاہے جو سچ یا جھوٹ ہونا معلوم نہ ہو تو احتیاط واجب کی بناپر جس شخص سے سنا ہے یا جس کتاب میں دیکھا ہے اس سے نقل کرے لیکن خود اس کی خبر دے تو اس کا روزہ باطل نہیں ہوتا ہے۔

(العروۃ الوثقی، الصوم، المفطرات، م24)

کتابوں میں آنے والی روایات کو نقل کرنا جن کے بارے میں انسان کو جھوٹ ہونے کا علم نہ ہو کوئی اشکال نہیں ہے، اگرچہ احتیاط مستحب یہ ہے کہ ان کو کتاب کی طرف نسبت دیتے ہوئے نقل کرے۔

(رسالہ نماز و روزہ، م858)

195

اگر جانتا ہو کہ کوئی بات جھوٹ ہے اور ان سے نسبت دے اور بعد میں پتہ چلے کہ سچ تھی تو اس کا روزہ صحیح ہے اگرچہ جانتا ہو کہ خدا اور پیغمبر سے جھوٹ منسوب کرنا روزے کو باطل کرتا ہے۔

(تحریر الوسیلہ، الصوم، ما یجب الامساک عنہ، م12)

اگر روزہ دار جانتا ہو کہ خدااور پیغمبر سے جھوٹی بات منسوب کرنے سے روزہ باطل ہوجاتا ہے اور اس کے باوجود ایسی بات کہ جس کے جھوٹ ہونے کا علم رکھتا ہو، ان کی طرف نسبت دے اور بعد میں معلوم ہوجائے کہ سچ تھا تو احتیاط کی بناپر روزے کو پورا کرے اور بعد میں اس کی قضا بھی بجالائے۔

(رسالہ نماز و روزہ، م860)

196

غلیظ غبار حلق میں پہنچانے سے روزے کو باطل کرتا ہے۔

(تحریر الوسیلہ، الصوم، مایجب الامساک عنہ، الثامن)

احتیاط واجب کی بنا پر روزے دار کو چاہئے کہ غلیظ غبار مثلاً مٹی والی زمین پر جھاڑو دینے سے اٹھنے والا غبار حلق تک نہ پہنچائے۔

(رسالہ نماز و روزہ، م862)

197

جس شخص نے رمضان کے روزے کی قضا رکھا ہے اگر ظہر کے بعد عمدا ایسا کام کرے جو روزے کا باطل کرتا ہے تو دس فقیروں میں سے ہر ایک کو ایک مد (تقریبا دس گرام) کھانا دے اور اگر نہیں دے سکتا ہے تو تین دن روزہ رکھے جو احتیاط واجب کی بناپر مسلسل رکھنا چاہئے۔

(تحریر الوسیلہ، کتاب الکفارات، القول فی اقسامھا)

اگر کوئی شخص ماہ رمضان کے روزے کی قضا رکھے اور ظہر کے بعد عمدا1 روزے کو توڑدے تو ضروری ہے کہ دس فقیروں کو کھانا کھلائے اور اگر یہ نہیں کرسکتا ہو تو تین دن روزہ رکھے۔

(رسالہ نماز و روزہ، م921)

198

اگر کسی عذر کی وجہ سے کئی دن روزہ نہ رکھے اور بعد میں شک کرے کہ کب اس کا عذر برطرف ہوا تو روزہ چھوٹ جانے کی کم مقدار کی قضا کرے مثلا کوئی رمضان سے پہلے سفر میں تھا اور نہیں جانتا تھا کہ رمضان کی پانچویں کو سفر سے لوٹا تھا یا چھٹی کو تو پانچ روزے رکھ سکتا ہے اگرچہ احتیاط یہ ہے کہ زیادہ مقدار کی قضا کرے۔

(العروۃ الوثقی، فی احکام القضاء، م6

جس شخص نے ماہ رمضان میں کئی دن عذر کی وجہ سے روزہ نہیں رکھا ہو چنانچہ اگر عذر شروع ہونے کا وقت جانتا ہو مثلاً مہینے کی پانچویں تاریخ کو سفر کیا تھا لیکن دسویں کی رات کو واپس آیا تھا تا کہ چھوٹ جانے والے روزوں کی تعداد پانچ ہو یا گیارہویں کی رات کو واپس آیا تھا تا کہ چھے روزے چھوٹ گئے ہوں تو اس صورت میں احتیاط واجب یہ ہے کہ زیادہ دنوں کی قضا کرے۔

(رسالہ نماز و روزہ، م918)

199

عمدا انجام دینے والا ہر کام روزے کو باطل کرتا ہے اس میں کوئی فرق نہیں ہے کہ حکم کو جانتا تھا یا نہیں جانتا تھا جاہل مقصرمیں اقوی کی بناپر اور جاہل قاصر میں احتیاط (واجب) کی بناپر اور چنانچہ مسئلہ یاد کرسکتا تھا تو احتیاط واجب کی بناپر اس پر کفارہ ثابت ہوگا۔

(تحریر الوسیلہ، فیما یجب الامساک عنہ، م18)

اگر حکم شرعی سے مطلع نہ ہونے کی وجہ سے کوئی کام انجام دے جو روزے کو باطل کرتا ہے تو اس کا روزہ باطل ہے اور اس کی قضا کرنا چاہئے لیکن کفارہ واجب نہیں ہے۔

(رسالہ نماز و روزہ، م880)

200

ماہ رمضان میں سفر کرنا اگرچہ روزے سے فرار کرنے کے لئے ہی کیوں نہ ہو، جائز ہے لیکن ماہ رمضان کے 23 دن گزرنے سے پہلے مکروہ ہے مگر یہ کہ حج یا عمرے کا سفر ہو یا کوئی مال تلف ہونے یا کسی بھائی کی موت کے خوف سے سفر کرے۔

(تحریر الوسیلہ، شرائط صحۃ الصوم و وجوبہ، م6)

ماہ رمضان میں سفر کرنا اگرچہ روزے سے بچنے کے لئے ہی کیوں نہ ہو،جائز ہے۔ البتہ بہتر ہے کہ سفر نہ کرے مگر اس صورت میں کہ جب سفر کسی ضروری یا نیک کام کے لئے ہو۔

(رسالہ نماز و روزہ، م936)

201

اگر کسی شخص پر ماہ رمضان کے علاوہ کوئی اور معین روزہ واجب ہو تو اس دن سفر نہیں کرنا چاہئے اور اگر سفر میں ہو تو کسی جگہ دس دن ٹھہرنے کا قصد کرے اور اس دن روزہ رکھے لیکن اگر کسی معین دن روزہ رکھنے کی نذر کی ہے تو اس دن سفر کرسکتا ہے۔

(تحریر الوسیلہ، شرائط صحۃ الصوم و وجوبہ، م6)

جس شخص پر معین روزہ واجب ہو یا کئی روزوں کی قضا ہو اور وقت کم ہو تو سفر کرنے میں کوئی اشکال نہیں ہے اور اگر سفر میں ہے تو واپس آنا لازم نہیں ہے تاکہ اس دن یا چند دن روزہ رکھے مثلا اس شخص کی طرح جو سفر میں ہے اور روزہ اس پر ساقط ہے مثلا ماہ مبارک، اس حوالے سے روزوں کے اقسام میں کوئی فرق نہیں ہے۔

(استفتاء، 178)

202

اگر روزہ دار ظہر سے پہلے سفر کرے تو حدترخص تک پہنچنے کے بعد اپنا روزہ کھولنا چاہئے۔

(توضیح المسائل، م1721)

اگر کوئی ظہر سے پہلے سفر کرے چنانچہ رات سے ہی سفر کا قصد رکھتا ہو تو اس کا روزہ باطل ہے لیکن اگر دن میں سفر کا قصد کیا ہو تو احتیاط واجب کی بنا پر روزہ رکھنا ضروری ہے اور ماہ رمضان کے بعد اس کی قضا بھی کرے۔

(رسالہ نماز و روزہ، م939)

203

جو شخص بڑھاپے کی وجہ سے روزہ نہیں رکھ سکتا ہے یا اس کے لئے باعث مشقت ہے تو روزہ اس پر واجب نہیں ہے لیکن دوسری صورت (باعث مشقت) میں ہر روز کے لئے ایک مد (تقریبا دس سیر) گندم یا جو وغیرہ فقیر کو دے۔

جس شخص نے بڑھاپے کی وجہ سے روزہ نہیں رکھا ہے اگر رمضان کے بعد روزہ رکھ سکے تو احتیاط واجب کی بناپر جو روزے نہیں رکھے ہیں، ان کی قضا بجالائے۔

(تحریر الوسیلہ، شرائط صحہ الصوم، م8و 10)

بڑھاپے کی وجہ سے مرد یا عورت روزہ رکھنے کی طاقت نہیں رکھتے ہیں تو ان پر روزہ واجب نہیں ہے اسی طرح اگر روزہ رکھنا مشقت کا باعث ہو لیکن اس صورت میں ہر دن کے لئے ایک مد کھانا (مثلاً گندم، جو یا چاول) فقیر کو فدیہ دیں اور پہلی صورت میں بھی احتیاط کی بناپر یہ فدیہ دے اور دونوں صورتوں میں چنانچہ رمضان کے بعد روزہ رکھ سکیں تو احتیاط مستحب کی بناپر روزوں کی قضا کریں۔

رسالہ نماز و روزہ، م958)

204

اگر انسان کو زیادہ پیاس لگنے کی بیماری ہو اور پیاس کو تحمل نہیں کرسکتا ہو یا مشقت کا باعث ہو تو اس پر روزہ واجب نہیں ہے لیکن دوسری صورت میں ہر روز کے لئے ایک مد گندم یا جو وغیرہ فقیر کو دے اور چنانچہ بعد میں روزہ رکھ سکے تو احتیاط واجب کی بناپر جو روزے نہیں رکھے ہیں، ان کی قضا بجالائے۔

(تحریر الوسیلہ، شرائط صحۃ الصوم، م8)

اگر کوئی شخص ایسی بیماری میں مبتلا ہو کہ جس میں پیاس زیادہ لگتی ہو اور جس کو تحمل نہیں کرسکتا ہو یا پیاس کو تحمل کرنا اس کے لئے مشقت رکھتا ہو تو اس پر روزہ واجب نہیں ہے۔ البتہ دوسری صورت میں (جب مشقت ہو) ضروری ہے کہ ہر دن کے لئے ایک مد کھانا فقیر کو دے اور احتیاط واجب کی بناپر پہلی صورت میں بھی یہی فدیہ دے اور چنانچہ ماہ رمضان کے بعد روزہ رکھ سکے تو احتیاط مستحب کی بناپر روزوں کی قضا بجالائے۔

(رسالہ نماز و روزہ، م959)

205

اگر تحقیق کے بعد یقین یا گمان ہوجائے کہ صبح نہیں ہوئی ہے اور کوئی چیز کھالے اور بعد میں معلوم ہوجائے کہ صبح ہوئی تھی تو قضا واجب نہیں ہے بلکہ اگر تحقیق کے بعد شک کرے کہ صبح ہوئی ہے یا نہیں اور روزہ باطل کرنے والا کوئی کام کرے اور بعد میں معلوم ہوجائے کہ صبح ہوئی تھی تو قضا واجب نہیں ہے۔

(تحریر الوسیلہ، القول می ما یترتب علیہ الافطار، م12)

اگر تحقیق اور صبح نہ ہونے پر علم ہونے کے بعد روزہ باطل کرنے والا کوئی کام انجام دیا ہو اور بعد میں پتہ چلے کہ صبح ہوگئی تھی تو اس دن کی قضا واجب نہیں ہے۔

(رسالہ نماز و روزہ، م905)

بڑے بیٹے پر واجب ہے کہ باپ سے (سرکشی اور بغاوت کے علاوہ) قضا ہونے والے روزوں کی قضا بجالائے البتہ اگر عمدا اور سرکشی کرتے ہوئے ترک کیا ہے— تو اس کی قضا واجب نہیں ہے لیکن احتیاط یہ ہے کہ اس صورت میں بھی واجب ہے بلکہ یہ احتیاط ترک نہیں ہونا چاہئے لیکن بڑے بیٹے پر ماں کے قضا روزے واجب نہیں ہیں اگرچہ احتیاط یہ ہے کہ اس کو بجالائے۔

(تحریر الوسیلہ، قضاء صوم شہر رمضان، م12 و فی صلاۃ القضاء، م16)

اگر باپ نےاور نیز احتیاط واجب کی بنا پر ماں نے سفر کے علاوہ کسی اور عذر کی وجہ سے اپنے روزے نہ رکھے ہوں اور قضا کرنے پر قادر ہوتے ہوئے قضا نہ کی ہو تو بڑے بیٹے پر واجب ہے کہ ان کی وفات کے بعد خود یا کسی کو اجیر بنا کر ان روزوں کی قضا بجالائے لیکن سفر کی وجہ سے جو روزے نہ رکھے ہوں ان کی قضا بڑے بیٹے پر واجب ہے اگرچہ والدین قضا بجالانے کی فرصت نہیں رکھتے تھے یا ممکن نہیں تھا۔

والدین نے جو روزے عمداً نہیں رکھے ہیں احتیاط واجب کی بناپر بڑے بیٹے پر واجب ہیں۔

(رسالہ نماز و روزہ، م934 و 935)

207

سر کو پانی میں ڈبونے اور امالہ کرنے سے کفارہ واجب ہونا احتیاط (واجب) کی بنا پر اور باقی مبطلات میں فتوی کی بناپر ہے بلکہ جھوٹی بات کی نسبت دینے میں بھی کفارہ واجب ہے لیکن قے کرنا کفارے کا باعث نہیں ہے اور احتیاط (واجب) کی بناپر عالم اور جاہل مقصر کے درمیان کوئی فرق نہیں ہے لیکن جاہل قاصر جو سوال کرنے کی طرف بھی متوجہ نہیں تھا، ظاہر یہ ہے کہ اس پر کفارہ دینا واجب نہیں ہے۔

(تحریر الوسیلہ، فیما یترتب علی الافطار، م1)

اگر ماہ رمضان میں روزہ باطل کرنے والا کوئی کام عمدا اور اختیار کے ساتھ اور کسی شرعی عذر کے بغیر انجام دے تو روزہ باطل ہونے اور قضا واجب ہونے کے علاوہ کفارہ عمدی بھی انسان پر واجب ہوتا ہے خواہ کفارہ ہونا جانتا ہو خواہ نہیں جانتا ہو۔

خدا اور پیغمبروں اور معصومین (علیہم السلام) سے جھوٹی بات کی نسبت دینے اور غلیظ غبار کے حلق تک پہنچانے اور پانی میں سر کو ڈبونے سے احتیاط واجب کی بناپر کفارہ واجب ہوتا ہے۔

(رسالہ نماز و روزہ، م879)

208

اگر تینوں کفارہ عمد میں سے کوئی بھی انجام نہ دے سکے تو جتنا ممکن ہو فقیروں کو کھانا دے اور کھانا نہیں دے سکتا ہے تو استغفار کرے اگرچہ مثلا ایک مرتبہ کہے: استغفراللہ اور آخری صورت میں احتیاط واجب یہ ہے کہ جب بھی ممکن ہو کفارہ ادا کرے۔

(تحریر الوسیلہ، القول فیما یترتب علی الافطار، م11)

اگر کوئی شخص کفارہ عمدی کے تین واجبات جن میں اس کوانتخاب کرنے میں اختیار ہے، کوئی بھی کام انجام دینے پر قادر نہ ہو تو ضروری ہے جتنے فقیروں کو کھانا دے سکتا ہو کھانا کھلائے اور احتیاط یہ ہے کہ استغفار بھی کرے اور اگر کھانا کھلانے پر بالکل بھی قدرت نہ رکھتا ہو تو استغفار کرنا کافی ہے یعنی دل اور زبان سے کہے : استغفِرُ اللّٰہَ (اے اللہ تجھ سے بخشش طلب کرتا ہوں) اور اگر بعد میں روزہ رکھ سکے یا فقیروں کو کھانا دے سکے تو احتیاط مستحب یہ ہے کہ اس کو انجام دے۔

(رسالہ نماز و روزہ، م893، 894)

209

اگر روزہ دار ماہ رمضان میں کئی مرتبہ روزہ باطل کرنے والا کوئی کام انجام دے تو سب کے لئے ایک کفارہ کافی ہے۔

(تحریر الوسیلہ، القول فیما یترتب علی الافطار، م3)

اگر روزہ دار ایک دن میں ایک دفعہ سے زیادہ مبطلات روزہ کو انجام دے توصرف ایک کفارہ واجب ہے۔ البتہ اگرجماع یا استمناء کے ذریعے روزہ باطل کرے تو احتیاط واجب یہ ہے کہ جماع یا استمنا کی تعداد کے مطابق کفارہ دے۔

(رسالہ نماز و روزہ، م896)

210

اگر حرام چیز کے ذریعے روزہ باطل کرے تو احتیاط کی بناپر کفارہ جمع (تینوں کفارے) اس پر واجب ہے اور چنانچہ تینوں دینا ممکن نہ ہوتو جو بھی ممکن ہو انجام دے۔

(تحریر الوسیلہ، فیما یترتب علی الافطار، م2)

اگر کوئی شخص حرام طریقے سے جماع کر کے یا حرام چیز کھا کر یا پی کر ماہ رمضان میں اپنا روزہ باطل کرلے تو تین کفاروں میں سے ایک کافی ہے، اگرچہ احتیاط مستحب ہے کہ تینوں کفارے (ایک غلام کو آزاد کرنا، ساٹھ دن روزے رکھنا اور ساٹھ فقیروں کو کھانا کھلانا) دے۔

(رسالہ نماز و روزہ، م897)

211

اگر عذر کی وجہ سے روزہ نہ رکھے اور آئندہ رمضان تک وہ عذر باقی نہ رہے اور دوسرا عذر بھی پیش نہ آئے اس کے باوجود سستی کرے اورآئندہ رمضان پہنچ

جائے تو ہر دن کے لئے ایک مد کھانا دے اور اگر عذر ختم ہونے کے بعد قضا کرنے کا مصمم ارادہ تھا اور وقت تنگ ہونے پر دوسرا عذر پیش آئے تو احتیاط (واجب) کی بناپر کفارہ (ایک مد کھانا) اور قضا دونوں بجالائے۔

(تحریر الوسیلہ، قضاء صوم شہر رمضان، م9)

اگر کوئی شخص ماہ رمضان میں کسی عذر کی وجہ سے روزہ نہ رکھے اور رمضان کے بعد عذر برطرف ہوجائے اور اسی حالت میں اپنے روزوں کی قضا بجا نہ لائے یہاں تک کہ آئندہ رمضان پہنچ جائے تو روزے کی قضا کے علاوہ ہر دن کے لئے ایک مد کھانا فقیر کو دے۔

(رسالہ نماز و روزہ، م928)

212

اگر کسی نے عمدا اپنا روزہ باطل کردیا ہو اگر ظہر کے بعد سفر کرے یا ظہر سے پہلے کفارے سے بچنے کے لئے سفر کرے تو اس سے کفارہ ساقط نہیں ہوگا بلکہ اگر ظہر سے پہلے کوئی سفر پیش آئے تو احتیاط کی بناپر اس پر کفارہ واجب ہے۔

(تحریر الوسیلہ، الصوم، فیما یترتب علی الافطار، م5)

جس شخص نے عمدا اپنا روزہ باطل کیا ہے اگر اس دن سفر کرے تو کفارہ ساقط نہیں ہوتا ہے۔

(رسالہ نماز و روزہ، م885)

213

اگر روزہ دار پر پیاس غلبہ کرے اس طرح کہ پیاس سے مرنے کا خوف ہوجائے تو ضرورت کے مطابق اتنا پانی پی سکتا ہے کہ موت سے نجات مل جائے لیکن اس دن کا روزہ باطل ہوگا اور ماہ رمضان کا روزہ ہے تو اس صورت میں دن کے بقیہ حصے میں کھانے پینے سے اجتناب کرے لیکن ماہ رمضان کے علاوہ میں خواہ معین ہو خواہ غیر معین، اجتناب کرنا واجب نہیں اگرچہ معین واجب روزے میں اجتناب کرنا احتیاط کے مطابق ہے۔

(العروۃ الوثقی، احکام المفطرات، م5)

اگر رمضان کے روزے کے دوران روزے دار کو اس قدر پیاس لگے کہ مرنے کا خوف ہوجائے تو ضرورت کے مطابق پانی پینا جائز ہے جس سے موت سے نجات مل جائے اور دن کے بقیہ حصے میں کھانے پینے سے اجتناب کرے اور بعید نہیں ہے کہ اس کا روزہ صحیح ہو۔ ماہ رمضان کے علاوہ دوسرے روزے بھی احتیاط واجب کی بنا پر ماہ رمضان سے ملحق ہیں۔

(استفتاء، 7)

214

پہلی تاریخ پانچ طریقوں سے ثابت ہوتی ہے ؛

1۔ مکلف چاند دیکھے

2۔ شہرت جو علم کا باعث ہو

3۔ شرعی بینہ (دو عادل افراد کی گواہی)

4۔ گذشہ مہینے کے تیس دن گزرنا

5۔ حاکم شرع کا حکم

(تحریر الوسیلہ، الصوم، طریق ثبوت الهلال)

پانچ طریقوں سے پہلی تاریخ ثابت ہوتی ہے:

1۔ مکلف خود چاند دیکھے ؛

2۔ دو عادل افراد گواہی دیں، اس صورت میں کہ جب لوگوں کی بڑی تعداد رؤیت سے انکار نہ کرے اور ان دو عادل افراد میں غلطی کا گمان تقویت نہ پکڑے ؛

3۔ ایسی شہرت جو علم یا اطمینان کا باعث ہو ؛

4۔ گذشتہ مہینے کے تیس دن گذر جائیں ؛

5۔ حاکم شرع حکم دے۔

(رسالہ نماز و روزہ، م961)

215

جدید آلات کے ذریعے رویت ہلال کا کوئی اعتبار نہیں ہے پس اگر سائز بڑا دکھانے یا نزدیک دکھانے والے بعض آلات مثلا ٹیلی سکوپ سے چاند نظر آئے لیکن ان آلات کے بغیر قابل رؤیت نہ ہو تو پہلی تاریخ کا حکم نہیں ہوگا۔

(تحریر الوسیلہ، ج2، المسائل المستحدثہ، مسائل الصلاۃ و الصوم، م18)

رؤیت ہلال کے لئے طبیعی (غیر مسلح) آنکھ اور جدید ٹیکنالوجی (مسلح آنکھ) کے ذریعے دیکھنے میں کوئی فرق نہیں ہے، لہذا جس طرح طبیعی آنکھ سے چاند نظر آئے تو پہلی تاریخ کا حکم آتا ہے اسی طرح عینک، دوربین اور ٹیلی سکوپ کے ذریعے چاند دکھائی دے تو بھی پہلی تاریخ ثابت ہوگی لیکن کمپیوٹر کے ذریعے تصویر لینے سے چونکہ رؤیت کہلانا معلوم نہیں ہے لہذا پہلی تاریخ ثابت ہونا محل اشکال ہے۔

(رسالہ نماز و روزہ، م963)

216

اگر روزہ شوہر کے حق میں مانع بن جائے یا روزہ رکھنے سے منع کیا ہو تو احتیاط واجب یہ ہے کہ عورت مستحب روزہ نہ رکھے۔

(تحریر الوسیلہ، اقسام الصوم، المحظور منہ)

بعض حرام روزے درج ذیل ہیں ؛

4۔ شوہر کی حق تلفی کی صورت میں عورت کا مستحب روزہ ۔

(رسالہ نماز و روزہ، م976)

217

بعض روزے جو مستحب موکد ہیں ؛

7۔ ہر جمعرات اور جمعہ کو روزہ رکھنا

(تحریر الوسیلہ، اقسام الصوم، المندوب منہ)

(جن دنوں میں روزہ رکھنا حرام یا مکروہ ہے ان کے علاوہ) پورے سال کے دنوں میں روزہ مستحب ہے لیکن بعض دنوں میں مستحب موکد ہے، منجملہ:

8۔ ہر جمعرات اور جمعہ کو روزہ رکھنا

(رسالہ نماز و روزہ، م977)

218

مکروہ روزے

1۔ میزبان کی اجازت کے بغیر مہمان کا مستحب روزہ اور اسی طرح اس کی طرف سے منع کے ساتھ روزہ رکھنا کہ احتیاط یہ ہے کہ روزہ نہ رکھے۔

2۔ جس کو روزہ رکھنے سے عرفہ کی دعا پڑھنے میں ضعف اور کمزوری ہوتی ہے بہتر ہے کہ عرفہ کے دن روزہ نہ رکھے۔

3۔ عاشورا کا روزہ

4۔ والدین کی اجازت کے بغیر اولاد کا روزہ رکھنا اگر ان کے لے اذیت کا سبب نہ ہو۔

(تحریر الوسیلہ، اقسام الصوم، المکروہ منہ)

مکروہ روزے مندرجہ ذیل ہیں:

میزبان کی اجازت کے بغیر یا منع کرنے کے باوجود مہمان کا روزہ رکھنا ؛

عرفہ کے دن روزہ رکھنا جب کمزوری کے باعث عرفہ کے اعمال میں رکاوٹ بن جائے۔

عاشورا کا روزہ

ماں باپ اور دادا کی اجازت کے بغیر کے اولاد کا روزہ جب انکے لے اذیت کا باعث نہ ہو

(رسالہ نماز و روزہ، م978)

26

وہ روزہ باطل ہے جو خلل (حرج و مرج) کا باعث ہو۔

(استفتاء، 103)

27

اگر کوئی جانتا ہو کہ روزہ قابل توجہ درد کا باعث ہے مثلا سر یا آنکھ کا درد، تو روزہ رکھنا واجب نہیں۔

(استفتاء، 1)

اگر حاملہ عورت کے وضع حمل کا وقت قریب ہو چنانچہ روزہ رکھنا بچے کے لئے یا خود اس کے لئے مضر ہونے کا خوف ہو تو روزہ واجب نہیں ہے اور پہلی صورت میں (جب بچے کے لئے مضرہو) ہر دن کے لئے ایک مد کھانا یعنی گندم یا جو وغیرہ (فدیہ کے طور پر) فقیر کو دینا ضروری ہے اور ماہ رمضان کے بعد اس کی قضا بھی بجالائے اور دوسری صورت میں جب اپنے لئے مضر ہو تو ضروری ہے کہ جو روزے نہیں رکھے ہیں ان کی قضا کرے اور احتیاط کی بنا پر فدیہ بھی دے۔ جس عورت کا وضع حمل قریب نہ ہو اس کے لئے مذکورہ احکام احتیاط واجب پر مبنی ہیں۔

(رسالہ نماز و روزہ، م954)

29

اگر حاکم کے حکم کے ذریعے پہلی تاریخ ثابت ہونے کے قائل ہوجائیں تو اس کے ثبوت کے لئے کسی خاص الفاظ کی ضرورت نہیں بلکہ اپنی رائے پیش کرتے ہوئے کہے کہ کل عید ہے تو کافی ہے۔

(استفتاء، 106)

30

جو لوگ حاکم کا حکم قبول کرتے ہیں لیکن چشم مسلح (جدید ٹیکنالوجی سے رویت ہلال) کو قبول نہیں کرتے ہیں، ان کے لئے اس حاکم کا حکم جو رویت ہلال میں چشم مسلح کو قبول کرنے پر مبنی ہو، نافذ ہے۔

(استفتاء، 106)

31

جو شخص صبح، مسافت شرعی کے برابر وطن سے سفر کرچکا ہو، اگر ظہر سے پہلے واپس آئے لیکن شک ہو کہ اذان ظہر تک پہنچا تھا یا نہیں تو اس کا روزہ صحیح نہیں ہے۔

(استفتاء، 106)

219

اعتکاف صحیح ہونے میں کئی امور شرط ہیں ؛

پنجم: اعتکاف ان چار مساجد (مسجد الحرام، مسجد نبوی، مسجد کوفہ اور مسجد بصره) میں سے کسی ایک میں ہو اور ان مساجد کے علاوہ میں محل اشکال ہے پس دوسری جامع مساجد میں احتیاط واجب کی بناپر رجاء اور مطلوبیت کے احتمال کے قصد بجا لائے لیکن جامع مساجد کے علاوہ میں قبیلے یا بازار کی مسجد میں جائز نہیں ہے۔

(تحریر الوسیلہ، شروط الاعتکاف، الخامس)

چار مساجد (مسجد الحرام، مسجد نبوی (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) ، مسجد کوفہ اور مسجد بصره) میں سے کسی ایک میں اعتکاف کی فضیلت زیادہ ہے لیکن تمام جامع مساجد میں اعتکاف کے لئے بیٹھنا جائز ہے۔ جامع مسجد کے علاوہ باقی مساجد میں اگر نماز جماعت قائم ہوتی ہو اور عادل امام جماعت ہو تو رجا کے قصد سے اعتکاف صحیح ہے۔

(رسالہ نماز و روزه، م994)

220

اگر معتکف مسجد سے باہر جانے پر مجبور ہوجائے تو احتیاط یہ ہے کہ نزدیک ترین راستہ انتخاب کرے اور ضرورت کی مقدار پر اکتفا کرے اور امکان ہو تو سائے میں نہ بیٹھے اور احتیاط یہ ہے کہ بلکل نہ بیٹھے مگریہ کہ مجبور ہوجائے بلکہ احتیاط مستحب یہ ہے کہ سایہ میں نہ چلے۔

(تحریر الوسیلہ، شروط الاعتکاف، م9)

اگرکوئی شخص ضرورت کی وجہ سے مسجد سے باہر نکلنے پر مجبور ہوجائے تو ضروری ہے کہ بلاضرورت تاخیر مثلاً بیٹھنا یا سائے میں آرام کرنا وغیرہ سے اجتناب کرے اور ضرورت سے زیادہ مسجد سے باہر نہ رہے۔

(رسالہ نماز و روزه، م999)

221

معتکف پر کئی امور حرام ہیں ؛

منجملہ عورتوں کے ساتھ مباشرت کرنا اور چھونا اور شہوت سے بوسہ لینا حرام ہے بلکہ یہ امور اعتکاف کو باطل کرتے ہیں۔

(تحریر الوسیلہ، فی احکام الاعتکاف)

معتکف پر کئی کام حرام ہیں منجملہ جنسی مباشرت اور احتیاط کی بناپر بیوی کو چھونا اور شہوت کے ساتھ بوسہ لینا حرام ہونے کے علاوہ اعتکاف باطل ہونے کا بھی باعث بنتا ہے۔

(رسالہ نماز و روزه، م1003)

اعتکاف کے بارے میں مخصوص مسئلہ

32

اگر معتکف مسئلے سے جاہل ہونے کی وجہ سے قضا روزہ واجب ہوتے ہوئے مستحب روزہ رکھے اور پہلے دن ظہر سے پہلے مسئلے کی طرف متوجہ ہوجائے اور قضا روزے کی نیت کرے تو اس کا اعتکاف صحیح ہے۔

(استفتاء، 557)

222

معدنی کان کا نصاب احتیاط کی بناپر 105 مثقال معمولی چاندی یا 15 مثقال سونا ہے یعنی اگر جس چیز کو گنج سے نکالا ہے اخراجات نکالنے کے بعد اس کی قیمت 105 مثقال چاندی یا 15 مثقال سونے کے برابر ہوجائے تو احتیاط واجب کی بنا پر خمس دینا چاہیے۔

(تحریر الوسیلہ، القول فی ما یجب فیہ الخمس، الثانی، المعدن)

اگر معدنی کان سے کوئی چیز نکالے چنانچہ نکالے گئے مواد کی قیمت اس کو نکالنے اور صاف کرنے کے اخراجات نکالنے کے بعد 15 مثقال سونے کے برابر ہو تو اس کا خمس ادا کرنا واجب ہے اور اس کی قیمت اس مقدار سے کم ہوتو خمس نہیں ہے۔

(جزوہ خمس، م4)

223

اگر غوطہ خوری یعنی سمندر میں جاکر موتی اور ہیرا جیسے جواہرات نکالے خواہ اگنے والے ہوں خواہ معدنی، چنانچہ باہر نکالنے کے اخراجات نکالنے کے بعد اس کی قیمت 15 سونے کے چنے کے برابر ہوجائے تو اس کا خمس ادا کرنا چاہئے خواہ ایک دفعہ سمندر سے نکالے خواہ چند مرتبہ نکالے، باہر نکالنے والی چیز ایک جنس کی ہو خواہ کئی اجناس کی۔

اگر بڑے دریاوں مثلا دجلہ اور فرات میں ڈبکی لگائے اور جواہرات باہر نکالے چنانچہ اس دریا سے جواہرات نکالتے ہیں تو اس کا خمس دینا چاہئے۔

(تحریر الوسیلہ، القول فی ما یجب فیہ الخمس، الرابع، الغوص و م4)

غوطہ خوری کے ذریعے نکالنے والے جواہر پر خمس واجب ہونے میں کوئی فرق نہیں ہے کہ سمندر سے نکالنے والی چیز ایک جنس کی ہو یا کئی اجناس کی، ایک دفعہ ہو یا کئی دفعہ جو نزدیک ہوں اور احتیاط واجب کی بناپر بڑے دریا مثلا نیل، فرات اور کارون بھی سمندر کے حکم میں ہیں۔

(جزوہ خمس، م9)

224

ساتواں: حلال جو حرام سے مخلوط ہوا ہے؛ اگر اس کا مالک معدود افراد کے درمیان ہو تو احتیاط یہ ہے کہ اس کا کھاتہ کلئیر کرے (اور کسی طریقے سے ان کی رضایت حاصل کرے) پس اگر ممکن نہ ہوتو (مالک تعیین کرنے کے لئے) قرعہ اندازی کرے۔

(تحریر الوسیلہ، القول فی ما یجب فیہ الخمس، السابع)

اگر مال کا مالک معدود افراد کے درمیان ہو تو احتیاط یہ ہے کہ کسی بھی طریقے سے ان کی رضایت حاصل کرے اور اگر ممکن نہ ہو اور کسی ایک طرف کا مال ہونے کا زیادہ امکان نہ ہوتو افراد کے درمیان برابر تقسیم کرے۔

(درس خارج مکاسب محرمہ، ج614 و 615)

225

ساتواں: حلال جو حرام سے مخلوط ہوا ہے۔ اگر اس کا مالک معلوم نہ ہو یا لامحدود افراد میں ہو تو احتیاطا حاکم کے اذن سے جس کو چاہے صدقہ دے جب تک کسی شخص کے بارے میں خصوصی گمان نہ ہو (کہ اس کا مالک ہے) ورنہ احتیاط ترک نہ کرے اور اسی مخصوص شخص کو صدقہ دے اس شرط کے ساتھ کہ وہ شخص صدقے کا مستحق ہو۔

(تحریر الوسیلہ، القول فی ما یجب فیہ الخمس، السابع)

مجہول المالک مال کا مالک معلوم کرنے کے لے جستجو کرنا واجب ہے اور مالک ملنے کی صورت میں مال اسی کو واپس کرے اور اگر ملنے سے ناامید ہوجائے تو اس کی طرف سے فقیر کو صدقہ دے اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ حاکم شرع سے اجازہ لے۔

(درس خارج مکاسب محرمہ، ج588)

226

اگر پتہ چلے کہ حرام کی مقدار خمس سے زیادہ ہے لیکن اس مقدار کو نہیں جانتا ہو تو مال کو حلال اور پاک کرنے میں خمس نکالنا کافی ہے مگر یہ کہ احتیاط (مستحب) یہ ہے کہ خمس دینے کے علاوہ حرام کے بارے میں ایسی چیز دے کر حاکم شرع سے مصالحت کرے جس کو دینے کے بعد بری الذمہ

ہونے کا یقین ہوجائے اور مجہول المالک کا حکم اس پر جاری کرے اور اس سے زیادہ احتیاط یہ ہے کہ یقینی مقدار حاکم شروع کے حوالے کرے اور مشکوک کے بارے میں مصالحت کرے اور حاکم شرع اس کو دونوں مصرف (خمس اور مجہول المالک کے مصرف) پر تطبیق کرتے ہوئے احتیاط کرے۔

(تحریر الوسیلہ، القول فی ما یجب فیہ الخمس، م28)

اگر غیر سے متعلق مال کی مقدار دقیق معلوم نہ ہو لیکن اجمالی طور پر جانتا ہو کہ پانچویں حصے سے زیادہ ہے تو احتیاط کی بناپر خمس کو جتنی مقدار زائد ہونے پر یقین ہے اس کے ساتھ حاکم شرع کو دے تاکہ ان موارد میں خرچ کرے جو خمس اور صدقہ دونوں کا مصرف شمار ہوتے ہیں۔

(جزوہ خمس، م13)

227

مجہول المالک والے مال کو صدقہ دینے کے بعد اس کا مالک مل جائے تو احتیاط واجب کی بناپر صدقہ دینے والا ضامن ہے۔

(العروۃ الوثقی، کتاب الخمس، حاشیہ م33)

مجہول المالک والے مال کو صدقہ دینے کے بعد اس کا مالک مل جائے اور صدقہ دینے پر راضی نہ ہو تو صدقہ دینے والا ضامن نہیں ہے اور مالک کو اس کی مثل یا قیمت ادا کرنا لازم نہیں ہے۔

(درس خارج مکاسب محرمہ، ج596)

228

اگر کسی کے پاس وہ چیزیں ہیں جن پر خمس واجب نہیں ہوا ہے یا خمس ادا کیا گیا ہے اور بازار میں ان کی قیمت بڑھ جائے تو بڑھنے والی قیمت کا اس پر خمس واجب نہیں ہے اس صورت میں جب یہی اشیاء تجارت میں مال یا سرمایہ نہ ہوں مثلا ان کو خریدنے کا مقصد ان کو محفوظ رکھنا اور ان کی منفعت اور پیداوار سے استفادہ کرنا ہو لیکن اگر مقصد یہ ہو کہ ان اشیاء سے تجارت کرے تو بڑھنے والی قیمت پر سال پورا ہونے کے بعد خمس واجب ہے اس شرط کے ساتھ کہ ان کو فروخت کرنا اور قیمت وصول کرنا ممکن ہو اور اگر فقط آئندہ سال میں ممکن ہو تو قیمت میں ہونے والا اضافہ اس سال کی منفعت ہوگا نہ گذشتہ سال کی منفعت۔

(تحریر الوسیلہ، القول فی ما یجب فیہ الخمس، م8)

ارث اور ہبہ پر خمس نہیں ہے اگرچہ ان کی قیمت بڑھ گئی ہو مگر یہ کہ اس کو سرمایہ بنائے (یعنی بیچنے کے لئے رکھے) اس صورت میں احتیاط واجب کی بناپر فروخت کرنے کے بعد اس کی قیمت میں ہونے والا اضافہ سال کی درآمد شمار ہوگا اور خمس کے سال کے اختتام پر موجود ہونے کی صورت میں اس کا خمس دینا چاہئے۔

اگر وہ چیز جو اخراجات کا حصہ نہیں ہے، بیچنے کی نیت کے بغیر سال کی درآمد سے خریدے تو سال کے اختتام پر اس کی جتنی قیمت بنتی ہے اس کا خمس ادا کرے اور قیمت بڑھ جائے تو بڑھنے والی قیمت پر (بازار میں بڑھنے والا ریٹ) جب تک فروخت نہ کیا جائے، خمس نہیں لگے گا اور فروخت کرنے کے بعد افراط زر کی مقدار کٹوتی کے بعد بڑھنے والی مقدار فروخت کرنے والے سال کی منفعت میں شمار ہوگی۔

(جزوہ خمس، م40، 44، 53)

229

اگر سال کے آغاز میں اخراجات کے لئے قرض لے لے یا ضرورت کی بعض اشیاء کو ادھار پر خریدے یا فائدہ ملنے سے پہلے سرمایہ میں سے ایک مقدار اخراجات میں خرچ کرے تو اسی اندازے کے مطابق منفعت سے کم کرنا جائز ہے۔

(تحریر الوسیلہ، القول فی ما یجب فیہ الخمس، م20)

اگر منفعت ملنے سے پہلے زندگی کے اخراجات کے لئے قرض لے لے یا جس پیسے پر خمس نہیں لگا ہے (مثلا ارث) اس سے نکالے تو احتیاط واجب کی بناپر ان اخراجات کو منفعت سے کم نہیں کرسکتا ہے اور اس کا خمس دینا چاہئے لیکن اگر منفعت حاصل ہونے کے بعد اس مال کو زندگی کے اخراجات میں خرچ کرے جس پر خمس نہیں لگا ہے تو سال کے اختتام پر اسی مقدار میں درآمد سے کم ہوگا۔

(استفتاء، 10)

سوال: اگر درآمد ملنے کے بعد قرض یا ادھار لئے ہوئے مال کو اخراجات میں خرچ کرے یا اخراجات کی چیز کو ادھار خریدے اور جس وقت اخراجات میں خرچ کرے گذشتہ درآمد سے کچھ باقی نہ بچا ہو اور اس کے بعد اسی سال کے دوران دوسری درآمد کسب کرے تو کیا سال کے آخر میں جو کچھ خرچ کیا ہے اس کو منہا کرسکتا ہے؟

جواب: سوال میں تحریر فرضیے میں اسی مقدار کے مطابق درآمد سے منہا ہوگا۔

(استفتاء، 104)

230

اگر قالین، برتن یا گھوڑا وغیرہ جو اصل مال باقی رہنے کے ساتھ استفادہ کیا جاتا ہے، خریدے تو ان کا خمس واجب نہیں ہے مگر جب ضرورت کے دائرے سے نکل جائے تو اس صورت میں احتیاط کے طور پر ان کا خمس واجب ہے۔

(تحریر الوسیلہ، القول فی ما یجب فیہ الخمس، م16)

اگر خمس دینے سے پہلے کسب کی منفعت سے گھریلو اشیاء خریدے اور سال کے دوران اس کی ضرورت ختم ہوجائے تو خمس کے سال کے وقت اس کا خمس دینا واجب ہے لیکن خمس کا سال گزرنے کے بعد اخراجات سے خارج ہوجائے تو خمس نہیں ہے۔

سوال: اگر کوئی شخص ضرورت کے مطابق گھر مہیا کرے لیکن مختلف وجوہات کی بناپر قیام نہ کرسکے یا ایک مدت کے لئے کرایہ پر دے اس کے بعد سکونت سے منحرف ہوجائے اور اس کو بیچ دے تو اس فرض کے ساتھ اس مدت کے دوران خمس کا سال گزر گیا ہے، اس کے خمس کا کیا حکم ہے؟

جواب: سکونت شرط نہیں ہے ضرورت اور شان کے مطابق ہونے سے ہی اخراجات شمار ہوگا اور حتی کہ فروخت کرنے کے بعد بھی خمس نہیں ہے۔

(جزوہ خمس، م83 ، استفتاء، 12)

231

خمس مال سے ہی تعلق رکھتا ہے لیکن مالک کو اختیار ہے کہ اسی مال سے دے یا کسی دوسرے مال سے۔

(تحریر الوسیلہ، القول فی ما یجب فیہ الخمس، م23)

خمس کے سال سے اگلے سال تک خمس کو تاخیر کرنا جائز نہیں ہے اور جو شخص خمس کے سال کے آغاز پر خمس ادا نہ کرے یہ خمس اس کے ذمے باقی رہے گا جس کو ادا کرنا چاہئے اور کرنسی کی قدر میں کمی ہونے کی صورت میں کم ہونے والی مقدار کو بھی ادا کرنا چاہئے اگر یہ مقدار معلوم نہ ہو تو حاکم شرع کے ساتھ مصالحت کرے۔

جن موارد میں خمس تعلق رکھنے والا مال چاول اور گندم کی طرح مثلی ہو اور مکلف خمس کے سال کے آغاز میں ادا نہ کرے تو احتیاط یہ ہے کہ ادا کرنے کے وقت اس مثل کی قیمت کو بھی مدنظر رکھے اور جو بھی زیادہ کم ہو مکلف سے لیا جائے۔

(جزوہ خمس، م108 و استفتاء، 1)

232

اگر نابالغ کے مال پر خمس لگے (مثلا معدن یا حلال حرام سے مخلوط ہوجائے) تو اس کے شرعی ولی پر ادا کرنا واجب ہے لیکن اس کے اموال سے تجارت کے ذریعے حاصل ہونے والی منفعت یا کسب کے منافع کا خمس جس کو ادا کرنا شرعی ولی پر واجب نہیں ہے بلکہ احتیاط کی بناپر حاصل ہونے والی منفعت باقی رہے بلوغ تک پہنچنے کے بعد اس بچے پر خمس ادا کرنا واجب ہے۔

(العروۃ الوثقی، کتاب الخمس، فصل فیما یجب فیہ الخمس، م84)

بچے کے کسب کے منافع چنانچہ سال کے دوران اس کے اخراجات میں خرچ نہ ہوجائیں تو خمس لگے گا اور اس کا شرعی ولی خمس ادا کرسکتا ہے اور اگر ادا نہ کرے تو بلوغ تک پہنچنے کے بعد بچے پر خمس ادا کرنا واجب ہے۔

استفتاء، 108)

233

اگرمجنون کا کچھ مال سال کے اخراجات سے بچ جائے تو احتیاط یہ ہے کہ اس کا خمس ادا کریں۔

(استفتائات صحیفہ امام)

مجنون کی آمدنی کے منافع اگر سال کے دوران اس کے اخراجات میں خرچ نہ ہوجائیں تو اس پر خمس لگے گا اور اس کا شرعی قیم اس کو ادا کرسکتا ہے اور اگر ادا نہ کرے تو ہوش میں آنے اور سالم ہونے کے بعد مجنون پر خمس دینا واجب ہے اور مرنے تک ہوش میں نہ آئے تو اس کے ترکے سے ادا کیا جائے۔

(استفتاء، 108)

234

اگر بید اور چنار وغیرہ کا درخت لگائے تو ان کو فروخت کرنے کے سال ان کا خمس ادا کرے اگرچہ فروخت نہ کرے لیکن اگر مثلا ہر سال تراشی جانے والی شاخوں سے استفادہ کیا جائے اور صرف وہ شاخیں یا آمدنی کے دوسرے منافع کو ملاکر سال کے اخراجات سے زیادہ ہوجائیں تو ہر سال کے آخر میں اس کا خمس ادا کرے۔

(توضیح المسائل، م1772)

زرعی محصولات اس مرحلے تک پہنچنے سے پہلے جو کسان کا ہدف ہوتا ہے (مثلا انگور کا درخت لگانے کا مقصد پکا ہوا انگور حاصل کرنا ہے) اگر اس طرح ہو کہ فائدہ صدق کرتا ہے (مالی ارزش رکھتا ہو) تو خمس کے سال کے آخر میں خمس لگے گا اور اسی طرح ہے اس مسئلے کے دوسرے مصادیق مثلا نامکمل عمارت جو مکمل کرکے بیچنے کے قصد سے زیرتعمیر ہے۔

(استفتاء، 108)

235

انسان اس مال میں تصرف نہیں کرسکتا ہے جس کا خمس ادا نہ کرنے کا یقین رکھتا ہے۔

اگر جس پیسے کا خمس ادا نہیں کیا ہے اس سے کوئی جنس خریدے یعنی بیچنے والے کو کہے کہ اس جنس کو اس پیسے کے بدلے خریدوں گا یا خریدتے وقت اس کا قصد یہ ہو کہ خمس ادا نہ کرنے والے پیسے سے قیمت دے گا چنانچہ حاکم شرع پانچویں حصے کے معاملے کی اجازت دے تو اس مقدار کے برابر معاملہ صحیح ہے۔

(توضیح المسائل، م1795، 1760)

اس شخص کے پاس کھانا کھانے میں کوئی اشکال نہیں جو اہل خمس نہیں ہے۔

اگر کسی شخص کے مال کے ساتھ خمس تعلق پیدا کرے لیکن اس کا خمس نہیں دیا ہو اور کوئی معاملہ انجام دے تو صحیح ہے۔

(جزو خمس، م139، 141)

236

احتیاط یہ ہے کہ مکلف اگر نفقہ کے لئے دے رہا ہو تو اس شخص کو خمس نہ دے جس کا نفقہ اس کے ذمے ہے مثلا بیوی لیکن نفقہ کے علاوہ کسی اور چیز کے لئے جس کی اس کو ضرورت ہے اور خمس دینے والے پر اس کو مہیا کرنا واجب نہیں ہے، خمس دینے میں کوئی اشکال نہیں ہے۔

(تحریر الوسیلہ، القول فی قسمتہ و مستحقیہ، م4)

اگر کسی شخص کے خاندان کا کوئی فرد جس کا نفقہ اس پر واجب ہے، سید اور فقیر ہو تو اپنا خمس اس کو نہیں دے سکتا ہے۔

(جزوہ خمس، م136)

237

اگر کئی سال تک پیسہ محفوظ رکھے تاکہ گھر خرید لے تو اخراجات شمار نہیں ہوگا اور اس کا خمس دینا واجب ہے۔

(تحریر الوسیلہ، القول فیما یجب فیہ الخمس، م17)

درآمد کی منفعت سے بچایا ہوا مال اگر زندگی کے اخراجات پورے کرنے کے لئے ہو تو خمس کے سال کے اختتام پر خمس لگے گا مگر یہ کہ بچت کا پیسہ زندگی کے ضروری لوازمات یا لازمی اخراجات پورا کرنے کے لئے ہو تو اس صورت میں اگر خمس کے سال کے بعد مستقبل قریب (چند دنوں) میں ان کاموں میں خرچ ہوجائے تو خمس نہیں ہے۔

(اجوبۃ الاستفتائات، س909)

خمس کے بارے میں مخصوص مسائل

33

کرایہ دار ڈپازٹ کے طور پر جو پیسہ مالک مکان کو دینے پر مجبور ہے، چنانچہ (ڈپازٹ کے بغیر) مکمل کرایہ ادا کرنے کی استطاعت نہ رکھتا ہو یا مالک مکان قبول نہ کرے تو اپنی شان کے مطابق گھر کرایہ پر لینے کے لئے قرارداد کے مطابق مالک مکان کو دینے والے ڈپازٹ پر خمس نہیں لگے گا اور اخراجات کا حکم رکھتا ہے۔

(استفتاء، 101)

34

احتمالی حادثات کے لئے بچت کیا ہوا پیسہ چنانچہ خمس دینے کے بعد باقی ماندہ پیسہ کافی نہ ہو اور پریشانی دور نہیں ہوتی ہے تو خمس نہیں لگے گا اگرچہ احتیاط یہ ہے کہ (نئی آمدنی ملنے کی وجہ سے) پریشانی ختم ہونے کے بعد خرچ نہ ہونے والی مقدار کا خمس ادا کیا جائے۔

(استفتاء، 101)

35

خمس ادا کرنے سے مکلف کا ذمہ بری ہوجاتا ہے اگرچہ قصد قربت کے ساتھ نہ ہو۔

(استفتاء، 101)

36

سوال: اطلاع دیئے بغیر دوسروں کی طرف سے خمس ادا کرنا بری الذمہ ہونے کا باعث ہے؟

جواب: ہاں، کافی ہے۔

37

خمس کا سال ختم ہونے کے بعد جدید سال کی پہلی آمدنی ملنے میں کچھ عرصہ فاصلہ آئے تو نئے خمس کے سال کا آغاز پہلی آمدنی ملنے کی تاریخ کو قرار دے سکتے ہیں۔

(استفتاء، 103)

38

اگر کسی کو کتابوں کے صفحات کے اندر پیسے مل جائیں اور تردید ہوجائے کہ گذشتہ سال کی درآمد کا حصہ ہے کہ فورا خمس دیا جائے یا جدید سال کی درآمد کا حصہ ہے کہ خمس کے سال کے اختتام تک مہلت ہے اور اخراجات میں خرچ کرسکتا ہے تو جدید سال کی درآمد کا حصہ شمار ہوگا۔

(استفتاء، 104)

39

سوال: اس بات کی طرف توجہ کرتے ہوئے کہ خمس اخراجات میں سے بچنے والی رقم پر واجب ہوتا ہے، اگر مکلف کو علم ہو کہ خمس کے سال کے اختتام تک اس کی درآمد اخراجات میں خرچ نہیں ہوگی تو خمس کے سال کے اختتام سے پہلے خمس ادا کرنا واجب ہے؟

جواب: سال کے اختتام سے پہلے خمس ادا کرنا واجب نہیں ہے۔

40

جس حج کو ابھی تک انجام نہیں دیا گیا ہے، اس کی اجرت پر فائدہ صدق کرنا، اسی طرح اجارے کی نماز اور روزہ جو آئندہ سال بجا لائے جاتے ہیں، اس پر فائدہ صدق کرنا معلوم نہیں ہے اور اس کو رواں سال کی منفعت میں سے شمار نہیں کیا جاسکتا ہے پس اس پر خمس واجب نہیں ہے۔

(استفتاء، 13)

41

سوال: کوئی شخص دوسرے کو ہدیہ دے اور سنجیدہ قصد رکھتا تھا اور خمس سے فرار کا قصد نہیں رکھتا تھا اگر خمس کے سال کے بعد ہبہ سے منحرف ہوجائے اور واپس لے تو کیا اس کا خمس دینا چاہئے؟

جواب: ہبہ سے منحرف ہوتے ہی اس کا خمس دینا چاہئے۔

(استفتاء، 30)

42

سوال: اگر اس سرمایے پر خمس لگنے کے بارے میں شک کرے جس سے زندگی کے معاملات چل رہے ہیں تو کیا وظیفہ ہے؟

جواب: سوال کے فرض کے مطابق خمس دینا واجب نہیں ہے بنیادی طور اخراجات کے بعد خمس کا مطلب یہ ہے کہ اخراجات سے بچ جانا ثابت ہونا چاہئے۔

(استفتاء، 107)

43

اگر میت کی تجہیز کے لئے اس کے ترکہ سے خرچ کیا جائے تو خرچ ہونے والی مقدار کا خمس دینا واجب نہیں ہے۔

www.leader.ir

44

سوال: کیا ہبہ معوضہ خواہ مشروطہ ہو یا غیر مشروطہ، پر خمس واجب ہے؟

جواب: ہبہ کی دونوں قسمیں کسب شمار نہیں ہوتی ہیں اور خمس نہیں ہے۔

(استفتاء، 112)

بیمہ سے ملنے والا پیسہ

وہ پیسہ جو لائف انشورنس یا کسی عضو کی معذوری کے عنوان سے بیمہ کرنے والے کو ملتا ہے، سال کی آمدنی شمار ہوتا ہے لیکن جو پیسہ اس کے مرنے کے بعد لواحقین کو ملتا ہے وہ ایک قسم کا احسان شمار ہوتا ہے اور آمدنی نہیں اور خمس بھی نہیں ہے۔

جو پیسہ علاج وغیرہ کے لئے آمدنی سے خرچ کیا جاتا ہے اور بعد میں مثلا بیمہ کمپنی اس کو ادا کرتی ہے، جدید آمدنی نہیں بلکہ اپنے پیسے واپس مل گئے ہیں چنانچہ خمس کے سال تک زندگی کے اخراجات میں خرچ نہ ہوجائیں خمس لگے گا لیکن اگر خمس کا سال گزرنے کے بعد کمپنی سے مل جائے فورا اس کا خمس ادا کرے۔

وہ پیسے جو بیمہ کمپنی نقصان کی تلافی کے لئے ادا کرتی ہے مثلا گاڑی کا بیمہ، آگ لگنا، زرعی فصل، آمدنی کا حصہ ہیں۔ چنانچہ خمس کے سال کے آغاز تک زندگی کے اخراجات میں خرچ نہ ہوجائے تو خمس ادا کرنا واجب ہے۔

بے روزگاری کا بیمہ وغیرہ جو (پیسہ وصول کرنے والے کے علاوہ) آجر یا دوسرے شخص اور بیمہ کمپنی کے درمیان قرارداد کی بنیاد پر ادا کیا جاتا ہے، وصول کرنے والے کے لئے ہدیہ ہے اور خمس نہیں ہے لیکن وصول کرنے والے اور بیمہ کمپنی کے درمیان قرارداد کی بنیاد پر ہو یا آجر اور پیسہ وصول کرنے درمیان شرط کی بنیاد پر آجر نے ادا کیا ہو تو خمس تعلق رکھتا ہے۔

وہ پیسہ جو ڈرائیونگ کے حادثات میں گاڑی کو نقصان پہنچانے والا یا اس کی طرف سے بیمہ کمپنی نقصان کی تلافی کے لئے مالک کو ادا کرتی ہے (تیسرے شخص کا بیمہ) آمدنی شمار نہیں ہوگا اور خمس نہیں ہے۔

(استفتاء، 11)

238

کشمش کی زکات احتیاط کی بنا پر اس وقت واجب ہوتی ہے جب انگور کچا ہو۔

(تحریر الوسیلہ، زکات الغلات، م3)

کشمش کی زکات اس وقت واجب ہوتی ہے جب اس کو انگور کہا جائے اور اس سے پہلے زکات تعلق نہیں رکھتی ہے۔

(استفتاء، 2)

239

اگر زکات کے آٹھ مصارف میں سے کسی ایک مصرف میں فطرہ پہنچادے تو کافی ہے لیکن احتیاط مستحب یہ ہے کہ فقط شیعہ فقراء کو دے۔

(تحریر الوسیلہ، کتاب الزکاۃ، القول فی مصرفھا)

احتیاط واجب یہ ہے کہ فطرہ صرف شیعہ فقیروں کو دیا جائے اور زکات کے دوسرے مصارف میں خرچ نہ کیا جائے۔

(استفتاء، 5)

240

شوہر کی اجازت کے بغیر بیوی کی نذر باطل ہے۔

(توضیح المسائل، م2654)

اگر شوہر غائب ہو تو بیوی کی نذر صحیح ہونے میں شوہر کا اذن شرط نہیں ہے لیکن اگر موجود ہو تو احتیاط واجب یہ ہے کہ اس سے اذن لے اور اگر شوہر کی اجازت کے بغیر نذر کرے تو نافذ نہیں ہے۔

(مناسک حج، م81)

241

اگر انسان اپنے اختیار سے نذر پر عمل نہ کرے تو کفارہ دے یعنی ایک غلام آزاد کرے یا ساٹھ فقیروں کو کھانا کھلائے یا دو مہینے مسلسل روزہ رکھے)

تحریر الوسیلہ، کتاب الایمان و النذور، م26 و 28)

نذر کا کفارہ قسم کے کفارے کی طرح ہے یعنی ایک غلام آزاد کرنا یا دس فقیروں کو کھانا کھلانا یا کپڑے پہنانا اور ممکن نہ ہونے کی صورت میں تین دن روزہ رکھنا۔

(استفتا روزہ، 66)

242

اگر کوئی معین روزے کی نذر کرے اور اس دن روزہ رکھے لیکن نذر کے روزے کی نیت نہ کرے تو نذر کے روزے پر عمل شمار نہیں ہوگا۔

(العروۃ الوثقی، الصوم، النیۃ، م7)

جو شخص معین دن میں روزہ رکھنے کی نذر کرے، چنانچہ نذر کو فراموش کرے لیکن اس دن نذر کے علاوہ کسی اور نیت سے روزہ رکھے تو نذر پر عمل ہوجائے گا۔

استفتاء، 109)

243

جو شخص شادی اور اس کے لئے پیسے کا محتاج ہو تو اس صورت میں مستطیع ہوگا جب حج کے اخراجات کے علاوہ شادی کے اخراجات بھی موجود ہوں۔

(مناسک حج، م18)

جس شخص کو شادی کی ضرورت ہے اور شادی نہ کرنا مشقت یا حرج کا باعث ہو تو شادی کرسکتا ہے اور اس وقت مستطیع ہوگا جب حج کے اخراجات کے علاوہ شادی کے اخراجات بھی موجود ہوں۔

(مناسک حج، م43)

244

اگر غیر مستطیع شخص حج کے اخراجات کو قرض لے تو مستطیع نہیں ہوگا اگرچہ بعد میں آسانی کے ساتھ ادا کرسکتا ہو اور اگر اس کے ساتھ حج بجا لائے تو حج کے لئے کافی نہیں ہے۔

(مناسک حج، م20)

جس شخص کے پاس حج کے لئے جانے کا خرچہ نہ ہو لیکن قرض لے سکتا ہے اور اس کے بعد آسانی کے ساتھ اپنا قرض ادا کرسکتا ہے تو قرض لے کر خود کو مستطیع بنانا واجب نہیں ہے لیکن اگر قرض لے تو اس پر حج واجب ہوگا۔

(مناسک حج، م41)

245

اگر کوئی شک کرے کہ اس کے پاس موجود مال سے مستطیع ہوا ہے یا نہیں تو احتیاط واجب یہ ہے کہ تحقیق کرے اور تحقیق واجب ہونے میں کوئی فرق نہیں ہے کہ اپنے پاس موجود مال کی مقدار نہیں جانتا ہو یا حج کے اخراجات کی مقدار نہیں جانتا ہو۔

(مناسک حج، م29)

اگر استطاعت میں شک ہو اور جاننا چاہتا ہو کہ مستطیع ہوا ہے یا نہیں تو اپنی مالی حیثیت کی تحقیق کرنا واجب ہے۔

(مناسک حج، م45)

246

استطاعت میں شرط ہے کہ حج سے واپسی کے بعد تجارت، زراعت، صنعت یا جائیداد مثلا دوکان یا باغ وغیرہ ہو اس طرح کہ زندگی سخت نہ ہوجائے اور اگر اپنی شان کے لائق کوئی کام کرنے کی قدرت رکھتا ہو تو کافی ہے اور اگر واپس آنے کے بعد خمس اور زکات اور دوسرے شرعی وجوہات کی طرف محتاج ہوجائے تو کافی نہیں ہے بنابراین علماء اور دینی طلاب جو حج سے واپسی میں حوزہ علمیہ سے شہریہ لینے کا محتاج ہوتے ہیں، ان پر حج واجب نہیں ہے۔

(مناسک حج، م40 اور 48)

اگر حج سے واپسی کے بعد دینی طلباء کی زندگی کی ضروریات مدارس سے ملنے والے شہریہ سے پورا ہوجائے یا مکمل کرنے کے لئے اس کی ضرورت ہو تو کافی ہے۔

(مناسک حج، م55 کی ذیل میں)

247

اگر کسی نے مستطیع ہونے کے فورا بعد حج کے لئے جانے کی کوشش کی اور قرعہ اندازی میں شرکت کی اور قرعہ اندازی میں نام نہ آنے کی وجہ سے حج کے لئے نہ جاسکے تو مستطیع نہیں ہوا ہے اور اس پر حج واجب نہیں ہے۔

(مناسک حج، م55 و 57)

جس شخص کے پاس حج کرنے کا خرچہ ہے اور کسی تاخیر کے بغیر جانے کے لئے نام لکھوائے لیکن قرعہ اندازی میں نام نہیں آیا اور قرعہ اندازی میں نام نہ آنے کی وجہ سے حج نہ کرسکا تو مستطیع نہیں ہوا اور اس پر حج واجب نہیں ہوا ہے لیکن اگر بعد والے سالوں میں حج کے لئے جانا اسی سال نام اندراج کروانے اور تھوڑی مقدار میں پیسے جمع کرنے سے مربوط ہو تو احتیاط واجب کی بناپر اس کام کے لئے اقدام کرنا چاہئے۔

(مناسک حج، م69)

248

کوئی شخص دوسرے کی نیابت میں حج کرنے کے لئے اجیر ہوجائے اور اس کے بعد اسی سال کے اندر خود بھی مالی استطاعت پیدا کرے چنانچہ اسی سال کے دوران حج کرنے کے لئے اجیر ہوا ہے تو نیابت میں حج کرے اور اگر اس کی استطاعت باقی رہے تو آئندہ سال اپنا حج ادا کرے۔

(مناسک حج، م56)

جو شخص مالی طور پر مستطیع نہ ہو اگر دوسرے کی نیابت میں حج کے لئے اجیر بن جائے اور اگر عقد اجارہ کے بعد اس اجارہ سے ملنے والے پیسے کے علاوہ کسی اور طریقے سے مستطیع ہوجائے تو اس سال اپنا حج کرے اور اجارہ والا حج اسی سال کا تھا تو اجارہ باطل ہے دوسری صورت میں آئندہ سال اجارہ والا حج بجالائے۔

(مناسک حج، م64)

[1] حج میں فتاوی کے اختلافی موارد فقط استطاعت کی شرائط سے متعلق ہیں۔

249

سوال: اجنبی عورت کی تصویر کو دیکھنا جس کو انسان جانتا ہے، جائز ہے یا نہیں؟ جائز نہ ہونے کی صورت میں جاننے کا مطلب کیا ہے؟ کسی کے بارے میں اتنی سی واقفیت (نام کی حد تک) کہ فلاں عورت فلاں کی بیٹی یا فلاں کی بیوی ہے، کافی ہے یا کچھ اور مراد ہے؟

جواب: اجنبی عورت کی تصویر دیکھنا جس کو مثلا کسی شخص کی بیوی یا بہن کی حیثیت سے جانتا ہے، احوط کی بناپر جائز نہیں ہے۔

(استفتائات، ج8، س9849)

سوال: مشہور معاصر فقہاء کے مطابق (لذت کی نیت کے بغیر) نامحرم اور بے حجاب عورت کی تصویر دیکھنا جس کو نہیں جانتا ہے، جائز ہے، اس مورد میں جاننے سے کیا مراد ہے؟

جواب: نامحرم عورت کی تصویر دیکھنے کی حرمت اجنبی عورت کی تصویر دیکھنا حرام ہونے کے عنوان سے ثابت نہیں ہے لیکن اگر کوئی اور عنوان صدق کرے مثلا ہتک حرمت یا برائی وغیرہ کے عنوان سے نگاہ کا حکم اس عنوان کے حکم کا تابع ہے۔

(استفتاء، 28)

250

احتیاط واجب کی بناپر نامحرم عورت کے سر سے جدا ہونے والے بال پر نگاہ کرنے اور چھونے سے اجتناب کیا جائے۔

(تحریر الوسیلہ، کتاب النکاح، م20و 21)

نامحرم عورت کے سر سے جدا ہونے والے بال پر نگاہ کرنا یا چھونا ظاہری طور پر کوئی اشکال نہیں رکھتا اگرچہ احتیاط مستحب ہے کہ نہ چھوئے۔

(استفتاء، 117)

251

احتیاط واجب یہ ہے کہ مرد زنانہ لباس اور عورت مردانہ لباس نہ پہنے لیکن اگر اس کے ساتھ نماز پڑھے تو کوئی اشکال نہیں ہے۔

(توضیح المسائل، م846)

مخالف جنس کا لباس پہننا چنانچہ جنس مخالف کی مشابہت صدق نہ کرے تو حرام نہیں ہے۔

(مکاسب محرمہ، ج147، ص10)

نگاہ اور لباس کے مورد میں مخصوص مسائل

45

سوال: کیا مرد ریبہ کے قصد کے بغیر اجنبی عورت کے بدن کے اندر دیکھ سکتا ہے؟

جواب: جائز ہے مگر احوط یہ ہے کہ منہ کے اندر دیکھنا جائز نہیں ہے البتہ منہ کی وہ مقدار جو بات کرتے وقت نمایاں ہوتی ہے،اس کو دیکھنے میں کوئی اشکال نہیں ہے۔

(استفتاء، 109)

46

احوط یہ ہے کہ مرد یا عورت مخالف جنس سے مخصوص زینت استعمال نہ کرے اگرچہ جنس مخالف کی مشابہت کا قصد نہ ہو مثلا کوئی مرد عورتوں سے مشابہت کے قصد کے بغیر اور فقط زینت کے لئے آبرو کے نچلے حصے کو سجائے۔ البتہ اس کو ترک کرنا احوط ہے۔

(مکاسب محرمہ، ج147، ص11)

47

نامحرم مرد کو باحجاب عورت کی بے پردہ تصویر یا ویڈیو دکھانا یا سوشل میڈیا میں ذاتی صفحے یا پروفائل پر اپنی یا دوسرے کی تصویر رکھنا احتیاط واجب کی بنا پر جائز نہیں ہے۔

(استفتاء، 29)

252

لڑکی اگر بلوغ کی حد کو پہنچے اور سمجھدار ہو یعنی اپنا نفع و نقصان سمجھ سکتی ہے چنانچہ شوہر انتخاب کرنا چاہے اور باکرہ ہو تو باپ یا دادا سے اجازت لینا چاہئے۔

(توضیح المسائل، م2376)

بالغ اور سمجھدار لڑکی یعنی جو اپنی مصلحت کو تشخیص دے سکتی ہے چنانچہ اگر باکرہ ہے اور شادی کرنا چاہتی ہے خواہ دائمی خواہ موقت، احتیاط واجب کی بناپر باپ یا دادا سے اجازت لینا چاہئے۔

(استفتاء، 12)

253

معروف یہ ہے کہ ایک یا دو گھنٹے کسی شیرخوار یا تھوڑی بڑی بچی کے ساتھ ازدواج موقت کیا جاتا ہے جس کا ہدف یہ ہے کہ اس کی ماں بچی کے وقتی شوہر کے لئے محرم بن جائے،

(تحریر الوسیلہ، کتاب النکاح، القول فی المصاھرۃ، م2)

نومولود کے ساتھ عقد موقت صحیح ہونا (اس مدت کو مدنظر رکھے بغیر جس میں لذت لینا ممکن ہو) محل اشکال ہے۔

(استفتاء، 102)

254

عقد موقت میں مدت کا ذکر شرط ہے اور مدت کی مقدار خواہ لمبی ہو خواہ مختصر، مرد اور عورت کے اختیار میں ہے اور اس طرح معین زمان ہونا چاہئے جو کم یا زیادہ ہونے سے محفوظ رہے۔

(تحریر الوسیلہ، کتاب النکاح، القول فی النکاح المنقطع، م9)

لمبی مدت والا عقد موقت مثلا 99 سال کہ عام طور پر مرد اور عورت اتنی مدت تک زندہ نہیں رہتے ہیں، محل اشکال ہے۔

(استفتاء، 102)

255

مجوسی عورت کے ساتھ شادی کرنا حرام ہے۔

(تحریر الوسیلہ، کتاب النکاح، القول فی الکفر، م1)

زرتشتی عورتوں کے ساتھ عقد موقت میں کوئی اشکال نہیں ہے۔

(استفتاء، 2)

نکاح کے مورد میں مخصوص مسائل

48

سوال: اگر مرد کسی لڑکی کو دائمی نکاح کا وعدہ کرکے متعہ کے لئے راضی کرے تاکہ ایک دوسرے سے زیادہ واقفیت ہوجائے لیکن محرمیت کے دوران جماع کرکے بکارت ختم کرے اور مدت ختم ہونے کے بعد لڑکی کو چھوڑدے تو کیا لڑکی اجرت المثل کا مطالبہ کرسکتی ہے؟

جواب: اگر عقد کے ضمن میں یہ شرط رکھی گئی ہے تو اس پر عمل کرنا واجب ہے ورنہ دھوکہ ثابت ہونے کی صورت میں لڑکی کی رضایت حاصل کرنا چاہئے اور اجرت المثل واجب ہونا معلوم نہیں ہے۔

(استفتاء، 17)

طلاق کے مورد میں مخصوص مسائل

49

سوال: اگر کوئی شخص خود کو عادل نہیں سمجھتا ہے لیکن طلاق کی وکالت رکھنے والا شخص اس کو عادل سمجھتا ہے تو کیا ایسا شخص خود کو طلاق کا گواہ قرار دے سکتا ہے یا نشست کو ترک کرنا واجب ہے؟

جواب: نشست کو ترک کرنا واجب نہیں ہے، لیکن صحیح طلاق کے آثار کو اس پر مرتب نہیں کرسکتے ہیں۔

(استفتاء، 557)

50

سوال: کوئی عورت طلاق خلع کی عدت کے دوران، چھے مہینوں کے لئے شوہر سے عقد موقت کرتی ہے۔ ان چھے مہینوں کے بعد اس عورت کی عدت کیا ہوگی؟

جواب: اگر ان چھے مہینوں کے دوران نزدیکی کی ہے تو عقد موقت کی عدت رکھنا چاہئے اور اگر اس مدت میں نزدیکی نہیں کی ہے تو عدہ نہیں ہے۔

(استفتاء، 549)

256

انسان اور حیوان کا مجسمہ بنانا حرام ہے مثلا ایسا مجسمہ جو پتھر، دھات اور لکڑی وغیرہ سے تیار کیا جاتا ہے۔

(تحریر الوسیلہ، کتاب المکاسب، م12)

تصویر بنانا خواہ مجسمہ ہو یا غیر مجسمہ، بذات خود حرام نہیں ہے۔

(مکاسب محرمہ، درس 152 و 156، رسالہ آموزشی، ج2، گفتار 21)

257

جادو کرنا، سیکھنا، سکھانا اور اس سے کمانا حرام ہے بلکہ شعبدہ اس سے ملحق ہے یا سحر کی ایک قسم ہے، شعبدہ یہ ہے کہ جلدی سے حرکت کرکے خلاف واقع چیز دکھاتے ہیں۔

(تحریر الوسیلہ، کتاب المکاسب، م16)

شعبدہ (وہ عمل جو سرعت، پنہان اور مشق کرنے سے وجود میں آتا ہے اور حقیقت میں سحر سے مختلف ہے) بذات خود حرام نہیں لیکن اگر کسی حرام کام کا عنوان صدق کرے تو حرام ہے۔

(مکاسب محرمہ، درس 231 و رسالہ آموزشی، جلد2، درس11)

258

نجس اشیاء (نجاسات) کے تمام اقسام سے کمانا جائز نہیں ہے اور البتہ اس کے عام ہونے میں (تمام نجاسات میں جائز نہ ہونا) اشکال ہے۔

(تحریر الوسیلہ، کتاب المکاسب، م1)

اگر عین نجس حلال کمائی کا باعث ہو اور اسی مباح منفعت کے لئے معاملہ ہوجائے تو معاملہ حلال اور صحیح ہے لیکن اگر حلال منفعت نہ ہو یا حرام منفعت کے لئے معاملہ کیا جائے تو حرام اور باطل ہے اگر سورکا انسانی غذا کے لئے معاملہ کیا جائے تو احتیاط واجب کی بناپر معاملہ باطل ہے اور نقل و انتقال اور ملکیت وجود میں نہیں آئے گی۔

(مکاسب محرمہ، درس 60 و 61 و رسالہ آموزشی، جلد 2، درس 1)

259

جو چیز شریعت کے مطابق مردار کا حکم رکھتی ہے، خرید و فروخت یا تبادلہ کیا جائے یا کسی کو کھانے کے لئے مفت دی جائے تو جائز نہیں ہے۔

(استفتائات، ج5، س6518)

مست کرنے والی چیزیں دوسروں کو دینا اور فروخت کرنا مطلقا جائز نہیں ہے اور اس طریقے سے کمانا حرام ہے اور مست نہ کرنے والی چیزیں دوسروں کے اختیار میں دینا اور حرام غذا ان لوگوں کے اختیار میں دینا جو اپنے مذہب کے مطابق اس کو حرام نہیں سمجھتے ہیں، اشکال نہیں ہے البتہ سور کے گوشت کے مورد میں احتیاط یہ ہے کہ اس سے کمانا ترک کیا جائے۔

(اجوبۃ استفتائات، س1091)

260

شراب بنانے کے لئے کھجور اور انگور فروخت کرنا اور بت یا لہو و لعب اور جوئے کے آلات بنانے کے لئے لکڑی فروخت کرنا حرام ہے یا یہ کہنا کہ حرام کام میں استعمال کیا جائے اور عقد کے دوران اس کا پابند کیا جائے یا دونوں اس پر اتفاق کریں اگرچہ اس طرح کہ خریدار انگور فروخت کرنے والے سے کہے کہ ایک من انگور مجھے بیچیں تاکہ شراب بنالوں اور وہ فروخت کرے۔ اسی طرح گھر کو شراب رکھنے اور بیچنے یا حرام اشیاء بنانے کی نیت سے کرایے پر دینا حرام ہے۔ کشتی کو شراب کے حمل و نقل کے لئے (گذشتہ دونوں طریقوں میں سے کسی ایک کے مطابق) دینا حرام ہے جس طرح گذشتہ موارد میں خرید و فروخت اور کرایہ حرام ہے اسی طرح معاملہ باطل بھی ہے پس قیمت اور جنس دونوں کے لئے حلال نہیں ہے۔ اسی طرح انگور، کھجور اور لکڑی ایسے شخص کو فروخت کرنا جس کے بارے میں علم ہے کہ ان چیزوں سے شراب، صلیب، بت اور قمار کے آلات وغیرہ بناتا ہے اور (اسی طرح) اس شخص کو مکان کرایہ پر دینا جس کے بارے میں جانتا ہے کہ مذکورہ اشیاء بناتا ہے یا ان کو فروخت کرتا ہے وغیرہ۔

(تحریر الوسیلہ، کتاب المکاسب، م10)

اگر کسی چیز کا معاملہ کیا جائے جو حلال اور حرام دونوں طرح کے فائدے رکھتی ہے اور معاملہ انجام دیتے وقت بیچنے والا شرط کرے کہ خریدار اس کو حرام منفعت میں استعمال کرے گا یا فروخت کرنے والا حرام میں استعمال کا قصد کرتا ہے مثلا انگور کو شراب بنانے کی شرط کرتا ہے یا قصد کرتا ہے کہ گاہک اس سے شراب بنائے گا تو اس صورت میں معاملہ حرام ہے لیکن باطل نہیں ہے اسی طرح اگر فروخت کرنے والا جانتا ہو کہ خریدار اس چیز کو حرام کام میں استعمال کرے گا چنانچہ اگر عرف میں حرام کام کی مدد شمار کی جائے یا فروخت کرنے والے کا وظیفہ نہی عن المنکر ہو تو معاملہ حرام ہے۔

(مکاسب محرمہ، درس 107، 120 و 121، رسالہ آموزشی، جلد2، درس4)

261

غناء مخصوص کیفیت کے ساتھ آواز کھینچنے اور گمانے کو کہتے ہیں جو وجد میں لائے اور لہو و لعب اور موسیقی کی محفلوں سے مناسب ہو البتہ بعض اوقات شادیوں میں گانے والی عورتوں کا غناء مستثنی ہے اور یہ بعید نہیں ہے اور احتیاط ترک نہ کیا جائے کہ شادی کے موقع پر ہر محفل میں گانے کے بجائے شب زفاف یا اس سے پہلے یا بعد ہونے والی محفلوں تک محدود رکھا جائے بلکہ احتیاط مستحب یہ ہے کہ مطلقا اجتناب کیا جائے۔

(تحریر الوسیلہ، کتاب المکاسب، م13)

وجد آور ہونا، تیز ردھم ہونا، تفریح کی نیت، لہو ہونے میں شدت یا ضعف اور لہو کا قصد غناء کے حرام ہونے یا نہ ہونے میں کوئی اثر نہیں رکھتا ہے بلکہ جو چیز حرام کا باعث بنتی ہے، گمراہ کن لہو ہونا ہے۔ گمراہ کن غناء کے حرام ہونے میں کوئی فرق نہیں ہے کہ شادی کی محفل ہو یا کوئی اور محفل۔

(مکاسب محرمہ، درس 315، 316 و 318، رسالہ آموزشی، جلد2، درس28)

262

اس چیز کے لئے اجرت لینا جس کو انجام دینا اس پر بذات خود واجب ہے، حرام ہے بلکہ اگرچہ واجب کفائی ہو تو بھی اس مورد میں احتیاط کی بناپر (حرام ہے)

(تحریر الوسیلہ، کتاب المکاسب، م18)

واجب امور کے لئے اجرت لینا جائز ہے اس طرح کہ انسان کسی کو ایسا کام کرنے کے لئے اجیر بنائے جو اس پر واجب ہے اور اس کو انجام دینے کے لئے پیسے دے۔ اس میں کوئی فرق نہیں ہے کہ واجب تعبدی ہو یا توصلی، عینی ہو یا کفائی، تعیینی ہو یا تخییری۔

(مکاسب محرمہ، درس517)

263

سوال: اگر کوئی شخص چیک میں مقررہ مبلغ سے کم قیمت پر پوسٹ ڈیٹڈ چیک خریدے تو اس کا کیا حکم ہے؟ اسی طرح کیا کم رقم پر پرومسری نوٹ بیچنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: چیک یا پرومسری نوٹ کو کم مبلغ پر کسی تیسرے شخص کو فروخت کرنا ربا اور حرام ہے۔

(استفتائات، ج10، س11621)

مدت والا چیک دوسرے کو اس پر درج مبلغ سے کم یا زیادہ قیمت پر بیچنا جائز ہے اور اشکال نہیں ہے۔ جس چیز میں اشکال ہے اور جائز نہیں ہے یہ ہے کہ کسی سے کچھ مبلغ قرض لے اور اس کے عوض میں مدت دار چیک ادا کرے جس کی رقم قرض کی مقدار سے زیادہ ہے۔ یہ عمل سود پر قرض دینا ہے اور حرام ہے اگرچہ اصل قرض صحیح ہے۔

(استفتاء، 23)

264

سوال: اگر کوئی شخص دوسرے کی غیبت کرے تو کیا توبہ کرنے کے لئے اس سے رضایت طلب کرے یا استغفار کرنا کافی ہے؟ شرم و حیا مانع بن جائے تو کیا کرے؟

جواب: استغفار کافی ہے۔

(استفتائات، جلد5، 6760)

اگر جس کی غیبت کی گئی ہے، زندہ ہے اور طلب بخشش ممکن ہے تو اس سے معافی اور بخشش طلب کرے اور قید حیات میں نہیں ہے یا طلب بخشش ممکن نہیں ہے تو اس کے لئے استغفار کرے۔

(مکاسب محرمہ، ج3، ص10)

51

جس شخص کا عیب بیان کیا جائے اگر مخاطب کے نزدیک مکمل طور پر نامعلوم ہو تو یہ عیب جوئی غیبت نہیں ہے لیکن اگر محدود افراد کے درمیان مردد ہو تو احتیاط واجب کی بناپر اجتناب کیا جائے۔

(استفتاء، 28)

265

سوال: اسٹیل کی چھری سے ذبح کرنا جس کا لوہا ہونا معلوم نہیں، کیا حکم رکھتا ہے؟

جواب: صحیح نہیں ہے۔

(مناسک حج، ص269، س18)

جن آلات سے ذبح کیا جاتا ہے، لوہا ہونا چاہئے اور اسٹیل (جو زنگ، مخالف مادے سے مخلوط لوہا ہے) لوہے کے حکم میں ہے لیکن اگر کسی آلے کے لوہا ہونے میں تردید ہو تو جب تک لوہا ہونا ثابت نہ ہوجائے اس سے ذبح کرنا کافی نہیں ہے۔

(مناسک حج، م410)

266

شراب یا ہر بے ہوش کرنے والی چیز سے مریض کا علاج کرنا اس شرط کے ساتھ جائز ہے کہ بیماری قابل علاج ہونے اور علاج کو ترک کرنے صورت میں مرنے یا مرنے کے قریب پہنچنے کا علم ہو۔

(تحریر الوسیلہ، کتاب الاطعمہ و الاشربہ، القول فی غیر الحیوان، م35)

مست کرنے والی چیزوں سے خوراک کی صورت میں علاج کرنا صرف اس صورت میں ضرورت کی مقدار تک جائز ہے جب علاج اسی میں منحصر ہو۔ انجکشن کی صورت میں علاج بھی احتیاط واجب کی بناپر اسی طرح ہے۔

(استفتاء، 303)

267

اگر مچھلی پکڑنے کے لئے پانی میں جال پھینکے یا حصار بنائے چنانچہ مچھلی پانی کے اندر مرجائے تو حرام ہے۔

(تحریر الوسیلہ، کتاب الصید و الذباحہ، القول فی الصید، م27)

اگر شکار کے دوران مچھلی شکاری کی جال میں مرجائے اگرچہ پانی کے اندر کیوں نہ ہو، حلال ہے۔

(استفتاء، 4)

268

گمشدہ مال کے بارے میں جب تک علم یا گواہ موجود نہ ہو، اس کا دعوی کرنے والے کو دینا واجب نہیں ہے، اگرچہ خصوصیات اور علامات بیان کرے جن کے بارے میں غالبا مالک مطلع ہوتا ہے اس صورت میں جب اس مال کا مالک ہونے پر یقین کا باعث نہ ہو البتہ اکثر فقہاء کی طرف نسبت دی گئی ہے کہ اگر گمان کا باعث ہو تو اس کو دینا جائز ہے پس اگر مفت میں دیا جائے تو روکا نہیں جائے گا اور اجتناب کرے تو مجبور نہیں کیا جائے گا اگرچہ احوط استحبابی یہ ہے کہ اس کو دینے میں علم یا گواہ ہونے کی صورت پر اکتفا کیا جائے۔

(تحریر الوسیلہ، کتاب اللقطہ، القول فی لقطۃ غیر الحیون، م38)

جب تک اس کا مال ہونے پر علم نہ ہوجائے (علم سے مراد اطمینان ہے) یا شرعی طور پر علم کا قائم مقام مثلا گواہ نہ ہو، اس کو مال نہیں دے سکتا ہے بلکہ جب تک مالک نہ ملے اس کو تلاش کرنے کا وظیفہ باقی ہے۔

(درس مکاسب محرمہ، ج577)

269

بیوی کو زمین اور اس کی قیمت سے ارث نہیں ملے گا۔

(تحریر الوسیلہ، کتاب المواریث، المقصد الثانی فی المیراث بسبب الزوجیۃ، م5)

بیوی کو خواہ شوہر سے بچے ہو یا نہ ہو، زمین کی قیمت سے، خواہ زمین گھر ہو یا دوکان ہو یا باغ یا کھیت ہو، ارث ملے گا۔

(استفتاء، 4)

قرض کے بارے میں مخصوص مسائل

52

سوال: اگر پیسہ قرض دیا جائے اور شرط کی جائے کہ مقروض قرض ادا کرتے وقت افراط زر کو بھی ادا کرے گا تو کیا حکم ہے؟

جواب: جائز ہے اور زیادہ اور ربا صدق نہیں کرتا ہے۔

(استفتاء، 1)

52

سوال: اگر ایسی شرط نہ رکھی جائے اور قرض خواہ مقررہ وقت پر قرض ادا کرے تو افراط زر کو بھی ادا کرنے کا ذمہ دار ہے؟

جواب: قرض خواہ اگر مطالبہ کرے تو تلافی کرنا چاہئے مگر اس صورت میں جب شرط کی گئی ہو وہی رقم واپس کی جائے گی اگرچہ اشارہ اور کنایہ میں ہی کیوں نہ ہو مثلا کرایہ دار مالک کو قرض دیتا ہے یا بینکوں کی طرف سے دیے جانے والا قرض الحسنہ۔

(استفتاء، 1)

54

سوال: اگر مقروض قرض ادا کرنے کا قصد رکھتا ہو اور قرض خواہ تک دسترسی بھی ممکن ہو یا قرض خواہ ملنے کا معقول احتمال ہو لیکن قرض خواہ کو تلاش کرنا اور تحقیق کرنا خرچہ یا غیر معمولی سختیوں کا باعث ہو مثلا مقروض قرض خواہ کو ڈھونڈتے ہوئے کئی شہروں یا ملکوں میں جانا پڑتا ہو یا درجنوں افراد یا مقامات پر چھان بین کرنا پڑتا ہو، اس صورت میں

الف اگر مقروض نے قرض ادا کرنے میں کوتاہی نہ کی ہو تو ان امور کو انجام دینا واجب ہے؟

ب۔ اگر مقروض نے قرض ادا کرنے میں کوتاہی کی ہے تو ان امور کو انجام دینا واجب ہے؟

ج۔ گذشتہ دونوں صورتوں میں اگر قرض کی مقدار کم ہو یا تلاش کرنے کا خرچہ قرض کی مقدار سے زیادہ ہو تو تحقیق واجب ہے؟

جواب: قرض خواہ کےلئے مال پہنچانا ممکن ہونے کی صورت میں اس کو انجام دینا چاہئے مگر یہ کہ بڑا نقصان یا مشکل پیش آتی ہو تو اس صورت میں قرض باقی رہے گا اور مقروض خود یا (مقروض مرنے کی صورت میں) اس کا وصی جب بھی نقصان یا مشکل ختم ہوجائے قرض ادا کرے اور جب ادا کرنا ناممکن ہوجائے تو اس کی طرف سے صدقہ دے اور اگر صدقہ دینے کے بعد قرض خواہ مل جائے تو تلافی کرے البتہ علم رکھتے ہوئے عمدا غصب اور ظلم کرے تو مقروض سے وہی وصول کیا جائے گا جو سب سے زیادہ سخت ہو۔

(استفتاء، 70)

270

(اگر زمین کو ایک لمبی مدت مثلا سو سال یا اس سے زیادہ کے لئے اس قصد سے کرایہ پر دے کہ اس جگہ مسجد بنائی جائے) مسجد کا حکم نہیں رکھتا ہے۔

(العروۃ الوثقی، استئجار الارض لتعمل مسجدا، حاشیہ م2)

اگر لمبی مدت مثلا پچاس سال یا اس سے زیادہ کے لئے زمین کرایہ پر دے اور اس میں مسجد بنائے تو اس مدت کے دوران مسجد کا حکم آئے گا۔

(اجوبۃ الاستفتائات، س2037)

وقف کے مورد میں مخصوص مسائل

55

اگر متحرک اور غیر ساکن مکان مثلا گاڑی کو مسجد کے عنوان سے وقف کیا گیا ہو تو احتیاط واجب کی بنا پر شرعی مسجد اس پر صدق کرے گی اور مسجد کے احکام جاری ہوں گے۔

(رسالہ نماز و روزہ، م127)

56

حصص کو وقف کرنا صحیح ہے بنابراین وقف سے انویسٹمنٹ فنڈز کا قیام بلامانع ہے۔ اگر وقف کے عقد میں یہ شرط ہو کہ اگر وقف شدہ حصص کی قیمت یا ان کی پیداوار کم ہو جائے تو متولی ان حصص کو بیچ دے گا اور اس کی قیمت سے بہتر حصص خرید کر وقف کرے گا، تو یہ صحیح ہے۔

(استفتاء وقف سہام)

57

ایسا لگتا ہے کہ پیسے کا وقف صحیح ہونے کے لئے اس کی مالیت کا باقی رہنا قابل قبول توجیہ ہے اور اس مسئلے میں اطلاق کی کوئی ضرورت نہیں ہے کیوں کہ وقف ان عناوین میں سے ہے جن کی شرع نے اجازت دی ہے اور حکم تاسیسی نہیں ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ جنھوں نے وقف کو تشکیل اور ایک عرصہ اس کو اجرا کیا ہے ان کا ہدف یہ تھا کہ کوئی مستقل چیز پیش کریں جس کا فائدہ صدقہ جاریہ ہوجائے، ہاں ممکن ہے اس زمانے میں ثابت اور مستقل چیز عین میں منحصر ہو لیکن یہ باعث نہیں بنتا ہے کہ حکم عین سے ہی مختص ہوجائے اور چونکہ ہدف اور غرض معلوم ہے شارع مقدس نے بھی اس پر مہر تصدیق ثبت کیا ہے۔

(استفتاء، وقف پول)

58

سوال: اگر وقف نامے میں واقف کے بڑے بیٹے کو متولی منصوب کرے اس طرح کہ یہ سلسلہ نسل در نسل جاری رہے تو بڑے بیٹے کے بعد اس کا بڑا بیٹا متولی ہوگا یا بھائی؟

جواب: اس کے بعد بھائیوں میں سے سب سے بڑا بھائی متولی ہوگا جب پہلے متولی کے بھائی زندہ ہیں، اس کے بیٹے متولی نہیں ہوں گے یہاں تک پہلی نسل ختم ہوجائے اس کے بعد دوسری نسل کے بیٹوں میں سے سب سے بڑا متولی ہوگا اور بعد والی نسلوں کے لئے بھی اسی طرح ہوگا کہ جب تک گذشتہ نسل کا ایک بھی فرد زندہ ہے، بعد والی نسل تک نوبت نہیں آئے گی۔

(استفتاء، 106)

59

سوال: اگر مال موقوفہ لوگوں کے لئے قابل استعمال نہ ہو تو اس کو کسی منفعت میں تبدیل کرکے اس کا فائدہ واقف کی نیت کے مطابق یا اس سے قریب ترین مورد میں خرچ کرنا جائز ہے یا نہیں؟ منفعت میں تبدیل کرنا جائز نہ ہونے کی صورت میں اصل موقوفہ کو دوسرے مال میں تبدیل کرنا جو لوگوں کے لئے قابل استفادہ ہو، جائز ہے یا نہیں؟

جواب: سوال میں مذکور فرض میں حمام اور پانی کے ذخیرے کو دوسرے نفع بخش مورد میں تبدیل کرے جو واقف کی نیت سے زیادہ قریب اور لوگوں کے

لئے زیادہ نفع بخش ہو اور جن موارد میں نفع بخش چیزمیں تبدیل کرنا ممکن نہ ہو تو کسی بھی منفعت میں تبدیل کرنا اور وقف کی جہت میں اس کو خرچ کرنے میں کوئی اشکال نہیں ہے۔

(استفتاء، 8)

271

مستحب صدقہ صدق کرنے میں اس شخص کا فقیر ہونا ضروری نہیں جس کو صدقہ دیا جارہا ہے۔

(تحریر الوسیلہ، کتاب الوقف، القول فی الصدقہ، م5)

جو مال انسان، فقیر یا مسکین کو دیتا ہے اس کو صدقہ کہتے ہیں۔ جو مال فقیر کے علاوہ کسی اور دیا جاتا ہے اگرچہ قصد قربت ہو تو بھی صدقہ نہیں کہتے ہیں۔

(مکاسب محرمہ، درس 591، ص3 و 4)

272

مرد کی جنس کو عورت میں بدلنا یا برعکس، حرام نہیں ہے۔

(تحریر الوسیلہ، مسائل مستحدثہ، تغییر الجنسیۃ، م1)

جنس کو تبدیل کرنا جائز نہیں ہے مگر اس صورت میں کہ قابل اطمینان علمی اور عرفی طریقوں سے ثابت ہوجائے کہ جنس بدلنے کے خواہمشند شخص کا تعلق جنس مخالف سے ہے تو اس صورت میں جنس بدلنے کا عمل ثانوی احکام مثلا چھونا اور نامحرم کی شرمگاہ کو دیکھنا سے قطع نظر جائز ہے اسی طرح اگر اس کا جنس سے مخالف سے تعلق ثابت نہ ہوجائے لیکن اس کے برخلاف ہونا بھی ثابت نہ ہوجائے اور وہ شخص شدید نفسیاتی مشکلات میں ہو تو یہ کام جائز ہے۔

(اجوبۃ الاستفتائات، س1279)

273

شوہر کے علاوہ کسی کی منی سے تلقیح جائز نہیں ہے۔

(تحریر الوسیلہ، مسائل مستحدثہ، تلقیح، م2)

اجنبی مرد کے نطفے سے عورت کی تلقیح بذات خود کوئی اشکال نہیں رکھتا ہے لیکن حرام مقدمات مثلا نگاہ اور حرام لمس وغیرہ سے اجتناب کیا جائے۔

(اجوبۃ الاستفتائات، س1275)

274

سوال: بیمار ماں کے حوالے سے کہ حمل کا باقی رہنا ان کی زندگی کے لئے خطرہ ہو اور جنین کی عمر چار مہینے سے زیادہ ہو لیکن عمر کے لحاظ ایسی حالت میں ہے کہ ماں کے پیٹ کے علاوہ زندہ رہنے کا امکان نہ ہو اور ماں کی موت کے بعد جنین بھی مرنے کا خطرہ ہو تو ایک انسان (یعنی ماں) کو نجات دینے کے لئے حمل کو ختم کیا جاسکتا ہے؟

جواب: ماں کی زندگی کے تحفظ کے آخری ممکنہ وقت تک انتظار کرنا چاہیے اگر اس وقت جنین ایسی حالت میں ہو جہاں اس کی زندگی کا بقاء ممکن نہ ہو تو ماں کی زندگی بچانے کے لیے اسقاط حمل میں کوئی مانع نہیں ہے۔

(استفتائات، ج3، ص286، س19)

جہاں ماں کی جان کو خطرہ ہو اگر بچے میں روح داخل ہونے سے پہلے ہو تو اسقاط حمل میں کوئی اشکال نہیں ہے البتہ اس مورد میں خطرے سے مراد موت کا خطرہ ہے۔

(استفتاء، 2)

275

سوال: نزدیکی کے بعد مانع حمل کی دوائی کھانے کی کیا صورتیں ہیں؟ کیا یہ اسقاط حمل کے حکم میں ہے یا نہیں؟ چونکہ عورت نزدیکی کے بعد دوائی کھاتی ہے تاکہ نطفہ ٹھہرنے سے روکا جائے (دوسرے الفاظ میں نطفہ ناکارہ بنایا جاتا ہے) کیا یہ کام اسلام کی نظر میں صحیح اور حلال ہے یا نہیں؟

جواب: اگر حمل کا یقین نہیں ہے تو کوئی مانع نہیں ہے۔

(استفتائات، ج3، ص283، س8)

سوال: جو عورت حاملہ ہونے کا احتمال دیتی ہے کیا ایسی دوائی استعمال کرسکتی ہے جو اسقاط حمل کا باعث بنے؟

جواب: حمل کا احتمال ہونے کی صورت میں ایسی دوائی استعمال کرنے سے اجتناب کرنا چاہئے جو سقط کا باعث بنتی ہے۔

(استفتاء، 40)

سوال: اگر کوئی شخص ایسی بیماری میں مبتلا ہو جس کا علاج ممکن نہیں اور دوائی استعمال کرنے کا فائدہ صرف یہ ہے کہ موت میں تاخیر ہوسکتی ہے تو کیا دوائی استعمال کرنا بیمار پر یا ڈاکٹر پر دوائی تجویز کرنا واجب ہے؟

جواب: زندگی کی حفاظت کے لئے دوائی استعمال کرنا بیمار پر اور ڈاکٹر پر دوائی تجویز کرنا واجب ہے اور زندگی کی حفاظت واجب ہونے میں کوئی فرق نہیں ہے کہ مدت مختصر ہو یا طویل مگر یہ کہ مدت اتنی کم ہو کہ عرفا زندگی کی حفاظت صدق نہیں کرتی ہے مثلا ایک گھنٹہ۔

(استفتاء، 552)

مختلف موضوعات سے مختص مسائل

61

سوال: اگر کوئی خط یا پیغام میں پہلے سلام کرے اور اس کے بعد کوئی سوال پوچھے تو اس کو جواب دینا واجب ہے؟ کیا اس کو سلام کے بغیر مختصر جواب دیا جاسکتا ہے؟

جواب: سلام کا جواب دینا صرف بالمشافہ ملاقات یا اس جیسی مثلا ٹیلیفون پر ہی واجب ہے۔

(استفتاء، 15)

62

سوال: مشترک ملکیت سے استفادہ کرنا اس صورت میں جب شرکاء میں سے کوئی ایک ہٹ دھرمی کرتے ہوئے دوسروں کو استفادہ کرنے نہیں دیتا ہے، نہ خود استعمال کرتا ہے، نہ فروخت کرتا ہے، نہ کرایہ پر دیتا ہے اور نہ دوسرے شرکاء کو استعمال کرنے کی اجازت دیتا ہے تو امور حسبیہ میں سے شمار کرکے یا ولی فقیہ کے اختیار سے استعمال کیا جاسکتا ہے؟

جواب: یہ امور حسبیہ میں سے نہیں ہوگا بلکہ شخصی اور خصوصی امور میں سے ہے۔

(استفتاء، 107)

63

سوال: مشترک ملکیت میں جب شرکاء میں سے کوئی ایک ہٹ دھرمی کرتے ہوئے دوسروں کو استفادہ کرنے نہیں دیتا ہے، نہ خود استعمال کرتا ہے اور نہ دوسرے شرکاء کو استعمال کرنے کی اجازت دیتا ہے تو پھر بھی استعمال کرنے کے لئے اس کی رضایت حاصل کرنے کی ضرورت ہے؟

جواب: اس صورت میں اس کی اجازت ساقط ہونا محل اشکال ہے۔

(استفتاء، 110)

64

سوال: فٹبال جیسے کھیلوں میں کھلاڑیوں کا ایک دوسرے سے الجھنا اجتناب ناپذیر ہے۔ اس دوران نہ چاہتے ہوئے بھی اکثر مواقع پر بدن پر چوٹیں آتی ہیں۔ جب کھلاڑی ان باتوں سے واقف ہوتے ہوئے بھی کھیل کے لئے خود کو پیش کرتے ہیں اور میدان میں داخل ہوتے ہیں تو اس صورت میں بھی تصادم اور چوٹ لگنے کی وجہ سے دیہ دوسروں کے ذمے ہوگا؟

جواب: طبیعی موارد میں متعارف حد تک دیہ نہیں ہے لیکن اگر عمدا ہوتودیہ ہوگا۔

(استفتاء، 110)